بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَبَعَثَ
فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیَاتِهٖ فَشَرَّفَ اَوَّلًا بِهِدَایَتِهٖ
عَرَبًا وَّفِهْرًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ وَ
عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ بِهٖ مِنْ وُّلْدِ الْجَانِّ وَبَنِیْ اٰدَمَ * اندنوں کہ سن
بارہ سو بچپن ہجری میں سالہ خاندان عالیشان خلاصۂ دودمان عالی
مکان محمد زمان خان مجھلے بیٹے محمد یار خان مرحوم کے رہنے والے بھیکم
پور پرگنہ اترولی ضلع کول علی گڑھ کے دار الخلافت شہر شاہ
جہان آباد میں آکر پنتیس مسئلے بطریق استفتا کے جناب مستطاب
سید الفقہاء المحدثین قدوۃ العباد والزاہدین مولانا وبالفضل اولانا
ابو سلیمان محمد اسحٰق ابقاہ اللہ علی رؤس اہل الحق والاحقاق
ناتی مولانا حضرت شیخ عبد العزیز محدث مفسر دہلوی غفر اللہ لہ کی

خدمت مین لکھہ کرذریعہ پیش کئے اور سید ابو محمد جالیسری عفا اللہ عنہ کو کہ اُس شہر مین چند روز سے رہتے تھے اِن سوالون کے جوابون کے لکھنے کے واسطے مقرر کیا * چونکہ ایسے سوالات کے جواب بلحاظ ہدایت و ارشاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے طریقے پرعلماے ربانیین کو دینے واجب و ضرور ہین بحکم آیہ کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ مولانا ممدوح نے اللہ تعالی اُنکو اِس کام کی جزا دیوے * عنّا وعن سائرِ المسترشدین مِنّا باوصف اِسکے کہ عوارض جسمانی اور روحانی اُنکو لاحق تھے معتبر کتابون سے اُن مسئلون کے جوابون کو تلاش فرما کے نکال کے لکھوادئے کہ ہر ایک مسلمان دین محمدی کے خواہان کو شادی اور غمی مین دلیل و دستاویز ہووے اور اِنکو وہ اپنا دستور العمل کرے * بعد اِس کے سید ابو محمد موصوف نے اور پانچ سوال اُس مین بڑھا کر (مسائل اربعین فی بیان سنة سید المرسلین) نام رکھا اللہ پہنچانے والا ہی اچھی ٹھیک راہ کی طرف * مقدمہ ہر مسلمان پر واجب ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اُن کے خلفاے راشدین اور آئمہ مجتہدین کے طریقے کو جو اہل سنت و جماعت کی معتبر کتابون مین لکھے ہین دریافت کرکے اپنی شادی اور غمی کے وقت اُس پر عمل کرے کسی نادان کی ملامت کا اندیشہ نرکھے * جیسا کہ عبادہ بن صامت صحابی رضی

اسد عنہ نے کہا ہی کہ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَہِ وَعَلٰی
اَثَرَۃٍ وَعَلٰی اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَہْلَہٗ وَعَلٰی اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ
اَیْنَمَا کُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ اور برخلاف اِسکے جو
کچھہ رسوم جاہلیت کے طور پر یا شرک اور بدعت کی صورت پر ہو
اُس سے اپنے تئین دور رکھے * موافق قول علیہ السلام کے * تَمَسُّکٌ
بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِنْ اِحْدَاثِ بِدْعَۃٍ خصوصًا اِس زمانے مین کہ سنت کو
بدعت اور بدعت کو سنت بلکہ فرض اور واجب جانتے ہَین اور
اُن روکنے والونکو برا کہتے ہَین * حضرت علیہ السلام نے ایسے
زمانے کے لوگونکی تعریف مین جو اپنے تئین اِس بلا سے محفوظ
رکھے فرمایا ہی مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِاْئَۃِ
شَہِیْدٍ کہ اُس شخص کو سو شہید کا ثواب ملیگا کیونکہ شہید حقیقی
کو جو کفار کے مقابلے مین لڑکر شہید ہوا زخم کی تکلیف ایکبار اُٹھانی
ہوتی ہی اِسواسطے وہ ایک شہید کا ثواب پاتا ہی اور یہہ شخص
جو ایسے زمانے مین کہ کفار اور فساق کا غلبہ ہو رہا ہی سنت نبوی
پر چلنے مین ہر طرف سے طعن اور تشنیع کے زخم سے ہردم جراحت
جسمانی اور روحانی کے الم اور رنج مین گرفتار رہتا ہی اِس لئے
اُسکو سو شہید کا ثواب ملیگا اور ہمیشہ مومنین نے مفسدون اور
بدعتیون کے ہاتھہ سے اِسطرح تکلیف پائی ہی جیسا فرمایا ہی

السلام نے * قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل بہرحال رضامندی اور تابعداری اللہ اور رسول کی ہر کام میں ضرور ہی اور یہی باعث ہی فلاح اور بہتری کا * دنیا چند روزہ ہی آخر آپ اپنے مالک اور خالق سے معاملہ پڑیگا * تو ایسا کرنا چاہئے کہ وہاں شرمندگی نہ اُٹھاوے اور دوزخ کا کندا نہ بنے بلکہ اچھے اعمال عمل میں لاکے خوشی اپنے خاوند کی حاصل کرکے سرز اور بہشت کے جانے کا اُنکے فضل و کرم سے ہووے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ اللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ اور حضرت کی سنت سے انکار کرنے کو اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب سمجھے * رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ فَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی اور تابعداری رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عین تابعداری اللہ تعالیٰ کی ہی اللہ جل شانہ فرماتا ہی مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَا اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ بعد اس تمہید کے یہاں سے اب مسئلے شروع ہوتے اللہ تعالیٰ ہی توفیق دے اور انجام کو پہنچاوے

پہلا باب ... * ... کے تو ... ہو ... نے

بچے جو دونون کانون مین اُسکے اذان اور اقامت کہتے ہین واجب ہی یا سنت یا مستحب اور اگر نام اُسکا محمد یا احمد رکھین درست ہی یا نہین * جواب اذان اور اقامت کہنی لڑکے کے دونون کانون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی سنت سے ثابت ہی کیونکہ صحیح ترمذی اور سنن ابی داؤد مین ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا اُنھون نے دیکھا مین نے رسول خدا ﷺ کو کہ اذان دی حضرت نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے کانون کے پاس جس وقت جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور مفتاح النجات مین صاف لکھا ہی کہ جسوقت پیدا ہوئے حسنین رضی اللہ عنہما اذان دی نبی ﷺ نے اُنکے دہنے کان مین اور اقامت بائین کان مین * اور مسند مین ابو یعلی کے امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جسکے لڑکا پیدا ہووے چاہئے کہ دہنے کان مین اُسکے اذان دیوے اور بائین کان مین اقامت کہے تو اُس لڑکے کو اُم الصبیان کا مرض ضرر نہین پہنچاتا یو نہین لکھا ہی سیوطی کی جامع الصغیر مین * اور نام رکھنا محمد یا احمد مستحب ہی چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم مین آیا ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو میرے نام سے * اور سنن ابو داؤد مین بھی ہی کہ نام رکھو پیغمبرون کے نام سے جیسے ابراہیم اور موسی اور عیسی * اور سیوطی کی جامع صغیر مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی

مَنْ وُلِدَ لَهُ ثَلٰثَةٌ اَوْلَادٍ فَلَمْ يُسَمِّ اَحَدَهُمْ بِاِسْمِ مُحَمَّدٍ فَقَدْ جَهِلَ
جسکے یہان پیدا ہوون تین لڑکے اور اُنمین سے ایک کا بھی نام
محمد نرکھے تو مقرر وہ نادان ہی * رواہ الطبرانی فی الکبیر و
ابن عدی فی الکامل * حاصل اِس حدیث کا یہہ ہی کہ جسکے تین بیٹے
پیدا ہووین اور ایک کا بھی نام رسول خدا ﷺ کے نام پر نرکھے تو
وہ اِس برکت سے محروم رہیگا * ۲ مسئلہ * لڑکے کے کان مین جو
موذن اذان دیتا ہی اُسکو شیرینی یا نقد دینا جایز ہی یا نہین * جواب
اذان دینی لڑکے کے کان مین حدیث سے اسقدر ثابت ہی کہ کوئی
اُس لڑکے کے بزرگون سے اذان اور اقامت کہے اور اگر اُسکے
بزرگ کے سوا اور کوئی غیر اذان کہے تو بھی جایز ہی واسطے
اداے سنت کے * پھر کچھ نقد اور شیرینی اُسکو دیوین یا ندیوین
کیونکہ آگے رکھنا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نقد اور جنس سے
آنحضرت علیہ السلام و الصلوۃ کی خدمت مین ثابت نہین ہی *
ظاہرا کچھ دینا اُس وقت مین مستحق کو خیر کے باب سے ہی
بشرطیکہ اس بات کو رسم نکر لین * لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
اور اگر کوئی اذان کی مزدوری کی نیت سے دے تو اُجرت لینی
اذان مین جایز نہین چنانچہ علما فرماتے ہین کہ اذان دینی لڑکے کے کان
مین عبادت کی قسم سے ہی اور اُجرت لینی دینی کام عبادت پر
موافق اصل قاعدۂ حنفیہ کے درست نہین * هٰكَذَا فِي الْهِدَايَة وَشَرْح

الوقایہ * اجرت لینی عبادت پر حرام ہی اُسکی دلیل یہہ آیہ کریمہ ہی * اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ نہین ہی اجرت میری مگر اللہ پر * اذان اور اقامت کے واسطے مستحب ہی کہ اُس لڑکے کو نہلا کے پاک کپڑے مین لپیٹ کے اذان اور اقامت اُسکے دونون کان مین کہین اور کلمہ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے کہنے کے وقت اپنے منہہ کو پھراوین جیسا اذان کے وقت پھراتے ہین * اور خرمالی دنیا لڑکے کے تالو مین مستحب ہی چنانچہ حدیث صحیح مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی * اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُوْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیُبَرِّکُ عَلَیْہِمْ وَیُحَنِّکُہُمْ رواہ مسلم * جب لاتے لڑکے کو حضرت کے پاس تو دعا کرتے برکت کی اور خرمالی دیتے لڑکے کی تحنیک کے واسطے تحنیک سے مراد چبانا خرمے کا اور ملنا اُسکا تالو مین لڑکے کے اسیطرح ہر میٹھی چیز حکم مین خرمے کے ہی مگر خرما افضل ہی * ۳ مسئلہ * لڑکے کے تولد ہونے سے جو دستور ہی کہ حجام اہل قرابت کو اُس لڑکے کے مبارکبادی دیتا ہی اور دوسرے لوگ اُس حجام کو کپڑے نقد کے قسم سے دیتے ہین یہہ دستور جایز ہی یا نہین * جواب ظاہرا نقد اور کپڑے حجام کو دینا مبارکبادی کے صلہ مین جایز ہی اسواسطے کہ ایسے وقت مین دینا خوشخبری دینے والے کو صحابہ سے علیہم السلام کے بھی ثابت ہوا ہی * چنانچہ کعب بن

مالک صحابی رضی اللہ عنہ نے نزول آیۂ توبہ کے وقت اُسکی خوشخبری سنانے والے کو ما بوش خاص دیا ہی * اِسیطرح سے صحیح بخاری وغیرہ مین بھی ہی * لیکن مبشر کو انعام لینے کا دعوی شرع شریف کے رو سے ثابت نہین ہی مگر دینا ایسے وقت مین دینے والے کا احسان ہی یعنے احسان کرنے والے پر جبر نہین وَلَا جَبْرَ عَلَى الْمُتَبَرِّعِ کذا فی کتب الفقہ * لیکن اگر خوشخبری سنانے والا گھاس کے سبز پتے آگے رکھکر مبارکبادی دیوے جیسا رسوم کفار ہند کا ہی تو اِس صورت مین اُس خبر دینے والے کو انعام کے عوض کچھ نہ دیا چاہئے واللہ اعلم *۴ مسئلہ * رسم چھوچھک کا جو ہندوستان مین مروج ہی یعنے لڑکے کے پیدا ہونے سے اُس لڑکی کے ماباپ کچھ زیور اور کپڑا اور خانہ داماد کے گھر بھیجتے ہین یہہ جایز ہی یا نہین * جواب بھیجنا اِن چیزونکا ننہال کیطرف سے اور لینا اُن لوگون کو اگر بہ نیت صلہ رحم کے ہو تو جایز ہی کیونکہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی حاجت کے وقت خبرگیری حضرت فاطمہ رضی عنہا کی کرتے تھے بحکم آیہ کریمہ * وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ بس نفع پہنچانا اقارب کو بے قید رعایت رسم کے کہ مروج اہل ہند کا ہی بشرطیکہ مقدور ہو اور قرض کی نوبت نہ پہنچے تو بہتر ہی اور دلیل اُسکی یہہ آیۂ کریمہ ہی وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ * اور اگر جہالت کے رسمونکے ادا کی نیت سے ہو وے

تو جایز نہین کہ اُنمین ہندوؤنکی رسم کی تشبیہ پائی جاتی ہی کبھی درست نہین * قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من تشبہ بقوم فہو منہم جو اپنی وضع ساوے ایک قوم کی تو وہ اُنھین مین کا ٹھہرا
* مسئلہ * لڑکے کا عقیقہ ساتوین روز اگر کسی عذر سے نہوسکے تو کتنی مدت تک جایز ہی اور لڑکے کے سرکے بال کو روپے یا سونے کے ساتھ وزن کرکے حجام کو دینا درست ہی یا نہین اور کس طرح پر عقیقے کے گوشت کو بانٹنا چاہیے اور ہڈی اور پانون اُسکا کسیکو دیوین یا چمڑے وغیرہ کے ساتھ زمین مین گاڑدین اور اُسکی ہڈیونکو توڑنا جایز ہی یا نہین * جواب علماے حنفیہ عقیقہ کو مستحب جانتے ہین اور فرماتے ہین کہ اگر عقیقہ لڑکے کا ساتوین روز نہوسکے تو چودھوین روز کرین اور اُس روز بھی نہوسکے تو اکیسوین روز کرین اور اگر بسبب تنگدستی اور بے مقدوری کے اُس روز بھی نہوسکے تو ناچاری ہی کچھ فرض واجب نہین کہ اُسکے واسطے بوجھ قرض کا اپنی گردن پر لیوے * اور اُس لڑکے کے سر کے بال کو روپے کے ساتھ وزن کرکے محتاج کو دینا بھی مستحب ہی لیکن نائی کو اُسکی اُجرت کے حساب مین دینے سے کچھ ثواب نہین اور خیرات نہین ہوتا ہی * اور اُس بال کو سونے کے ساتھ بھی وزن کرنا صاحب مقدور کے واسطے جایز ہی اور اُن بالون کو دفن کرنا مستحب ہی کذا فی الطیبی شرح

المشکوة * پس لازم ہی کہ ہر کوئی سنت کی نیت سے عقیقہ کرے * قال رسول اللہ صلعم الغلام مرتہن بعقیقتہ تذبح عنہ یوم السابع ویسمی ویحلق راسہ رواہ احمد والترمذی وابو داود والنسائی لڑکا گرو میں رہتا ہی اپنے عقیقے کے ساتویں دن اسکے لئے ذبح کیا جاوے اور نام رکھا جاوے اور سر منڈایا جاوے اور عقیقے میں اولی اور افضل یہی ہی کہ لڑکے کے واسطے دو بکری ذبح کریں نر ہووے یا مادہ اور اگر ایک بکری ذبح کریں کفایت تو بھی جایز ہی * اور لڑکی کیواسطے ایک بکری نر ہو یا مادہ * اور اگر بھیڑ یا دنبہ ذبح کریں تو بھی جایز ہی * اور تقسیم کرنی اسکی بعد ذبح کے اسطرح پر مستحب ہی کہ سر اس بکری کا نائی کو دیویں اور ایک ران اسکا جنائی دائی کو باقی گوشت کو اسکے تین حصہ کریں خواہ وزن کرکے خواہ اندازے سے پھر ایک حصہ اسکا فقیر اور سب کہیں کو دیویں اور باقی دو حصے کو پکا کرا قارب اور ہمسایے کے لوگوں کو کھلا دیویں * کذا قال العلماء حکم العقیقۃ حکم الاضحیۃ علماؤں نے کہا ہی کہ عقیقے کا حکم قربانی کے حکم کے موافق ہی * اور اس گوشت سے کھانا ماباپ کو بھی جایز ہی * والمشہور خلافہ فلا اصل لہ فی الشرع ولا تکسر عظامہا تفاؤلا وان کسرت فلا باس بہ لان الاضحیۃ تکسر عظامہا کذا فی کتب الفقہ * یعنے مشہور ہی خلاف اسکا سو اسکی کچھ بنیاد نہیں شرع میں * اور نہ توڑنا

* ی کا فال نیک ہی اور اگر تورے تو کچھ مضایقہ نہین کیونکہ قربانی مین ہڈیان توڑنے مین فقہ کی کتابون مین ایسا ہی لکھا ہی اور عقیقے کے ہڈیون کو زمین مین دفن کرنا جایز نہین * لِاَنَّہٗ اِضَاعَۃُ الْمَالِ وَھِیَ لَاتَجُوْزُ عِنْدَ اَھْلِ الشَّرْعِ * کیونکہ یہہ ضایع کرنا مال کا ہی اور یہہ شرع مین جایز نہین * اور اُس بکری کے پانون کو اگر سر کے تابع سمجھین تو نائی کو دین * اور نہین تو اپنے کام مین لاوین * اور اُسکی کھال کسی کو دے ڈالین یا چنہ کروا کے کتاب کی جلد مین لگاوین * اور عقیقے کی یہہ دعا جو فقہ کی کتاب مین ہی اُسکو عقیقے کے ذبح کے وقت پڑھین * اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ اِبْنِیْ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ وَاجْعَلْھَا فِدَاءً لِاِبْنِیْ مِنَ النَّارِ *

* ۴ مسئلہ * لڑکونکی مکتب جو چار برس چار مہینے چار گھڑی مین لوگون نے مقرر کیا ہی اصل اُسکی کیا ہی اور یہہ جایز ہی یا نہین * جواب لڑکونکی مکتب جو ہند مین رواج ہی اِسطرح پر شریعت کے اصول سے کہ کتاب اور سنت اور اجماع اُمت اور قیاس مجتہدین سابقین ہی کہین ثابت نہین * پھر لڑکونکی مکتب مین اِسقدر اہتمام اور رسمی مثل اہتمام ولیمۂ شادی کے کرنا کچھ ضرور نہین مگر جسقدر ثابت ہوا سو یہہ ہی کہ جب کوئی لڑکا اولاد سے عبد المطلب کی پہلی بات کرنے لگتا تب جناب پیغمبر خدا ﷺ اُسکو کلمۂ توحید

اور آیت * قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا * الی آخر السورۃ
تعلیم فرماتے چنانچہ کتاب حصن حصین وغیرہ مین مرقوم ہی * اور لڑکے
کی گویائی کی کچھ حد اور سال وسن مقرر نہین ہی * بعضا دو برس
مین اور بعضا کم و زیادہ مین بات کرنے لگتا ہی * وقال العلماء ان
قنا ... لسا نہ یلقن لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ وقل الحمد
... وان ابلغ سبع سنین ختن ولا ینبغی ان
یو خر عنہ و مر بالصلوٰۃ تدریبا کما جاء فی الحدیث مروا
صبیانکم بالصلوٰۃ اذا بلغوا سبعا الحدیث * کہا عالمون نے جب کھلے
زبان اُسکی تو سکہلا وے اُسکو کلمہ اور آیت قل الحمد کو آخر تک اور
جب سات برس کا ہو ختنہ کیا جاوے مناسب نہین توقف کرنا
اُس سے اور کہا جاوے نماز پڑھنے کو تا کہ عادت پڑ جاوے جیسا
حدیث مین آیا ہی حکم کرو اپنے لڑکونکو جب پہنچین وے سات
برس کو حدیث کے آخر تک * اور شرح شرعۃ الاسلام مین لکھا ہی کہ
لڑکونکی مکتب کے واسطے چار برس چار مہینے چار دن جو مقرر کئے ہین
بعضے اسکی وجہ یون بتاتے ہین کہ جب جناب پیغمبر ﷺ کا
سینہ پہلی بار شق ہوا تو سن شریف حضرت کا اُس وقت
اسیقدر تھا بعد اسکے لکھا ہی * والمشہور انہ علیہ وعلی الہ
الصلوٰۃ والسلام کان لہ حینئذ ثلث سنین اور مشہور یون ہی
پس اس قول مشہور کی نقل سے پہلی توجیہ سخت ہو گئی

فَصَحَّ اَنَّ هٰذَا التَّوْقِيْتَ لَا اَصْلَ لَهٗ فِي الشَّرْعِ * پس صحیح ہوئی یہہ بات کہ ایک وقت کا مقرر کرنا اِسکی کچھ اصل نہین شرع مین

* ۷ مسئلہ * شیرینی یا کھانا بانٹنا بعد مکتب کے خویش و اقارب کے لئے جایز ہی یا نہین * جواب شرع شریف مین بعض نعمت کے حاصل ہوئے کے بعد فرحت اور خوشی کرنے کو جایز رکھا ہی جیسا طعام ولیمہ بعد نکاح کے اور عقیقہ بعد تولد فرزند کے اور یہہ نہین ہی کہ ہر ایک نعمت کے حاصل ہونے کے وقت خوشی کرنی چاہئے تو اب مکتب کے وقت طعام اور شیرینی تقسیم کرنی مسنون نہین * مگر یہہ تقسیم کرنی اُسوقت مباح ہی کہ اُس مین کرانیوالے کو اپنا فخر یا لوگون کو دکھانا سنانا یا اور کوئی مطالب منظور نہو اگر ایسا ہو تو مکروہ ہوگا * اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورہ بقر سیکھنے کے بعد اونٹ ذبح کرکے اپنے دوستونکو کھلایا تھا چنانچہ تفسیر فتح العزیز مین مذکور ہی * پس اِس روایت سے معلوم ہوا کہ خوشی کرنی بعد حصول نعمت کے خصوصا جب کہ وہ نعمت دینی ہو کھانا کھلانا اور تقسیم شیرینی وغیرہ کرنی دوستون کے لئے جایز ہی * چنانچہ پورب کے ملکون وغیرہ مین بعد ختم قرآن شریف کے کھانا اور شیرینی وغیرہ تقسیم کرکے خوشی کرتے ہین اور اُسی کو نشرہ کہتے ہین جایز اور مباح ہی بلکہ مستحب اور اسیطرح سے بعد فراغ تحصیل علوم کے خوشی کرنی جایز ہی * وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ

وکیل ٭ ۸ مسئلہ ٭ لڑکوں کے ختنے اور لڑکیوں کی کن چھیدن میں
جو شیرینی اور کھانا تقسیم کرتے ہیں جائز ہے یا نہیں ٭ جواب
لڑکوں کے ختنے کی شادی میں تقسیم طعام اور دعوت کرنی جائز ہے بلکہ
مستحب چنانچہ شیخ عبد الحق رح نے عربی شرح میں مشکوۃ شریف
کی لکھا ہے اگر اسیطرح شیرینی بھی تقسیم کریں تو جائز اور مباح
ہوگا لیکن لڑکیوں کی کن چھیدن میں شیرینی اور طعام تقسیم کرنے
کی بات کسی کتاب میں نہیں لکھی ہے یہ اہل ہند کا رسم ہے
اور فقہ کی کتابوں میں مثلا در مختار وغیرہ میں اسقدر لکھا ہے کہ ٭ لَا بَاسَ
بِثَقْبِ اُذُنِ الطِّفْلِ مِنَ الْبَنَاتِ لِاَنَّهُمْ كَانُوا يَفْعَلُونَ ذَالِكَ فِي
زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صلعم مِنْ غَيْرِ اِنْكَارٍ انتهى ٭ یعنے لڑکیوں کے کان
چھیدنے میں کچھ مضایقہ نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے میں اسپر انکار نہ تھا اور نصاب الاحتساب میں یہ
عبارت ہے کہ ٭ لَا بَاسَ بِثَقْبِ اُذُنِ الطِّفْلِ مِنَ النِّسَاءِ وَ
فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى اَنَّ ثَقْبَ اُذُنِ الطِّفْلِ مِنَ الذُّكُورِ مَكْرُوهٌ فَيُحْتَسَبُ
عَلَى مَنْ فَعَلَهُ انتهى ٭ لڑکی کے کان چھیدنے میں کچھ مضایقہ
نہیں اسمیں دلیل ہے اسپر کہ لڑکے کا کان چھیدنا مکروہ
ہے ٭ سو جو کوئی ایسا کریگا احتساب جاری ہوگا اُسپر ٭
٭ ۹ مسئلہ ٭ ختنے کے وقت لڑکوں کو نشا بلانا اور اُنکے ہاتھ
پانوئمیں مہندی لگانی جائز ہے یا نہیں ٭ جواب نشے والی دوا

نابالغ لڑکو نکو پلانا لڑکا ہو یا لڑکی حرام ہی جیسا کہ بالغ مرد اور بالغ عورتو نکو حرام ہوا ہی اور مہندی لگانی بھی ہاتھ پاو نمین لڑکے کے حرام ہی * لَاَنَّهُ فِي حُكْمِ الرَّجُلِ الْبَالِغِ وَهُوَ عَلَيْهِ حَرَامٌ اور چھوتی لڑکیون کے ہاتھ پاونمین مہندی لگانی جایز اور مباح ہی جیسا بالغ عورتو نکو جایز اور مباح ہی * كَمَا فِي نِصَابِ الْاِحْتِسَابِ وَلَا يَنْبَغِي اَنْ يَخْضِبَ يَدَ الصَّبِيِّ وَرِجْلَهُ بِالْحِنَّاءِ وَيَحْرُمُ عَلَى الصَّبِيِّ شُرْبُ الْخَمْرِ وَاَكْلُ الْمَيْتَةِ وَالْاِثْمُ عَلَى الَّذِي سَقَاهُ وَاَكَلَهُ * مناسب نہین کہ مہندی لگائی جاوے لڑکے کے ہاتھ پانو نمین اور حرام ہی اُسپر پینا نشا کی چیز کا اور کھانا مروے کا اور گناہ اُسپر ہوگا جو کھلاویگا اُسکو اور پلاویگا * اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ * خمر وہ چیز ہی جو دور کرے عقل کو * اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہی كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ یعنے سب نشے کی چیز حرام ہی پس جو چیز بالغ مردو نکو جایز ہی وہ نابالغ لڑکو نکو بھی جایز ہی اور جو بالغ عورتو نکو درست ہی وہ نابالغ لڑکیو نکو بھی درست ہی اور جو چیز دونون کو مباح نہین وہ نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کو بھی مباح نہین * اور جو دوا نشالاتی ہی بالغ مردون اور بالغ عورتو نکو وہ مطلق حرام ہی پس چھوتے لڑکے اور چھوتی لڑکی کے حق مین بھی وہ چیز اُنکی منا لفت کے سبب حرام ہوئی * ۱۰ مسیٔلہ زیور اور

ریشمی کپڑا لڑکے کو پہنانا درست ہی یا نہین اور اگر عورت سے اجازت شوہر کے اپنی طرف سے پہنا دے تو اُسپر کیا حکم ہی * جواب زیور اور ریشمی کپڑا لڑکے کو پہنانا مکروہ ہی * کما قال فی الہدایہ ویکرہ ان یلبس الذکور من الصبیان الذہب والحریر لان التحریم لما ثبت فی حق الذکور وحرم اللبس حرم الالباس کالخمر لما حرم شربہ حرم سقیہ * اور یہہ بھی ہدایہ مین ہی * ولا یجوز للرجال التحلی بالذہب لما روینا ولا بالفضۃ لانہا فی معناہ انتہی * وفی نصاب الاحتساب ناقلا عن شرح الطحاوی الکبیر ویکرہ الباس الحریر للرجال والصبیان من الذکور وکذلک الذہب والفضہ * وایضا فیہ ویکرہ للذکور الصغار الخلخال والسوار انتہی * جیسا لکھا ہی ہدایہ مین کہ پہنا لڑکون کا سونا اور کپڑا ریشمی مکروہ ہی اسواسطے کہ حرمت ثابت ہی اُنکی مردون کے حق مین اور حرام ہی پہنا اور پہنانا خمر کی طرح کہ حرام ہی پینا اُسکا اور حرام ہی پلانا اُسکا اور یہہ بھی ہدایہ مین ہی اور جایز نہین مرد کو پہنا زیور سونے کا اور نہ روپے کا کیونکہ روپا بھی سونے کا حکم رکھتا ہی * اور نصاب الاحتساب مین طحاوی سے نقل کیا ہی کہ مکروہ ہی مرد کے حق مین ریشمی کپڑا اور لڑکے کے حق مین اور ایسا ہی مکروہ ہی سونا اور روپا اور اُسی مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی چھوٹے لڑکے کے ہاتھہ پانون مین کڑے وغیرہ

اور اگر عورتین اپنے پاس سے بے اجازت اپنے شوہر کے لڑکونکو زیور اور ریشمی کپڑا پہناوین تو اُنکے خاوندون کو بہت ضرور ہی کہ ان زیور اور کپڑے کو اُن سے لے لیوین قال رسول الله ﷺ من رای منکم منکرا فلیغیره بیده الی اٰخر الحدیث کذا فی المشکواة * جو کوئی دیکھے تم مین سے بری بات چاہیے کہ وہ مٹاوے اُسے اپنے ہاتھ سے حدیث کے آخر تک جیسا مشکوة مین ہی اور نہین تو دونون گناہ کے شریک ہونگے اور مراد مکروہ سے اس مقام مین مکروہ تحریمی ہی یعنے نزدیک بحرام نہ تنزیہی * ۱۱ مسئلہ * دستور ہی کہ نکاح کا دن مقرر کرنے کے واسطے کچھ نقد اور کپڑے دلہن کے گھر سے نوشہ کے گھر حجام یا بھات کے ہاتھ بھیجتے ہین اور اسکے عوض بطریق انعام کے وے لوگ بھی کچھ حجام کو دیتے ہین یہ درست ہی یا نہین * جواب اگر نوشہ کے گھر سے حجام اور باد فرش یعنے بھات کو بطریق انعام کے کچھ دیوین جائز ہی لیکن حجام اور بھات اِس دستور کو اپنی دستاویز کرکے اُسکے لینے مین کچھ جبر اور اکراہ نہین کرسکتا ہی کہ واسطے کہ انعام دینا خوشی کے وقت تبرعات یعنے رعایت اور سلوک کے قسم سے ہی ولا جبر فی التبرعات کما مر فی المسئلة الثالثة من خلاصة کتب الفقه زبردستی نہین سلوک کرنے مین جیسا تیسرے مسئلے مین گذرا * ۱۲ مسئلہ * وہ ہر کا کھانا بعد نکاح کے جو کرتے ہین قبل نکاح

کی بھی وہ درست ہی یا نہیں * جواب * ولیمہ کا کھانا کھلانا نکاح کے بعد سنت ہیا اور قبل نکاح کے مسنون نہیں ہی پھر آگے کھانا کھلانے سے سنت ادا نہیں ہوتی * قَالَ زَیْنُ الْعَرَبِ فِیْ حَاشِیَۃِ الْمِشْکٰوۃِ اِنَّ الْوَلِیْمَۃَ یَکُوْنُ بَعْدَ الدُّخُوْلِ وَقِیْلَ عِنْدَ الْعَقْدِ وَقِیْلَ عِنْدَھُمَا انتہی * اس عبارت سے معلوم ہوا کہ طعام ولیمہ اس کھانے کو کہتے ہیں کہ نزدیک عقد نکاح کے یا اور کوئی خوشی کے وقت بطریق شکر نعمت کی تیار کریں * اور وہ جو مروج ہی کہ بعد عقد نکاح کے عروس کے گھر والے برادری لوگون کو کھانا کھلاتے ہیں وہ بھی بطریق ضیافت کے جایز ہی بشرطیکہ اس مجلس میں گانا بجانا کھیل تماشا نہو وے * قَالَ الْاِمَامُ مُحَمَّدُنِ الْغَزَالِیُّ فِیْ کِتَابِہٖ اِحْیَاءِ الْعُلُوْمِ فِیْ بَیَانِ مُنْکَرَاتِ الضِّیَافَۃِ وَمِنْھَا سَمَاعُ الْاَوْتَارِ وَسَمَاعُ الْقَیْنَاتِ وَمِنْھَا اِجْتِمَاعُ النِّسَاءِ عَلَی السَّطْحِ تَنْظُرُ اِلَی الرِّجَالِ مَھْمَا کَانَ فِی الرِّجَالِ شَابٌّ یُخَافُ الْفِتْنَۃُ بَیْنَھُمْ فَکُلُّ ذٰلِکَ مَحْذُوْرٌ مُنْکَرٌ یَجِبُ تَغْیِیْرُہٗ وَمَنْ عَجَزَ عَنْ تَغْیِیْرِہٖ لَزِمَہُ الْخُرُوْجُ وَلَمْ یَجُزْ لَہُ الْجُلُوْسُ فَلَا رُخْصَۃَ فِی الْجُلُوْسِ فِیْ مُشَاھَدَۃِ الْمُنْکَرَاتِ انتہی * امام غزالی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہی ضیافت کی بری باتون کو * اس مین سے سننا باجون کا اور گانا بیسوا عورتون کا اور جمع ہونا انکا چھتون پر مردون کے دیکھنے کو جہان جوان مرد ہوون اسمین اندیشہ ہی فتنہ کا

* تو سے حسب باتین بڑی ہیں اور نکرنے کی ہیں * واجب ہی دور کرنا اِنکا اور جو دور کرنے سے عاجز ہی لازم ہی اُسپر کہ اُس مقام سے نکل جاوے اُسکو وہان بیٹھنا جایز نہین اور اُسکو حکم نہین کہ وہان بیٹھے اور بری باتون کو دیکھے * لیکن دعوت قبول کرنی طعام ولیمہ کی اور کھانا اُسکا جایز ہی بلکہ سنت بشرطیکہ وہان کوئی شرک و بدعت نہووے اور منکرات شرعیہ سے وہ مجلس خالی ہو اور نہین تو اُسکا کھانا بھی جایز نہوگا بلکہ مناسب ہی کہ اگر پیشتر سے یہہ بات معلوم ہوئی ہو کہ اُس محفل مین واہیات اور اسباب منکرات جمع ہوا ہی تو ہرگز وہان نہ جایا چاہیئے * اور اُس کھانے کی مجلس مین شریک نہونے کی ایک یہہ بات بھی ہی کہ دولتمندونکی دعوت کرے اور فقرا اور مسکین کو نہ بلاوے * قال رسول اللہ ﷺ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ * ولیمہ کا برا کھانا وہ ہی جس مین تونگرونکو بلاوین اور فقیرون کو نکالین اور یہہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین موجود ہی اور ایسا ہی مشکواۃ شریف مین ہی * لیکن دعوت قبول کرنے والا اگر مقتدی ہی اور ممنوعات کے منع کرنے کی قدرت رکھتا ہی تو اُسکو منکرات شرعیہ کو موقوف کرکے بیٹھے اور ولیمہ کی سنت و دعوت کو ادا کرے اور اگر وہ شخص عام ہی اور قدرت ممانعت کی

نہیں رکھنا تو اگر وہاں بیٹھکے کہا وے تو جایز ہی کہ اجابت دعوت کی سنت ہی اور قاضی کو مناسب نہیں کہ باعث بدعت کے سنت کو ترک کرے چنانچہ شرح وقایہ مین ہی * اعلم انه ولا یخلو انه ان علم قبل الحضور ان هناك لهوا لا یحضر وان لم یعلم قبل ذلك لكن هجم بعده فان كان قادرا على المنع یمنع وان لم یكن قادرا فان كان الرجل مقتدی یخرج لئلا یقتدی الناس به وان لم یكن مقتدی فان قعد واكل جاز لان اجابة الدعوة سنة فلا یترك بسبب بدعة كصلوة الجنازة یحضرها النائحة انتهی * لیکن عامی کو بھی ضرور ہی کہ کراہیت اسکی دل مین رکھے کما جاء فی الحدیث فان لم یستطع فبقلبه وذلك اضعف الایمان * اور اگر وہ کراہیت بھی اسکے دل مین نرہی تو خوف ہی ایمان کے زوال کا العیاذ باللہ * ۱۳ مسئلہ * رسم ہی کہ قبل نکاح کے دلہن کو چند روز علیحدہ مکان مین بٹھلاتے ہین جسکو وہ برکہتے ہین اور اسکو گھرکی انگنائی مین بھی نکلنے نہین دیتے یہہ جایز ہی یا نہین اور ہندوستان کی رسم سے یہہ بھی ہی کہ شادی کے وقت آپس مین بطریق نیوتہ کے کچھ دیتے ہین یہہ جایز ہی یا نہین * جواب سچے کام مباح کی قسم سے ہین کہ کرنا اور نکرنا انکا برابر ہی اور ہمیشہ کرنا مباح کی کام پر خواہ وہ کام کرتے کا ہو خواہ نکرنے کا مکروہ ہی * چنانچہ ملا علی قاری نے مشکوۃ شریف

کی شرح مین لکھا ہی * مَنْ اَصَرَّ عَلٰی اَمْرٍ مَندُوبٍ وَجَعَلَهُ عَزْمًا وَلَمْ یَعْمَلْ بِالرُّخْصَةِ فَقَدْ اَصَابَ مِنْهُ الشَّیطَانُ مِنَ الْاِضْلَالِ فَکَیفَ مَنْ اَصَرَّ عَلٰی بِدْعَةٍ وَمُنْکَرٍ انتهی * جسنے ہٹ کیا مباح کام پراور ٹھہرایا اُسکو ضروری اور عمل نکیا رخصت پر یعنے کرنیے اور نکرنے کو برابر نجانا پس فایدہ پہنچایا اُسکو شیطان نے گمراہ کرنیسے * پھر کیا حال ہوگا اُسکا جسنے ہٹ کیا بدعت پراور ممنوع کام کرنے پر * اور نیوتہ دینے کی رسم برادری مین مدد پہنچانے کو بھائیون کے ساتھہ نیکی اور سلوک کرنے کی قسم سے ہی * چاہئے کہ موافق مقدور کے خرچ کرین اور دین * اور جو مقدور نہ رکھتے ہون تو قرض کرکے اُسکا بوجھہ اپنے اُوپر نہ اٹھاوین کیونکہ ادا کرنا قرض کا قرضدار پرلازم ہوجائیگا اور لینا قرض ایسے مباح کام مین بہتر نہین ہی وَاللّٰهُ یَهْدِی مَنْ یَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیمٍ * اللہ ہدایت کرتا ہی اُسکی جسکو چاہتا ہی سیدھی راہ کی طرف * ۱۴ مسئلہ * برات کے رخصت ہونیکے وقت برادری کے لوگ نوشہ کو سلامی کے طور پر کچھہ دیتے ہین اور اِسی طرح دلہن کو دولہکے گھر مین پہنچنے کے بعد منہہ دکھائی کے نام سے کچھہ دیتے ہین یہہ درست ہی یا نہین * جواب شریعت محمدی مین اِن چیزون کی اصل کچھہ پائی نہین جاتی مگر ظاہر حال اِن رسمون کا جسمین کچھہ دینا ہوتا ہی بنام سلامی اور منہہ دکھائی کے مباح ہوسکتا ہی * لیکن مباح

کام کو لازم کر لینا اپنے اوپر ضرور نہیں جیسا کہ ابھی گذرا * بلکہ لازم کرنا اپنے ذمے اُن کاموں کا جنکا ثبوت چارون دلیلون سے نہو جایز نہیں * وے چارون دلیلین یے ہیں * کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس * پھر جو ایسے کام کریگا تو گویا اُسنے نئی بات دین مین نکالی اور یہہ بہت برا ہی * پس اس مقام مین جو اپنے دل کی رغبت سے دے تو مباح ہی اور جو سبب مقدوری سے نہ دے تو اُسپر کچھ شرعی الزام نہیں * ۵ * مسئلہ * رسم ہی لڑکے یا لڑکی کی شادی مین اُسکے ننہال کی عورتین نقدا اور زیور اور کپڑے کی قسم سے اپنے ساتھہ لا کر دیتی ہیں اور کبھی یون بھی ہوتا ہی کہ آپ دے شادی کے اخراجات کو انجام پہنچاتی ہیں * یہہ طور شرع مین درست ہی یا نہیں * جواب ایسے کام کرنے شریعت مین اصول کے قاعدون کے موافق جایز ہی بشرطیکہ دینے والے سلوک اور برادری کے ساتھہ نیکی کرنیکی نیت سے دیوین * چنانچہ پیغمبر خدا ﷺ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اپنے لوگون کے ساتھہ نیکی کرنے کیطور پر معاملہ کرتے تھے * پس کچھہ دنیا اِس قسم کی چیز بلا کراہیت مباح ہی بلکہ مستحب * اور اگر کوئی ایسے وقت مین اپنی بڑائی اور نام آوری اور شہرت ہونے کی نیت سے دیوے تو جایز نہیں ہی بلکہ مکروہ کسواسطے کہ بڑائی اور نام آوری کے لئے مال خرچ کرنا بہت برا ہی * قال رسول اللہ

ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَىٰ صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ * يعنے اسد تعالی تمھاری صورتون اور مالون کی طرف نہین دیکھتا لیکن دیکھتا ہی تمھاری نیتون کو اور تمھارے کامون کو * ۱۶ مسئلہ * نوشہ کو بغیر حاجت غسل دینا اور کپڑے سفید یا رنگین کسم کے رنگ کے سوا پہنا کر برات کے لوگون کے ساتھ گشت دینا اگرچہ دلہن کا گھر نزدیک ہو یا دوسرے گانون مین ہو درست ہی یا نہین * جواب * یہہ غسل نہ مسنون نہ مستحب شرعی ہی * اگر واسطے صفائی اور طہارت کے کرین تو مباح ہو سکے درجے کو پہنچیگا * اور ہر مباح کو کہ جاہل لوگ واجب یا سنت سمجھکے عمل کرتے ہین وہ مباح مکروہ ہو جاتا ہی چنانچہ اسکا بیان اوپر ہو چکا ہی اور لباس سفید پہننا جایز ہی * كَمَا فِي الْحَمَّادِيَّةِ مِنَ الشِّرْعَةِ وَأَحَبُّ الْأَلْوَانِ الْبَيَاضُ وَالنَّظَرُ إِلَى الْخُضْرِ يَزِيدُ فِي الْبَصَرِ وَقَدْ لَبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبُرْدَ الْأَخْضَرَ انتہی * اور اسیطرح لباس سبز اور سیاہ اور زرد جو زعفران سے رنگا ہوا یا اسکے مشابہ نہووے تو جایز ہی * اور کسم کے پھول سے جو کپڑا زرد رنگتے ہین وہ بھی پہرنا مکروہ ہی * اور جو کپڑا سرخ کسم کے پھول کے سوا اور کسی چیز سے رنگا ہوا ہووے سو اسکے پہرنے مین بھی اختلاف ہی اسکا نہ پہرنا اولی ہی * کیونکہ حمادیہ مین

یہ روایت ہی * روی الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال وایاکم والحمرة فانها من زینة الشیطان فان الشیطان یحب الحمرة انتہی * روایت کی حسن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دور رہو تم سرخی سے کیونکہ وہ زینت سے شیطان کی ہی اور شیطان دوست رکھتا ہی سرخی کو * اور گشت کے واسطے سوار ہونا نوشہ کا برات کے لوگونکے ہمراہ اپنی شوکت اور تجمل دکھانے کو جائز نہین ہی چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی بعضی بعضی تصنیفات مین نکاح کی بد رسمونکا بیان لکھا ہی * ولا یجوز تضییع المال باحراق البارود والکاغذ ورکوب الخیل والطواف بالبلد من غیر حاجة قال اللہ تعالی ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارهم بطرا ورئاء الناس واظهار المعازف والملاهی واظهار لعب اللاعبین وستر حیطان البیت بالثیاب الجمیلة تزیینا ودخول النساء الاجنبیات علی الزوج بعد الفراغ من العقد وکلامهن معه ومس انفه واذنه ووضع الثیاب علی جسد الزوجة وامر الزوج بان یرفعه بلسانه وصفوف النساء حول الزوج والزوجة عند الخلوة کله من البدعات المحرمة انتہی * جائز نہین خراب کرنا مال کا بارود اور کاغذ کے جلانے سے اور گھوڑے پر چڑھنا گشت کے واسطے شہر مین بدون حاجت کے * فرمایا اللہ تعالی نے مت ہو تم اُنکی طرح جو نکلے

اپنے گھرون میں انگر تے ہوئے اور لوگونکی دکھانیکو * اور ظاہر کرنا باجے اور تماشے کا اور ظاہر کرنا کھیل تماشا کرنیوالونکا اور دیوارون کو مڑھنا اچھے کپڑون سے زینت کے لئے اور آنا اجنبی عورتون کا دولہہ کے سامنے عقد نکاح کے بعد اور باتین کرنی اُس سے اور ہاتھ لگانا اُسکے ناک اور کانون کو اور رکھنی مصری کی ڈلیان دلہن کے اعضا پر اور کہنا دولہہ کو کہ اُٹھائے وہ اُسکو اپنے منھہ سے اور جمع ہونا عورتون کا دولہہ اور دلہن کے گرد خلوت کے وقت * یہ سب بدعتین ہین حرام * اگر دلہن کا گھر دوسرے محلے مین یا دوسرے گانو مین ہووے تو سوار ہوکے نوشہ کا جانا اور برات کا جائز ہی *

* ۱۷ مسئلہ * نوشہ کو کپڑا پہنانیکے وقت برادری کے لوگ موافق مقدور کے کچھہ حجام کو دیتے ہیں سو درست ہی یا نہین * جواب * برادری کے آدمیون وغیرہ کو ایسے وقت مین حجام کو دینا درست ہی درجہ مباح کا رکھتا ہی لیکن حجام کو اِسکے لینے مین کچھہ زور زبردستی نچاہئے کیونکہ ایسے وقت مین حجام کو دینا سلوک اور انعام کے قسم سے ہی اور انعام مین سختی نہین چاہیے دیوے چاہے نہ دیوے *

* ۱۸ مسئلہ * ساچق کا دن مقرر کرنا اور اُسدن میوہ اور نقل اور شیرینی اور جوڑا وغیرہ دلہن کے گھر مین بھیجنا جائز ہی یا نہین اور رسم مہندی لگانیکی دلہن کی طرف سے جو مقرر ہی کہ ساچق کے ایکدن بعد اُسکا اسباب نوشہ کے گھر بھیجتے ہین اور نوشہ

کے ہاتھہ پانوون مین مہندی لگاتے ہین درست ہی یا نہین * جواب
میوہ اور شیرینی اور خوشبو اور جوڑہ وغیرہ نوشہ کی طرف سے بھیجنا
جایز ہی لیکن اِس کے واسطے کوئی دن مقرر کرنا ضرور نہین بلکہ بھیجنا
ایسی چیزون کا بطریق ہدیہ اور تحفہ کے بلا تعین روز پیغمبر خدا ﷺ کے
فعل سے ثابت ہی * چنانچہ معالم التنزیل تفسیر کی کتاب مین مرقوم
ہی * فَانْکَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَیْدًا فَدَخَلَ بِهَا وَسَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
ﷺ اِلَیْهَا عَشَرَةَ دَنَانِیْرَ وَسِتِّیْنَ دِرْهَمًا وَخِمَارًا وَدِرْعًا وَاِزَارًا
وَمِلْحَفَةً وَخَمْسِیْنَ مُدًّا مِنْ طَعَامٍ وَثَلٰثِیْنَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ انتہی *
پس نکاح دلایا اُن کا رسول ﷺ نے زید سے پھر گئے اُنکے
یہان اور بھیجین آپ نے اُن کے لئے دس دینارین اور ساٹھہ
درم اور اوڑھنی اور کرتا اور اِزار اور پچھانے کی چادر
اور پچاس مد غلے کی جنس سے اور تیس صاع کھجورون کے
اور یہہ زید پالک بیٹے تھے حضرت رسول ﷺ کے جب دن
اُنکا نکاح حضرت کی پھپھیری بہن زینب بنت جحش سے ہوا
اُس دن یے چیزین آپ نے کہ اُن کے نکاح کے سربراہ کار تھے بھیج
دین * لیکن اِن کے بھیجنے مین کچھہ تجمل اور آرایش نتھا اب ہدیہ
بھیجنا نوشہ کیطرف سے ثابت ہوا مگر ساچق بھیجنا آرایش
وغیرہ کے ساتھہ جو اِس ملک مین رواج ہی سو یہہ ثبوت کو نہ پہنچا *
اب مسلمانون دینداروںکو لازم ہی کہ شرع شریف مین جسکی

اصل ثابت ہووے وہاں نہیں لاوین اور جسکی اصل شریعت محمدی میں نہ ہووے اُس کو اپنے اوپر لازم کر لینا بُری بات ہے اور رسم سانچق کی اسی قسم سے ہے اور پہلی رسم آرسی مصحف کی ہے کہ نکاح کے وقت دولہا اور دلہن اوپر لیتے ہیں اسکی بھی کچھ اصل شرع میں نہیں پائی جاتی ہے اور رسم جلوے کی کہ بہت عورتیں سیکڑوں طرح کی بیہودہ باتین کرتی ہیں سو اسکی بھی کچھ اصل نہیں لیکن بعد اُسکے زمانہ جاہلیت کے فساد لوگونمین ایسے پھیلے کہ لوگ اس رسم کو بطور آرائش کے

پیٹا ہوو وہ خرچ کریں یہہ جایز نہیں اور اِسطرح کا خرچ اسراف ہی اور گناہ * اور بے ادبی ہی کاغذ کے جھاڑ بنانے میں جسپر خدا کا نام لکھا جاتا ہی * چنانچہ صاحب مراۃ الاحقاق سنۃ المصطفی میں لکھا ہی کہ کاریگرین کا غذکا جھاڑ جو بناتے ہیں بڑا ہی * کاغذ کو عربی میں قرطاس کہتے ہیں اور قرطاس میں کلام اللہ لکھتے ہیں پس جھاڑ بنانیوالے اور راضی ہونیوالے اِس کام کے عذاب میں گرفتار ہونگے انتہی * اور رسم حنابندی کی مرد کے قسم سے بالغ ہو یا طفل صغیر اُسکے حق میں جائز نہیں شادی میں ہو یا غیر شادی میں تھوڑا ہو یا بہت چنانچہ رسالہ نہم میں اِسکا حال لکھا گیا ہی * اور کتاب اشباہ نظائر میں یہہ عبارت لکھی ہی مَا حَرُمَ عَلَی الْبَالِغِ فِعْلُهٗ حَرُمَ عَلَیْهِ فِعْلُهٗ لِوَلَدِهِ الصَّغِیْرِ فَلَا یَجُوْزُ اَنْ یَسْقِیَهٗ خَمْرًا وَلَا اَنْ یُلْبِسَهٗ حَرِیْرًا وَلَا اَنْ یَخْضِبَ یَدَهٗ بِحِنَّاءٍ وَرِجْلَهٗ انتہی * جس چیز کا کرنا بالغ پر حرام ہوا اُسکا کرنا اُسکے چھوٹے لڑکے پر بھی حرام ہوا تو جائز نہیں ہی نشے کی چیز پلانی اور نہ ریشمی کپڑا اور نہ مہندی لگانی اُسکے ہاتھ پانون میں * وَفِیْ نِصَابِ الْاِحْتِسَابِ وَلَا یَنْبَغِیْ خِضَابُ الْیَدِ وَالرِّجْلِ لِلذَّکَرِ صَغِیْرًا کَانَ اَوْ کَبِیْرًا وَلَا بَاْسَ بِهٖ لِلنِّسَاءِ * اِس عبارت سے معلوم ہوا کہ مہندی لگانی مرد و نکو حرام ہی جیسا ریشمی کپڑا اور زیور پہنانا اگرچہ لڑکا صغیر ہو * اور

واسطے عورتوں کے جائز ہی اور مباح بلکہ سنت ہی اگرچہ صغیرہ ہووے چنانچہ فتاوای حماد یہ میں کنز العباد سے لکھا ہی * اَلْحِنَّاءُ سُنَّةٌ لِلنِّسَاءِ وَيُكْرَهُ لِغَيْرِهِنَّ لِاَنَّهُ تَشَبُّهٌ بِهِنَّ وَكَذَا تَشَبُّهُ الْمَرْأَةِ بِالرَّجُلِ مَكْرُوهٌ * وَفِي الْكُبْرٰى وَالظَّهِيرِيَّةِ لَا يَنْبَغِي لِلصَّغِيرِ اَنْ يَخْضِبَ يَدَهُ اَوْ رِجْلَهُ لِاَنَّ ذٰلِكَ تَزْيِينٌ وَهُوَ مُبَاحٌ لِلنِّسَاءِ انتهى * مہندی لگانی سنت ہی عورتوں کے لئے اور مردوں کے حق میں مکروہ ہی کیونکہ اسمیں عورتوں سے مشابہت ہوتی ہی اور ایسا ہی عورت کا مشابہ ہونا مرد کے ساتھ مکروہ ہی * اور کبری اور ظہیریہ میں لکھا ہی کہ مناسب نہیں کہ لڑکے کے ہاتھ اور پانوں رنگے جاویں کیونکہ یہہ زینت ہی سو وہ عورتوں کو درست ہی * پھر رسم حنابندی کی جو عروس کی طرف سے نوشہ کے واسطے مقرر ہوئی ہی باطل اور حرام ٹھہری مگر وہ دونوں طرف کی عورتوں کے واسطے درست اور مباح ہی * اور اصرار یعنے ہٹ کرنا حرام کام پر اور گناہ صغیرہ پر کبیرہ ہی اور گناہ کبیرہ پہنچاتا ہی کفر کے نزدیک معاذ اللہ من ذلک * ۱۹ مسئلہ * سہرہ اور پھول کا ہار نوشہ اور دلہن کے سر پر باندھنا اور گلے میں دینا اور کنگنا باندھنا دونوں کے ہاتھوں میں درست ہی یا نہیں * جواب * سہرہ جو سونے اور روپے کے تار سے ہووے مردوں کو اصلا جائز نہیں کیونکہ سونا پہرنا مردونکو مطلق حرام ہی * کما مر فی المسئلة العاشرة * جیسا بیان ہوا

وزن مین سے کم ہین * لیکن استعمال چاندی کا ایک مثقال سے وزن سے بھی کم مردون کی انگشتری واسطے جائز ہی * چنانچہ حدیث ترمذی مین ہی کہ کسی نے انگشتری تیار کرنے کے واسطے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ مِن اَیِّ شَیءٍ اَتَّخِذُہٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّہٗ مِثْقَالًا * کس چیز سے بناؤن مین اُسکو فرمایا روپے سے اور کم ہو وہ مثقال سے * اور سوائے انگشتری کے اور کسی چیز مین چاندی کا استعمال مردون کو درست نہین ہی فقہ کی کتابون مین ایسا ہی لکھا ہی * اور عورتون کو دونون جائز ہی مگر سہرے مین استعمال چاندی کا عورتون کو بھی مکروہ ہی کافرون کی مشابہت کے سبب اور مشابہت کافرون کی حرام ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَن تَشَبَّہَ بِقَومٍ فَھُوَ مِنھُم جسنے مشابہت پیدا کی ایک قوم کے ساتھ وہ اُسی مین گنا گیا * سو پھول کا سہرہ بھی بسبب مشابہت کفار کے جائز نہین بلکہ پھول کا ہار جو نوشہ اور دولہن کے گلے اور سر مین نکاح کے وقت یا بعد اُسکے باندھتے ہین بدعت ہی اور گبرون کے ساتھ مشابہت رکھتی ہی * اور کفار اور گبرون کی مشابہت سے احتراز کرنا لازم ہی چنانچہ کتاب مراۃ الصفا مین کہ بطور فتاوے کے ہی لکھا ہی کہ نوشہ کے سر پر پھول باندھنا اور یوسف تارچہ یعنے پگڑی بنا سر پر رکھنی بدعت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ رسم گبرون کی ہی انتہی * اور کنگنہ باندھنا بھی دولہہ دولہن کے

اُنھیں کافروں کی رسم ہی چنانچہ اُسی کتاب میں نکاح کی فصل
میں فتاواے مومنین سے لکھا ہی کہ ایک قوم کی یہہ رسم ہی کہ
تھوڑا سرسوں اور اسپند نیلے کپڑے میں باندھتے ہیں اور
اُسکو کنگنہ کہتے ہیں ایسے افعال بدعت اور معصیت کے بہت
ہیں * سچ تو یہہ کہ یہہ سنت ہنود کی ہی اور تشبیہ ہنود کی کفر
ہی یا گناہ کبیرہ * اور اُسی فصل میں یہہ بھی ہی کہ لال تاگا نوشہ
کے ہاتھہ میں باندھنا گبروں کی رسم ہی اور اسمیں کافر ہوجانے
کا خوف ہی * اور منافع المومنین میں لکھا ہی کہ رسم ایک قوم
کی یوں ہی کہ نئے کپڑے میں پھول باندھتے ہیں اور صندل لگاتے ہیں
سو یہہ بھی شبا بہت گبروں سے رکھتی ہی * اور یہہ بھی اُسی
کتاب میں ہی کہ تھوڑا سرسوں اور اسپند ایک لتے میں باندھتے
ہیں اور کنگنہ کہتے ہیں اور نوشہ کے ہاتھہ میں باندھتے ہیں سو اسکے
کرنے میں بنانے والا اور باندھنے والا اور راضی ہونیوالا کافر ہوتا
ہی * اور سید آدم بنوری رح نے اپنی کتاب میں علم الہدی کی
کتاب سے نقل کی ہی کہ نکاح میں کئی چیزیں کفر ہیں اور کئی چیزوں
میں خوف کفر کا ہی اور بعضی بدعت * پس جو کوئی ایسے رسومات
کو بجالاتا ہی علاقہ زوجیت کا درمیان سے اُٹھہ جاتا ہی اور وہ نکاح
اہل اسلام کا سا نہیں رہتا اور اُس نکاح سے جو لڑکا تولد ہوتا
ہی نسب اُسکی ثابت نہیں ہوتی ہی اور اگر ثابت بھی ہو تو وہ

حرام زادگی مین منسوب ہوتا ہی اُن چیزون مین ایک کنگنہ باندھنا ہی یہہ صریح کفر ہی جس سے بنانیوالا اور راضی ہونیوالا اُس عمل کا کافر ہوتا ہی * دوسری وہ کہ جاوہ دیتے ہین جس مین انواع طرح کی فضیحتی اور رسوائی ہی * تیسری یہہ کہ نوشہ کے سر پر ماںبہن یا دوسری عورتین دامنی ڈالتی ہین اور دلہن کے سر پر پگڑی رکھتے ہین اِس فعل سے دونون ملعون ہوتے ہین کیونکہ رسول صلعم نے فرمایا ہی کہ لعنت خدا کی اُس مرد پر جو آپ کو عورت کی مانند بناتا ہی اور لعنت خدا کی اُس عورت پر جو آپ کو مرد کی صورت بناتی ہی * چوتھی یہہ کہ دلہن کی نراُنگلی کو دودھہ اور پانی سے دھوتے ہین اور نوشہ کو پلاتے ہین یہہ بھی کفار کی رسم سے ہی * اور خوف کفر کا بھی اِس مین ہی * پانچوین یہہ کہ مصری کی ڈلیان دلہن کے اعضا پر چن دیتے ہین اور نوشہ اپنے منہہ سے اُنکو اُتھا لیتا ہی اِن فعلون سے فاسق ہوتے ہین اور یہہ بھی کفار کی رسمون سے ہی اور چارپایون سے مشابہت رکھتی ہی * چھتی یہہ کہ جاوہ کے وقت لال نارا نوشہ کے گلے مین ڈالکے مشاطہ اُسکو تخت پر لاتا کے ہر ایک اعضا کو اُسکے اندام نہانی تک بھی ناپتی ہی اور عورتین دیکھہ دیکھکر ہنستی ہین * اِن فعلون سے سب ملعون ہوتے ہین * ساتوین * یہہ کہ مغلظہ اور مسجع گالیان دیتی ہین یہان تک کہ مسجدا ور محراب اور شملہ و دستار کی

اُنمین اہانت پائی جاتی ہی اور یہہ کفر ہی ❋ آٹھوین یہہ کہ نوشہ
کو دلہن کے گرد سات مرتبہ پھراتے ہین سو یہہ رسم بھی کافرونکی
ہی ❋ نوین یہہ کہ دلہن کی فرج کو شربت سے دھلاتے ہین بلکہ وہ
اُسمین پیشاب بھی کردیتی ہی پھر وہی شربت لیکر نوشہ کو
پلاتے ہین اسمین بھی خوف کفر کا ہی ❋ دسوین یہہ کہ سیاہ سرمہ
نوشہ کی آنکھون مین زینت کے لیے لگاتے ہین اور یہہ مکروہ ہی سب کے
نزدیک ❋ اگیارھوین یہہ کہ نوشہ کو ہنسلی یا اور کچھ عورتونکی
زیورات مین سے پہناتے ہین یہہ بھی بدعت سیئہ سے ہی ❋ تمام
ہوئی عبارت سید کی اور رسم آرسی مصحف کی جو اس
ملک مین مروج ہی شریعت محمدیہ مین کہین اُسکی اصل کتاب مین
نظر نہین آتی سو وہ بھی بدعت ہی اُسکا چھوڑ دینا ہی بہت بہتر
اور افضل ہی ❋ ۲۰ مسئلہ ❋ نوشہ کی سواری کے ساتھ
برات مین نقارہ بجانا واسطے اعلان نکاح کے جایز ہی یا نہین ❋
جواب ❋ نقارہ بجانا واسطے اعلان نکاح کے حرام ہی چنانچہ ہدایہ کی
عبارت سے معلوم ہوا ❋ وَدَلَّتِ الْمَسْئَلَةُ عَلٰی اَنَّ الْمَلَاهِیَ
كُلَّهَا حَرَامٌ اِلٰی اٰخِرِ مَا قَالَ ❋ اور فتواے کبری مین لکھا ہی کہ ڈھول
بجانا اور سننا اُسکا حرام ہی کسواسطے کہ یہہ سب کھیل ہی مگر
مسلمانونسے اور کافرونسے جب لڑائی ہوتی ہی تب جہاد مین طبل
بجانا درست ہی کسواسطے کہ غازی لوگ جو متفرق ہو جاتے ہین

نقارے کی آواز سے پھر سب جمع ہوتے ہیں * پس اس مقام میں طبل کا بجانا عبادت ہے معصیت نہیں انتہی * اور ڈھول اور تاشہ وغیرہ حکم میں طبل کے ہے کیونکہ یہ سب کھیل کی چیزیں ہیں * وفی الحمادیۃ ویحرم استعمال الآلات التی تطرب من غیر غناء کالعود والطنبور والمعزفۃ والطبل والمزمار * وعن مجاھد رضی اللہ عنہ انہ قال سمع عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صوت طبل فادخل اصبعیہ فی اذنیہ وقال ھکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع * وعن مکحول عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال استماع الملاھی معصیۃ والجلوس علیھا فسق والتلذذ بھا من الکفر * حرام ہے استعمال میں لانا کھیل کے اسباب کا بدون راگ کے جیسے بربط اور طنبور اور سارنگی اور ڈھول اور ستار * اور مجاہد سے روایت ہے کہا اُسنے سنی عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ڈھول کی آواز سو کانوں میں ڈالیں اُنگلیاں اور کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے * اور مکحول رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا کھیل کی چیزوں کا گناہ ہے اور بیٹھنا اُس مجلس میں بدکاری اور کیفیت اُٹھانی اُس سے کفر * وایضا فیہ من الترضیع شرح المنظومۃ والانکحۃ التی تنعقد فی مجالس الملاھی والمزامیر تکون مختلفا فیھا

بوجهين احدهما يفسق الولي لانه هو الذي احضر الملاهي
والمعازف وامرهم بذلك اعطى المغنين على ذلك الاجر
والثاني ان الحاضرين صاروا فسقة لاستماعهم
ذلك فلم يبق اولياء ولا الحاضرون شهودا عدولا * وفي
خزانة الرواية عن الظهيرية اعلم ان جنس هذه المسائل ثلثة
انواع منها ما يكون خطاء ولكن لا يوجب الكفر فيؤمر
قائله بالانابة والاستغفار * ومنها ما فيه اختلاف فيؤمر
بتجديد النكاح احتياطا وبالتوبة والانابة ومنها ما هو
كفر بالاتفاق وانه يوجب احباط جميع الاعمال ويلزمه اعادة
الحج ان حج ويكون وطئه مع امرأته زنا والولد المتولد
في هذه الحالة ولد الزنا فانه وان اتى بكلمة الشهادة
بعد ذلك بحكم العادة ولم يرجع عما قال او فعل لم يرتفع.
الكفر هو المختار انتهى * خزانة الروايت مين ظهيريه سے
روایت کیا ہی جانا چاہئے کہ اس جنس کے مسائل تین طرح پر ہوتے
ہیں اس میں سے ایک وہ کہ اسکے کرنے میں خطا ہی وہ موجب کفر
نہیں ہوتا سو حکم ہوگا اسکے کرنیوالے پر توبہ اور استغفار کرنے کا
اور اس میں سے وہ ہے کہ جس میں حکم علما کا مختلف ہی سو حکم ہوگا
اسکے قائل پر پھر کر نکاح کرلینے کا احتیاطا اور توبہ کرنے اور پشیمانی
اٹھانے کا * اور اس میں سے وہ ہی کہ اسپر حکم کفر کا دیا جاتا ہی

بالاتفاق اور اُس سے مت جاتے ہین عمل نیک اُسکے اور لازم آتا ہی اُسپر پھر کر حج کرنا اور اُسکی عورت کی صحبت اُس کے حق مین زنا ٹھہرتی ہی اور جو لڑکا پیدا ہو اُس سے اِس حالت مین وہ ولدزنا ہوتا ہی اگرچہ وہ کلمۂ شہادت پڑھے اُسکے بعد اپنی عادت کے طور پر جب تک رجوع نکرے اپنے کرنے اور کہنے سے جاتا نرہیگا اُسکا کفر * لیکن دف کے مباح ہونے کا حال نکاح مین جسطرح پیغمبر ﷺ کے وقت مین معمول تھا چھبیسوین سوال کے جواب مین آویگا انشاء اللہ تعالی *مسئلہ * شادی وغیرہ مین آتشبازی چھوڑنی تھوڑی ہو یا بہت جایز ہی یا نہین * جواب * آتشبازی چھوڑنی شادی مین ہو یا غیرشادی مین اسراف ہی یعنے خرچ بیجا اور اسراف شریعت مین ممنوع ہی * قال اللہ تعالی إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا مقرر بیجا خرچ کرنیوالے بھائی ہین شیطان کے اور شیطان اپنے پروردگار کا ناشکری کرتا ہی * چنانچہ سولھوین سوال کے جواب مین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے معلوم ہو گیا تھوڑا اور بہت اِس حکم مین برابر ہی * پس مسلمان دیندار پر لازم اور واجب ہی کہ جو کام اُسکے مالک وانا کی مرضی کے خلاف ہو اُسے چھوڑ دے اگرچہ اِس زمانے کے لوگ اُس پر راضی نہون * کیونکہ قیامت کے دن حساب کے

وقت کوئی کام نہ آویگا یہہ اپنے ہی اعمال نیک سے جو خاوند کی مرضی کے موافق ہیں فایدہ اُٹھاویگا اور اعمال بد کی گرفتاری سے جس مین خاوند راضی نہین بہت دکھہ پایگا اور سوا حسرت اور ندامت کے کچھہ ثمرہ نپایگا * وہان کوئی کسی کے کام نہ آویگا عذاب اُسے چھُرا نہ سکیگا * ہرچہ وقت نزع کے منھہ سے یا نفسی یا نفسی کی ندا سنیگا * اب سمجھہ لے اور اپنے اُوپر ظلم نکر

* مسئلہ ۴۴ * نوشہ جب دلہن کے گھر پہنچتا ہی عنابی جوڑا سسرال سے پہننے کو ملتا ہی اور وہی جوڑا پہنے ہوئے اپنے گھر آتا ہی یہہ درست ہی یا نہین * جواب ایسے کپڑے پہننا مباح ہی بشرطیکہ ریشمی کے قسم سے نہووے اور کسم کا رنگا اور زرد رنگ اور تاش بادلہ وغیرہ جسکا پہننا مردکو حرام ہی نہووے اور اُسمین بیجا خرچ اور اپنی بڑائی دکھانی لوگون کونہو * قال رسول اللہ صلعم كُلُوا واشربوا وتصدقوا والبسوا ما لم يخالطه اسراف ولا مخيلة کھاؤ اور پیو اور دیو اور پہنو اس طرح پر کہ بیجا خرچ کرنا اور بزرگی جتانے اور دکھانے کونہو * اور تاش بادلہ اور ریشمی کپڑے کے پہننے کی ممانعت اس حدیث سے صاف ثابت ہوئی * قال رسول اللہ صلعم احل الذهب والحرير للاناث من امتي وحرم على ذكورها * حلال کیا گیا سونا اور ریشمی کپڑا ہماری اُمت کی عورتون پر اور مردون پر اُن کے حرام * اور کسم کے رنگے ہوے کپڑے کے پہننے کی

ممانعت اس حدیث سے معلوم ہوئی * قال عبد اللہ بن عمرو ابن العاص رای رسول صلعم علی ثوبین معصفرین فقال ان ہذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسہما * وفی روایۃ قلت اغسلہما قال بل احرقہما * عبد اللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دیکھا مجھکو رسول اللہ صلعم نے دو کپڑے زرد رنگ کے پہنے ہوے * فرمایا یہہ لباس کافرون کا ہی سو نہ پہن تو انکو * اور ایک روایت میں ہی کہ پوچھا مین نے کہ دھو ڈالون انکو فرمایا نہین بلکہ جلا دے ان کو اور حدیث صحیح کی رو سے زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننا بھی منع ہی * عن انس رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزعفر الرجل * الکل فی المشکوۃ * فرمایا رسول صلعم نے کہ زعفرانی رنگ کا کپڑا مرد نہ پہنے * اور فتاوا سے حماد یہ مین خانیہ سے نقل کیا ہی * ویکرہ للرجال ان یلبسوا الثوب المصبوغ بالمعصفر والزعفران والورس انتہی * مکروہ ہی مرد کو کہ پہنے کپڑا رنگا ہوا کسم اور زعفران اور ورس کا اور مرد کو روپہلا لباس بھی پہننا منع ہی جیسا سنہرا منع ہی * لان الفضۃ فی حکم الذہب لما یفہم من عبارۃ الہدایۃ التی مرت سابقاً واللہ اعلم بحقیقۃ حکمہ * کیونکہ روپا بھی سونے کا حکم رکھتا ہی جیسا سمجھا تو نے ابھی ہدایہ کی عبارت سے جو اوپر گذری ہی اور اللہ خوب جانتا ہی اور حکم اسکا بہت پکا ہی * مسئلہ ۲۳ * قاضی اور دو گیاں اور گواہون

کو جو دلہن کی طرف سے مقرر ہو کر آتے ہیں بعد نکاح کے اپنی خوشی سے کچھ اُنکو دینا جایز ہی یا نہیں * جواب * اُن کو کچھ دینا بے مانگے اور بدون تقاضے کے مباح ہی اور اگر وے مانگنے میں سختی کرین اور لیویں تو درست نہیں * چنانچہ خزانۃ الروایت میں لکہا ہی *

وَمِمَّا سَنَّهُ الْقُضَاةُ فِي دَارِ الْاِسْلَامِ ظُلْمٌ صَرِيحٌ وَهُوَ اَنْ يَاخُذُوا مِنَ الْاَنْكِحَةِ شَيْئًا ثُمَّ يُجِيزُونَ اَوْلِيَاءَ الزَّوْجِ وَالزَّوْجَةِ بِالْاَنْكِحَةِ فَاِنَّهُمْ مَا لَمْ يَرْضَوْا بِشَيْءٍ مِنْ اَوْلِيَائِهِمَا لَمْ يُجِيزُوا بِذٰلِكَ فَاِنَّهُ حَرَامٌ لِلنَّاهِي وَالْمُنَاكِحِ انْتَهٰى * اور جو رواج دیا ہی قاضیون نے مسلمانون کے شہرون مین وہ صریح ظلم ہی * اور وہ یہہ ہی کہ نکاح کے پہلے کچھ لے لیتے ہین بعد اسکے اجازت دیتے ہین نکاح کرنے کی دونون طرف کے لوگون کو اور جب تک وے اُن سے کچھ نہین لیتے ہین نکاح کرنے کی اجازت نہین دیتے * سوایسا لینا اور دینا مقرر حرام ہی قاضی اور نکاح کرنیوالے پر * اور نکاح کے مقدمے مین افضل یہہ ہی کہ وکیل دلہن کا ایسا شخص ہووے جو لیاقت رکہتا ہو دونونکے درمیان عقد نکاح باندھنے کی اور الفاظ ایجاب و قبول کے موافق فقہ کی کتابون کے نکاح کرنے والون سے ادا کرواوے کہ چارون مذہب کے علماء مجتہدین کے نزدیک صحیح ہووے * اور اگر قاضی وکیل کے سواے دوسرا ہو اور روبرو اُس وکیل کے ایجاب و قبول کرواوے تو علماء حنفیہ کے نزدیک جایز ہی *

الوكيل بالتزويج ليس له ان يوكل غيره فان فعل فزوج الثاني بحضرة الاول جاز انتهى * نکاح کے وکیل کو نہ چاہیے کہ کرے وہ دوسرے کو وکیل اپنی طرف سے پھر اگر ایسا کیا اور نکاح پڑھ دیا اُس دوسرے نے پہلے وکیل کے رہتے تو درست ہو جایگا نکاح * اور اِس مقدمہ میں مسنون یہہ ہی کہ دولہن کا ولی آپ نکاح کا خطبۂ مسنون پڑھے اور عاقدین یعنے دولہہ دولہن سے ایجاب وقبول کرواوے کیونکہ حضرت پیغمبر خدا صلعم حضرت بی بی فاطمہ کے نکاح کے وقت جو حضرت علی علیہ السلام کے ساتھہ ہوا تھا اسی طرح عمل میں لائے تھے چنانچہ مواہب لدنیہ میں مرقوم ہی عن انس رض قال جاء ابو بکر ثم عمر یخطبان فاطمة الى النبي صلعم فسكت ولم يرجع اليهما شيئا فانطلقا الى علي يامرانه بطلب ذلك قال علي فنبهاني لامر فقمت اجر ردائي حتى اتيت النبي صلعم فقلت اتزوجني قال وعندك شيء فقلت فرسي وبدني قال اما فرسك فلا بد لك منها واما بدنك فبعها فبعتها باربعماية وثمانين درهما فجئته بها فوضعتها في حجره فقبض منها قبضة فقال اي بلال ابتع لنا بها طيبا وامرهم ان يجهزها فجعل لها سرير مشرط ووسادة من ادم حشوها ليف وقال لعلي اذا اتتك فلا تحدث شيئا حتى اتيك فجاءت مع ام ايمن حتى قعدت في جانب البيت وانا في جانب وجاء رسول الله صلعم قال ههنا اخي قالت

ام ايمن اخوك وقد زوجته بابنتك قال نعم ودخل ﷺ
فقال لفاطمة ائتيني بماء فقامت الى قعب في البيت
فاتت فيه بماء فاخذه ومج فيه ثم قال لها تقدمي فتقدمت
فنضح بين ثدييها وعلى راسها وقال اللهم اني اعيذها بك
وذريتها من الشيطان الرجيم ثم قال لها ادبري فادبرت
فصب بين كتفيها ثم فعل مثل ذلك بعلي ثم قال له ادخل
باهلك بسم والبركة اخرجه ابو حاتم واحمد في المناقب بنحوه
* وفي حديث انس عند ابي الخير القزويني الحاكمي
خطبها علي بعد ان خطبها ابو بكر ثم عمر فقال عليه السلام قد
امرني ربي بذلك قال انس ثم دعاني عليه السلام بعد ايام
فقال لي يا انس ادع لي ابا بكر وعمر وعثمان وعبد الرحمن
وعدة من الانصار فلما اجتمعوا واخذوا مجالسهم وكان علي
غائبا فقال ﷺ الحمد لله المحمود بنعمته المعبود بقدرته المطاع
بسلطانه المرهوب من عذابه وسطوته النافذ امره في سمائه و
ارضه الذي خلق الخلق بقدرته وميزهم باحكامه واعزهم
بدينه واكرمهم بنبيه محمد ﷺ ان الله تبارك وتعالى اسمه
وتعالت عظمته جعل المصاهرة سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج
به الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وهو الذي خلق
من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا فامر الله تعالى

تجری الی قضائه وقضاؤه تجری الی قدره لکل قضاء قدر ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو الله ما یشاء ویثبت وعنده ام الکتاب ثم ان الله عز وجل امرنی ان ازوج فاطمة من علی بن ابی طالب فاشهدوا انی قد زوجته علی اربعمائة مثقال فضة ان رضی بذلک علی ثم دعا صلعم بطبق من بسر ثم قال انتهبوا فانتهبنا ودخل علی فتبسم النبی صلعم فی وجهه ثم قال ان الله عز وجل امرنی ان ازوجک فاطمة علی اربعمائة مثقال فضة ارضیت بذلک فقال قد رضیت بذلک یا رسول الله فقال علیه السلام جمع الله شملکما واعز جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا قال انس فوالله قد اخرج الله منهما الکثیر الطیب انتهی * انس رض سے روایت ہی کہا انھون نے کہ آئے حضرت ابوبکر پھر عمر فاطمہ کے نکاح کرنیکے لئے حضرت پیغمبر خدا صلعم کے پاس سو چپ ہو رہے حضرت اس مقدمے مین اور کچھ نکہا انکو سو چلے گئے وے حضرت علی علیہ السلام کے نزدیک اس لئے کہ دیے اس بات کی خواہش کرین * فرماتے ہین علی علیہ السلام کہ جب کہا مجھے انھون نے اس بات کو تبھی اٹھ کھڑا ہوا مین اور رجا اسطرح پر کہ گھسٹتی گئی چادر میری زمین سے * سو آیا مین حضرت پیغمبر خدا صلعم کے حضور مین اور کہا مین تم بیاہ دوگے میرے ساتھ فرمایا کچھ چیز ہی تیرا سے پاس کہا مین نے گھوڑا

اور زرہ فرمایا کہ گھوڑا تو تجکو ضرور ہی مگر زرہ کو بیچ اُسکو پھر بیچا چین نے اُسے چار سو اسی درم مین پھر لایا مین اُنکو حضرت پاس پھر رکھہ لیا آپ نے اُنکو اپنی گود مین اور اُسمین سے ایک مٹھی حضرت نے نکال لیا اور فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو کہ اِس سے خوشبو چیز خرید لاؤ اور فرمایا شادی کے اسباب درست کرنے کو سو لیا گیا اُنکے لئے ایک پلنگ خرمے کی رسی سے بنا ہوا اور تکیہ چرمی جسمین خرمے کے چھالے بھرے تھے * اور فرمایا آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو کہ کچھ نا کہیو فاطمہ سے جب وہ آوے تمھارے پاس جب تک نہ آؤن مین تمھارے نزدیک * پھر آئین حضرت فاطمہ علیہا السلام ام ایمن کے ساتھہ اور بیٹھین ایک طرف گھر کے اور ہین تھا دوسری جانب کو * اِسمین تشریف لائے پیغمبر خدا ﷺ اور پوچھا یہان ہی علی میرا بھائی * ام ایمن رض نے جواب دیا کہ حاضر ہین تمھارے بھائی * نکاح باندھہ دیا آپ نے اُنکو اپنی لڑکی سے * فرمایا حضرت نے ہان پھر آئے گھر کے اندر اور فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تھوڑا پانی لاؤ * حضرت فاطمہ ایک پیالا بھر کر پانی لے آئین * پھر حضرت نے کلی کر کے اُسمین ڈال دیا اور حضرت فاطمہ کو آگے بلایا * جب وے پاس آئین ڈالا اُسکو اُنکے سینے کے درمیان اور سر پر اور یون دعا کی یا اللہ مین نے اُسکو اور اُسکی اولاد کو شیطان مردود کے فساد سے تیری پناہ مین سونپا

پھر فرمایا کہ پھر کر کھڑی ہو * کھڑی ہو ئین وے * پھر چھڑک دیا
حضرت نے پانی دونون بازوؤن کے درمیان اور اسی طرح عمل
کیا حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ * پھر فرمایا جاؤ اپنی بی بی پاس
بسم اللہ کہکر اللہ کی برکت کے ساتھ * نکالا اس حدیث کو ابو
حاتم اور احمد نے مناقب مین * اور ابو الخیر قزوینی نے انس رض
کی حدیث سے نقل کی ہی کہ حضرت علی علیہ السلام نے بی بی فاطمہ
رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا حضرت ابو بکر اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہما کے پیغام بھیجنے کے بعد * فرمایا نبی علیہ السلام نے
مقرر میرے پروردگار نے حکم کیا مجھکو اسکا * کہتے ہین انس رض
پھر بلایا مجھے حضرت نے کئی دن کے بعد اور فرمایا مجھکو کہ ای انس
بلالا تو میرے پاس ابو بکر اور عمر اور عثمان اور عبد الرحمن اور کئی شخصونکو
انصار سے * سو جب جمع ہوئے اور اپنے اپنے مقام پر آبیٹھے
اور حضرت علی علیہ السلام اسوقت حاضر نہ تھے فرمایا رسول اللہ صلعم
نے کہ ہر طرح کی تعریف ثابت ہی اللہ تعالی کی ذات مین کہ اپنی
نعمتون سے وہ تعریف کیا گیا ہی اور عبادت کیا گیا ہی اپنی قدرت
سے اور اطاعت کیا گیا ہی اپنی سلطنت سے اور دہشت دی گئی ہی
اسکے عذاب اور قہر سے * جاری ہی حکم اسکا اسکے آسمانون اور
زمینون مین * ایسا خدا کہ پیدا کیا اسنے مخلوقات کو اپنی قدرت
سے اور امتیاز بخشا ان کو اپنی حکمتون سے اور عزت دی انکو

اپنے دین سے اور بزرگی دی اُنھین اپنے نبی محمد ﷺ سے * بے شبہ خدا برکت والا ہی بزرگی اُسکی بلند ہی * بنایا اُسنے نکاح کے رشتے کو آپس کا میاں اور بات مناسب * پر کیا اُس سے رحمدن کو اور لازم کیا خلق کو * پھر فرمایا عزت رکھنے والا ہی ہر کام کرنے والے سے یعنے اللہ تعالی وہ اللہ ایسا ہی جسنے بنایا آدمی کو پانی سے پھر کیا اُسکو نسب والا اور دامادی کا رشتہ دار * اور ہی پروردگار تیرا صاحب قدرت پس حکم اُسکا جاری ہی اُسکی قضا کی طرف اور قضا اُسکی جاری ہی اُسکے مقدر کی طرف اور ہر قضا کے لئے قدر ہی اور قدر کے لئے مدت اور ہر مدت کے لئے کتاب مٹادیتا ہی اللہ جسکو چاہتا ہی اور قایم رکھتا ہی جسکو چاہتا ہی * اور اُسکے پاس اصل کتاب ہی یعنے لوح محفوظ * سو مقرر حکم کیا اللہ عز و جل نے مجکو اسکا کہ نکاح کردون مین فاطمہ کا علی ابن ابی طالب کے ساتھہ * اب گواہ رہو تم اسپر کہ مقرر مین نے نکاح کردیا اُسکے ساتھہ چارسو مثقال روپے کے مہر پر اگر راضی ہو اسپر علی * پھر منگائین حضرت نے ایک باسن مین کھجورین اور فرمایا کہ تم لوٹ لو اُن کو سو لوٹ لیا ہم نے * اسمین آئے وہان حضرت علی علیہ السلام اور تبسم کیا نبی ﷺ نے اُنکو دیکھکر اور فرمایا کہ مقرر اللہ عز و جل نے حکم کیا مجکو نکاح کر دینے کا تیرے فاطمہ کے ساتھہ چارسو روپے مثقال مہر پر تم اسپر راضی ہو * کہا حضرت علی

علیہ السلام سنے کہ مین راضی ہوا اسپر یا رسول اللہ صلعم فرمایا علیہ السلام
سنے جمعیت دیوے اللہ تعالی تمہارے بے ٹھکانے رہنے پر اور عزیز
کرے تم دونون کی سعی کو اور برکت نازل کرے تم دونون پر اور پیدا
کرے تم دونون سے بہت سی اولاد پاک * کہا انس رض نے
قسم اللہ کی بے شبہہ پیدا کی اللہ نے اُن دونون سے بہت سی اولاد
پاکیزہ آخر ہوئی مواہب کی عبارت * اور دو خطبے اور رہین کہ
پڑھنا اُنکا سنت کی رو سے ثابت ہے انشاء اللہ تعالی قریب
آیندہ کے سوال مین لکھے جاوینگے * چوبیسوان سوال * معمول ہے
کہ اس ملک کے قاضی ایجاب و قبول کے پہلے کلمۂ طیب اور
امنت باللہ اور دعاے قنوت وغیرہ پڑھواتے ہین یہہ طریقہ
مسنون ہے یا نہین اور ایجاب و قبول کے لفظ کو ایکبار کہنا بس
ہے یا تین بار تکرار کروانا ضرور ہے اور ایجاب و قبول کے پہلے نکاح
کے متولی کو خطبہ پڑھنا سنت ہے یا اُسکے بعد اور کونسا خطبہ پڑھنا
مسنون ہے * جواب نکاح مین معمول یہی ہے کہ پہلے ان تین خطبون
سے ایک خطبہ پڑھے بعد اُسکے دولہہ دلہن کے درمیان ایجاب
و قبول کرواوے اور ایجاب و قبول ایک مرتبہ کرنا کفایت
کرتا ہے تین بار تکرار کرنے کی حاجت نہین جیسا خرید و فروخت ہبہ
وغیرہ کے عقدون مین ایکبار کفایت کرتا ہے * اور پڑھوانا کلمہ
طیب اور آمنت باللہ وغیرہ عاقدین سے نکاح کے وقت اصحاب

اور اگلے لوگوں سے ثابت نہیں ہوا مگر جب عقیدے مین دونون عقد کرنیوالونکے کچھ خلل درمیان آیا ہووے اور اس باتکو معلوم کرین اُسوقت بطریق تجدید اسلام کے کلمۂ طیب وغیرہ پڑھوانا البتہ ضرور ہے اور اگر جانین کہ اُسکے عقیدے اور ایمان مین کچھ خلل نہین ہے تو پھر کلمہ پڑھانا زیادتی اور محض جہالت ہے * حدیث کی اور تواریخ کی کتابون سے ایسا معلوم ہوا کہ خطبہ نکاح کا جو معمول صحابہ اور پہلے سلف کا تھا سو یہی تین خطبے ہین * پہلا وہ جسے حضرت ﷺ نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح مین پڑھا تھا جو اِسکے پہلے مسئلے مین لکھا گیا ہے * دوسرا خطبہ وہ کہ بی بی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت ﷺ کے ساتھ جب ہوا تھا اُس خطبے کو نجاشی پادشاہ حبشہ نے پڑھا تھا * چنانچہ صاحب مواہب لدنیہ نے اُسکو نکاح کے قصے کے ساتھ لکھا ہے خلاصہ اُسکا یہان لکھا جاتا ہے * جانو ای مسلمانو جب عبداللہ بن جحش ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند نے حبشہ کے ملک مین ہجرت کی اور اپنے ہمراہ اپنی زوجہ کو بھی اُسنے بطریق ہجرت کے لے لیا تھا پھر وہان پہنچنے کے بعد نصرانی ہوکے مرگیا * کسی نے یہہ خبر حضرت ﷺ کو پہنچائی اور کہا کہ ام حبیبہ اپنے اسلام پر ثابت اور قایم ہین تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کے ساتھ نکاح کرنے کا پیغام پہنچانے کے واسطے اپنی طرف سے عمرو بن

اُمیہ ضمیر کو نجاشی کے پاس بھیجا * نجاشی نے اُمیہ قعدہ اپنی ایک لونڈی کو جسکا نام ابرہہ تھا ام حبیبہ کے نزدیک بھیج دیا اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سلم نے مجھکو لکھا ہے کہ میں تمکو حضرت کی زوجیت میں دون * اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اِس خوشخبری کے پاتے ہی خوش ہو کے ایک جوڑا کنگن دونوں ہاتھوں کا اور ایک انگشتری اپنی بطریق انعام کے ابرہہ کو دی اور اِس مقدمے میں خالد بن سعید کو اپنی طرف سے وکیل کیا * اُسکے بعد نجاشی نے شام کے وقت جعفر بن ابی طالب اور سب مہاجرین کو جمع کر کے اِسی خطبہ کو پڑھا * اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ جمیع تعریف اللہ تعالی کے واسطے ہے وہ بادشاہ ہے پاک ذات عیب پناہ دینے والا حفاظت کرنے والا سب پر غالب زبردست گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی پوجنے کے لایق مگر اللہ اور مقرر محمد ﷺ اُسکے بندے ہیں اور رسول بھیجا اللہ نے اُنکو ہدایت کرنیکے واسطے اور سچا دین لیکر اسلئے کہ غالب کرے اِس دین کو سب دینوں پر اگرچہ برا مانیں مشرک لوگ اِس خطبے کے پڑھنے کے بعد نجاشی نے کہا اما بعد پس قبول کیا میں نے اُس چیز کو جسے رسول خدا ﷺ نے مجھے کہلا بھیجا

تھا اور چار سو دینار سرخ اُن لوگون کے آگے ڈال دئے اور کہا
کہ اسی قدر مہر مین نے مقرر کیا بعد اسکے وکیل طرف ثانی خالد بن سعید نے کہا
اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَحمَدُہٗ وَاستَعِینُہٗ وَاستَغفِرُہٗ وَاَشہَدُ اَن لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ اَرسَلَہٗ
بِالہُدٰی وَدِینِ الحَقِّ لِیُظہِرَہٗ عَلَی الدِّینِ کُلِّہٖ وَلَو کَرِہَ المُشرِکُونَ
ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہی حمد کرتا ہون مین اسکی اور
مدد چاہتا ہون مین اُس سے اور مغفرت مانگتا ہون مین اُس سے
اور گواہی دیتا ہون مین اسپر کہ نہین کوئی معبود برحق سواے
اللہ کے کہ وہ ایک ہی کوئی اُسکا شریک نہین اور بلاشک
محمد ﷺ اُسکے بندے ہین اور رسول بھیجا اللہ نے اُن کو ہدایت
اور سچا دین لیکر اسواسطے کہ غالب کرے اُسکو سب دینون
پر اگرچہ برا مانین مشرکین * اما بعد پس قبول کی مین نے اُس
دعوت کو کہ جو رسول خدا ﷺ نے میرے پاس بھیجی تھی اور ام
حبیبہ بنت ابی سفیان کو حضرت کی زوجیت مین مین نے دی *
فَبَارَکَ اللّٰہُ لِرَسُولِ اللّٰہِ ﷺ تب نجاشی نے اُن دینارون کو خالد بن
سعید کے حوالے کیا خالد نے اُسے اپنے قبضے مین رکھا * جب آدمی
تب اُٹھنے پر مستعد ہوئے تب نجاشی نے اُن کو کہا بیٹھیے کہ
سنت انبیا علیہم السلام کی یہہ بھی ہی کہ بعد نکاح کے کچھہ کھانا
کھایا جاتا پھر اُسی وقت کھانا منگوا کے اُن سب کو کھلوا دیا * جب

مجلس برخاست ہوئی تب نجاشی نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو شرجیل بن حسنہ کے ہمراہ پیغمبر خدا ﷺ کے پاس بھیج دیا یہہ سب مواہب لدنیہ سے لکھا گیا * تیسرا خطبہ وہ جو مشکوۃ شریف میں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے اور تمام علماء زمانہ میں مشہور اور معمول ہے کہ قبل نکاح کے آگے پڑھتے ہیں بعد اسکے ایجاب و قبول کرواتے ہیں * اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ * یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا * یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا * سب طرح کی تعریف اللہ ہی کے واسطے ہے شکر کرتے ہیں ہم اسکا اور مدد مانگتے ہیں اسکی اور پناہ چاہتے ہیں اللہ کی اپنی ذات کی برائیوں سے اور اپنے عملوں کی بدیوں سے جسکو ہدایت کرے اللہ کوئی اسکو بہکا نہ سکے اور جسکو بہکاوے اسکو کوئی اسکو ہدایت

نکرسکے اور گواہی دیتا ہون مین اسپر کہ نہین ہی کوئی معبود برحق مگر
اللہ اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ مقرر محمد ﷺ بندے ہین اُسکے اور
بھیجے ہوئے * ای ایمان والو ڈرو اللہ سے جو حق ہی ڈرنے کا
اور ایمانکے ساتھہ مریو اگر ہو تم مسلمان * ای لوگو ڈرو اپنے
پروردگار سے جسنے پیدا کیا تمکو ایک شخص سے اور بنایا اُس سے
اُسکے جوڑے کو اور پھیلایا اُن دونون مین سے بہت سے
مردون اور عورتون کو * اور ڈرو اللہ سے وہ ایسا اللہ کہ سوال کرتے
ہو تم اُس سے مقرر اللہ تعالی ہی تمہار انگہبان * ای ایمان وارو
ڈرو اللہ سے اور کہو باتین پکی کہ نیک کرے وہ تمہارے
کامونکو اور بخشدے تمکو تمہارے گناہ * اور جو کوئی تابعداری
کرے اللہ کی اور اُسکے رسول کی سو مقرر پہنچ گیا وہ بڑے مطلب
کو * بعد اُسکے قاضی یا کوئی اور جو پیغام پہنچانیوالا نکاح کا ہووے
نوشہ سے کہے امابعد سُن فلانی فلانے کی بیٹی کو اتنے مہر مین میں
نے تیرے نکاح مین دیا * نوشہ کہے مین نے قبول کیا ایجاب و قبول
ہو چکا * پس یہی باتین عقد کی قاضی یا جو کوئی خطبہ نکاح کا پڑھے وہ
نوشہ کے آگے یا نوشہ کے ولی کے آگے کہے اسیکو ایجاب کہتے ہین *
اور جو اسکے جواب مین نوشہ کی طرف سے یا نوشہ کے ولی کی طرف سے
کہے اُسکو قبول کہتے ہین * اور اسکا اُلٹا اگر پہلے نوشہ کی طرف سے
یا نوشہ کے ولی کی طرف سے زوجیت کے عقد مین کوئی کلام

صادر ہووے اُسکو بھی ایجاب کہتے ہین اور جو اُسکے جواب
مین دولہن کی طرف سے کہے اُسکو قبول کہتے ہین * حاصل کلام
یہہ ہی کہ قول اول کو ایجاب اور قول ثانی کو قبول کہتے ہین
* مسئلہ * اگر کوئی دولہہ و دولہن کی طرف سے کہے کہ جو
رسومات اِس ملک مین مروج ہین موافق شریعت کے ہون یا
نہون ہم اُنکو چھوڑ نہین سکتے کسواسطے کہ شادی کی مجلس بغیر
اُن باتون کے کیسی ہی جیسی موم کی مجلس * ہم لوگ اِس
زمانے کے رسوم کے تابع ہین شادی ہو یا غمی تم لوگونکو اختیار ہی
اپنے گھر مین جو چاہو سو کرو ہم لوگ اپنے گھر مین جو چاہین سو کرین
عیسی بدین خود موسی بدین خود ہم پر تمھاری حکومت نہین چلتی *
اِس صورت مین ایسی باتون کے بولنے والے پر ازروے حکم
شریعت کے کچھ پہنچتا ہی یا نہین اور طرف ثانی کے لوگ جو پابند
حکم خدا و رسول کے ہین اُنکی مجلس کے شریک ہو سکتے ہین یا
نہین * جواب جو شخص ایسا بیہودہ کلام کرتا ہی ازروے حکم
شرع شریف کے اُسکے حق مین بہت بد ہی کسواسطے کہ اُسنے
حکم خدا و رسول کو رواج اور رسومات کے مقابل مین بہت سہل
اور سبک سمجھا * اور رواج و رسومات کو جو اکثر گناہ اور بدعت
اور ضلالت سے بھرا ہوا ہی اُسکو محکم اور مضبوط پکڑا اُنکو یا دنیا
کے کام کو آخرت کے امور پر ترجیح دیا پس اگر اُسنے آخر عمر تک

اسی طرح کے کلام پر زندگی بسر کی تو اسکو خوف ہی زوال ایمان کا * وما ان الله من ذلک کما ذکر فی الذخیرۃ وانہ اذا قال الرجل لغیرہ حکم الشرع فی ھذہ الحادثۃ کذا فقال ذلک لغیر * جیسا کہ کہا گیا ہی ذخیرہ مین اور جب کہا ایک شخص نے دوسرے کو کہ حکم شرع کا اس حال مین یون ہی اس دوسرے نے اسکے جواب مین کہا مین رسم پر کام کرتا ہون شرع پر نہین * کفر عند بعض المشائخ انتہی * کافر ہو گیا وہ بعضے مشائخ کے نزدیک * اسکو اب لازم ہی کہ جلد توبہ کرے اور رسومات خلاف شرع سے باز آوے اور اگر توبہ نکیا بلکہ اسپر ہٹ کیا پس گناہ کبیرہ پر ہٹ کرنا کھینچ لیجاتا ہی کفر کیطرف چنانچہ صاحب فتاوای حماد یہ رسالے سے امام شہاب الملۃ والدین کے نو اور البرہانی سے نقل کرتے ہین * حکی عن ابی نصر الدبوسی عن القاضی ظہیر بن الخوارزمی رحمہ اللہ علیہ من سمع الغناء من المغنی او من غیر المغنی او یری فعلا من الحرام فحسن ذلک باعتقاد او بغیر اعتقاد یصیر مرتدا فی الحال بناء علی انہ ابطل حکم الشریعۃ ومن ابطل حکم الشریعۃ لا یکون مؤمنا عند کل مجتہد ولا یقبل اللہ تعالی طاعتہ واحبط اللہ تعالی کل حسنۃ ثم بانت منہ امراتہ فان تاب لا یجب القتل ولا یضرب عنقہ لقولہ علیہ السلام من بدل دینہ فاقتلوہ فان قالد قتل تبل عرضی

الاسلام كره ذلك ولا شيء عليه انتهى * وايضا فيه فان صحة التصديق ولا قرار بالتوحيد لا يكون مع انكار شيء من الشرائع فقال محمد رحمه الله في السير الكبير من انكر شيئا من الشرائع فقد ابطل قول لا اله الا الله حكي ان موسى عليه السلام لما رجع غضبان اسفا واستمع الصياح وكانوا يرقصون حول العجل ويضربون الدفوف والمزامير فقال هذا صورة الفتنة انتهى * جسنے سنا گانا گانے والے سے یا دوسرے سے اور دیکھا اُسنے ایک فعل حرام کو پھر اچھا کہا اُسکو اعتقاد کی روسے یا بدون اعتقاد کے ہو گیا وہ مرتد اُسی دم اِسلئے کہ باطل کیا اُسنے شریعت کے حکم کو اور جو شخص باطل کرتا ہی شریعت کے حکم کو وہ مومن نہین رہتا سب مجتہدون کے نزدیک اور اللہ تعالی اُسکی عبادت قبول نہین کرتا اور باطل کرتا ہی وہ اُسکی نیکیون کو اور طلاق پڑتا ہی اُسکی عورت پر * پھر اگر توبہ کرے تو قتل نہین کیا جاتا اور جو توبہ نکرے تو قتل کیا جاوے موافق فرمانے رسول علیہ السلام کے * جسنے بدلا اپنے دین کو قتل کرو تم اُسکو * سو اگر قتل کیا کسی نے اُسکو مسلمان ہونے کے پہلے تو یہہ کام مکروہ ہی مگر اسکا بدلا اُس سے نلیا جائیگا * پس جس جگہ خلاف شرع کام جیسے ناچ اور اسباب کھیل کے قسم سے معازف اور مزامیر کے کہ نقارہ اور ڈھول اور تاشہ اور مرفہ و چنگ و رباب

اور آتش بازی اور آرایش وغیرہ ہین موجود ہووین خواہ عقد نکاح کی مجلس مین خواہ دوسری محفلون مین خوشی کی وہان جانا اور شریک ہونا ازروے حکم شرع شریعت کے جایز نہین بلکہ حرام ہی چنانچہ کتب فقہ اور حدیث مین مشرح اور مذکور ہی قال الشیخ عبد القادر الجیلانی فی کتابہ غنیۃ الطالبین ہذا ان کان خالیا من المنکر فان حضرہ منکر کالطبل والمزمار والعود والنای والرباب والمعازف والطنابیر والشبابۃ والشیبن والجغران الذی یلعب بہ الترک لا یجلس ہناک لان جمیع ذلک محرم * انتہی * فرمایا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین جانا مجلس مین اسوقت ہی کہ خالی ہو خلاف شرع کامون سے پھر اگر موجود ہون وہان خلاف شرع چیزین جیسا نقارہ اور باجا اور بربط اور بانسلی اور ڈھولک اور کھیلنے کے اسباب اور طنبورے اور جغران جس سے ترک کھیلتے ہین نہ بیٹھے وہان کیونکہ یہ سب چیزین حرام ہین * اور ہر مسلمان کو واجب ہی کہ امور منہیات اور گناہ سے اور خاطرداری سے اہل بدعت کی اگرچہ وے اقربا سے ہووین مثل ماباپ بھائی بہن بیٹا بیٹی جورو وغیرہ کے پرہیز کرین اور الگ رہین کما قال اللہ تعالی لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءہم او ابناءہم او اخوانہم

أَوْ عَشِيْرَتَهُمْ الآيَةَ ۚ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَمَّا وَقَعَتْ
بَنُوْا إِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ
فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ
بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا
عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ * وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ انتہی * جیسا فرمایا
اللہ تعالی نے نپاؤ گے تم کسی قوم کو جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر
اور قیامت کے دن پر دوستی رکھنے والے اُن سے جو دشمنی رکھتے
ہیں اللہ سے اور اُسکے رسول سے اگرچہ وے باپ ہوں یا
بیٹے یا بھائی یا ناتے دار اُن کے آیت کے آخر تک * اور فرمایا علیہ
السلام نے جب پڑ گئے بنی اسرائیل گناہ کے کاموں میں منع کیا اُن
کے عالموں نے پھر باز نہ رہے اور بیٹھے اُنکے ساتھ اُن کی مجلسوں میں
اور کھایا پیا اُنکے ہمراہ پس سخت کیا اللہ نے بعضوں کے دل بعضوں
پر سو لعنت بھیجی الٰہی اُنپر داؤد اور عیسی بن مریم علیہما السلام کی
زبانی یہہ اُسپر کہ نافرمانی کی اُنھوں نے اور وے ظلم کرتے تھے *
ایسا ہی ہے مشکوۃ میں * اور فرمایا اللہ تعالی نے مت بیٹھ
سمجھ آنے کے پیچھے ظالم لوگوں کے ساتھ * اور جب جگہہ پر ممنوعات
شرعی ہو وہاں دعوت کا حق لازم نہیں ہوتا چنانچہ بیان اُسکا
ولیمہ میں گذرا * ۳۶ مسئلہ * گیت گانا و مینوں کا ڈھول یا دف

کے ساتھ زنانی محفل مین اور اُنکو کچھ نقد یا کپڑا انعام دینا جایز ہی یا نہین * جواب گیت گانا بغیر باجون کے اسمین اختلاف علما کا ہی بعضون نے اسکو مباح مطلق لکھا ہی اور بعضون نے مکروہ مطلق لیکن بحر الرایق مین لکھا ہی کہ اصل مذہب مین حرام مطلق ہی کَمَا نَقَلَهٗ فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ حَیْثُ قَالَ وَمِنْهُمْ مَنْ اَبَاحَ مُطْلَقًا وَمِنْهُمْ مَنْ کَرِهَهٗ مُطْلَقًا وَفِی الْبَحْرِ وَالْمَذْهَبُ حُرْمَتُهٗ مُطْلَقًا فَانْقَطَعَ الْاِخْتِلَافُ بَلْ ظَاهِرُ الْهِدَایَةِ اَنَّهٗ کَبِیْرَةٌ وَلَوْ لِنَفْسِهٖ اِنْتَهٰی عِبَارَةُ الدُّرِّ * وَفِی الْعِمَادِیَّةِ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالْغِنَاءِ اِلَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ شَیْطَانَیْنِ اَحَدُهُمَا عَلٰی هٰذَا الْمَنْکِبِ وَالْاٰخَرُ عَلٰی هٰذَا الْمَنْکِبِ فَلَا یَزَالَانِ یَضْرِبَانِ بِاَرْجُلِهِمَا حَتّٰی یَکُوْنَ هُوَ الَّذِیْ یَسْکُتُ اِنْتَهٰی * جیسا کہ نقل کیا ہی در مختار مین جہان کہا ہی اور بعضے عالم ایسے ہین جنھون نے بغیر باجے کے گانے کو مطلق مباح لکھا ہی اور بعض نے مطلق مکروہ کہا ہی اور بحر الرایق مین لکھا ہی کہ اصل مذہب یہہ ہی کہ وہ مطلق حرام ہی پس اُٹھہ گیا اختلاف * بلکہ ہدایہ کی ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ مقرر وہ گناہ کبیرہ ہی اگرچہ کوئی اپنی ذات کے واسطے بھی ایسا کرے تمام ہوئی عبارت در مختار کی * اور عمادیہ مین حدیث لایا ہی جو آدمی بلند کرتا ہی اپنی آواز گانے مین مقرر کرتا ہی اللہ تعالی اُسپر

وہ شیطان کو ایک آدمی مونڈھے پر ایک آدمی مونڈھے پر مار رکھتے رہتے ہیں وے اسکو اپنے پاؤن سے جب تک وہ چپ ہووے گانے سے * اور نکاح میں دف بجانا بغیر گانے کے نکاح کے مشہور ہونے کو مباح ہے کما قال فی الهدایة فاما طبل الغزاة والدف الذی یباح ضربه فی العرس یضمن بالاتلاف من غیر خلاف انتہی چنانچہ اس میں ہی حق نقارہ خازیون کا اور دف جو کہ بجانا ورسط ہی شادی میں دف اور تو بجایا جاویگا اسکے تو رنے سے اسمین اختلاف نہیں ۞ پس ہدایہ اور دُرّالمختار کی عبارت سے معلوم ہوا کہ گانا اصل مذہب میں حرام ہی اور دف بجانا بغیر گانے کے مباح ہی واسطے مشہور کرنے نکاح کے کما فی تنبیہ الاتمام من السراجی بیاہ کی رات کو نکاح کے مشہور کرنے کیواسطے دف بجانے کا مضائقہ نہیں بشرطیکہ جھانجھ والا دف نہووے اور بجانے میں اسکے کھیل اور تماشے کی نیت نہو کیونکہ کھیل اور گانا مکروہ ہی * اور یہی سبب ہی کہ سننا گیت کا گناہ ہی اور بیٹھنا وہان فسق * لیکن نکاح کے مشہور ہونے کو دف ایسا بجاوے جیسا کہ طبل بجاتے ہیں انتہی وفی الجامع الصغیر قال المعلی قال ابو المهاجر اخبرنا ابان عن ابن عباس عن المغیرة بن شعبة قال قال رسول الله ﷺ ان الله تعالی کره لکم الخمر والمیسر والمزمار والمعازف والکوبة والدف فسالت ابا المهاجر

كَيْفَ كَانُوا يَضْرِبُونَ الدُّفَّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا كَانَ مِلَاكٌ تَأْخُذُ بِالْغِرْبَالِ وَعُودٍ فَتُضْعِفُ وَتَضْرِبُ بِالْعُودِ عَلَى الْغِرْبَالِ تَسْمَعُ النَّاسَ أَنَّهُ مِلَاكٌ

انتہی * اور حمادیہ میں ہی مغیرہ کی روایت سے فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ مقرر حق تعالی نے مکروہ کیا تمہارے حق میں نشے کی چیز اور جوا اور باجا اور کھیل کے اسباب گوٹی اور دف * پوچھا میں نے ابو مہاجر سے کس طرح بجاتے تھے دف پیغمبر خدا ﷺ کے وقت میں * کہا جب منظور رہوتی تھی عورت کو کسی کام کی بنیاد دھرنی کرنی اٹھالیتی تھی چھلنی اور چوب اسکی پھر بجاتی تھی چوب سے چھلنی کو تا کہ سنیں لوگ کہ مقرر یہہ ہی کام کی بنیاد * لیکن دو مینون کا گانا دف کے ساتھہ اگرچہ عورتوں کی محفل میں ہو جائز نہیں کیونکہ یہہ صورت ہی حرام کو مباح کے ساتھہ کرنے کی اور جہاں مباح اور حرام جمع ہوتا ہی تو وہاں حرام کو ترجیح دیتے ہیں * کما قال فی الاشباہ اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غَلَبَ الْحَرَامُ وَبِمَعْنَاهَا مَا اجْتَمَعَ مُحَرِّمٌ وَمُبِيحٌ إِلَّا غَلَبَ الْمُحَرِّمُ انتہی * جیسا کہا ہی اشباہ میں جب جمع ہو حرام اور حلال غالب ہوگا حرام اور اسی طرح پر ہی کہ نہیں جمع ہوتا حرام کرنیوالا اور مباح کرنیوالا مگر غالب ہوتا ہی حرام کرنیوالا * پس زیتہر اور کپڑا دینا انکا گانے کی اجرت ہوئی اور گانے پر اجرت

دینی اور لینی حرام ہی چنانچہ عبارت ہدایہ کی جو کتاب الاجارہ مین
واقع ہی اس پر دلالت کرتی ہی * وَلَا یَجُوْزُ الْاِسْتِیْجَارُ عَلَی
الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ کَذَا سَائِرُ الْمَلَاهِی لِاَنَّهُ اِسْتِیْجَارٌ عَلَی
الْمَعْصِیَةِ وَالْمَعْصِیَةُ لَا تُسْتَحَقُّ بِالْعَقْدِ انتہی * جایز نہین تہیکہ لینا
گانے اور بین کرنے پر اور اسی طرح ہی سب کہیل تماشے کا
کام کیونکہ یہہ تہیکہ لینا گناہ کے کام پر تہہرا اور گناہ کا کام بکا نہین ہوتا
* جب دف کا بجانا بغیر گانے کے واسطے اعلان نکاح کے مباح
تہہرا تب ظاہرا دینا لینا بہی اُسپر مباح ہوگا * حاصل جواب یہہ ہی
کہ قوم ڈومنی یعنے گانے بجانے والے اگر دف کے ساتھہ گاوین تو
اُنکو اجرت لینی جایز نہین پس دینے والے کو بہی نقد وغیرہ دینا
درست نہوگا * ۴۷ مسئلہ * برات کے رخصت ہونے کے وقت
قوم ازل اہل خدمت کے دینے کو موافق اپنے مقدور کے کچہہ نقد
روپئے پیسے دلہن کی طرف کے لوگونکو دیے آتے ہین سو یہہ
درست ہی یا نہین * جواب مال کا خرچ کرنا اس قسم کے مقامون
مین اگر بہ نیت احسان اور سلوک کے ہووے تو جایز ہی اور اگر اپنی نام
آوری اور دکہانے اور سنانے کو لوگونکو دیوے تو جایز نہین * اکثر آدمی
ان کامونکے کرنے مین پابند رسمونکے ہوتے ہین اور اپنے نام کے واسطے
خرچ کرتے ہین سو یہہ برا ہی * قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ
بِهٖ وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِی اللّٰهُ بِهٖ کَذَا فِی الْمِشْکٰوۃِ جو کوئی سنانے

کرے اپنی ذات کو مشہور کرے اللہ تعالی اسکے عیبون کو اور جو کوئی عمل کرے دکھاوے کو دکھاوے اللہ تعالی اسکو یعنے رسوا کرے * ۲۸ مسئلہ * برات کے رخصت ہونے کے وقت مسلمان اور ہندو فقیر جو جمع ہوتے ہین انکو کچھ دینا جایز ہی یا نہین * جواب اگر اسوقت بطریق شکر یا صدقے کی دونون گروہ کے فقرا اور مساکین کو کچھ دیوین تو جایز ہی بلکہ مستحب کس واسطے کہ حدیث شریف مین آیا ہی * من سال باللہ فاعطوہ کذا فی المشکوۃ * جو کوئی سوال کرے اللہ کے واسطے تو دو اسکو * اور اگر واسطے نام آوری کے دیوین تو جایز نہین کسواسطے کہ ان کامون کا مدار ہی نیت پر * قال النبی صلعم انما الاعمال بالنیات متفق علیہ عمل نیت کے موافق ہی اور فقرا و مساکین کو خیرات دینی کسی وقت منع نہین ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا * عن بہیسۃ عن ابیہا قالت قال یا رسول اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الماء قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الملح قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال ان تفعل الخیر خیر لک رواہ ابوداؤد * پوچھا بہیسہ کے باپ نے یا رسول اللہ کون سی چیز ہی وہ کہ درست نہین منع کرنا اسکا فرمایا پانی پھر پوچھا یا نبی اللہ کون سی چیز ہی کہ جایز نہین ممانعت اسکی فرمایا نمک کہا یا نبی اللہ کون

سی چیز ہی کہ اُسکا منع کرنا جایز نہیں فرمایا جو نیکی کرے تو وہ نیک ہی تیرے لئے * اور حدیث قدسی مین بھی وارد ہی قال رسول اللہ صلعم قال اللہ تعالی انفق یا ابن آدم انفق علیک * فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے دے تو ای بنی آدم دیا جایگا تجکو * ۴۹ مسئلہ * کچھ نقد اور غلہ اور کپڑے پیالہ محتاجون کے دینے کے واسطے جنازے کے ساتھ لیجانا درست ہی یا نہین * جواب نقد یا غلہ وغیرہ بعد میت کے ترکے سے اُسکے محتاجونکو ثواب کی نیت سے دینا جایز ہی بشرطیکہ میت کے وارث بڑے ہون اور اگر ورثہ اُس میت کے چھوٹے ہون تو بغیر تقسیم ترکے کے خیرات کرنا جایز نہین * اور یے سب چیزین جنازے کے ساتھ لیجانی رسم جہالت کی ہی شرع شریف سے ثابت نہین ہی * اور جس کام کی نظیر شریعت مین پائی نجاوے وہ کام مکروہ ہی یا حرام * مگر فقیرون کو خیرات کرنا واسطے ثواب میت کے جایز ہی بدون اسکے کہ جنازے کے ساتھ لیجا دین کیواسطے کہ میت کو ثواب پہنچانے کے واسطے جو چیز کہ محتاجون کو دیوین مستحب ہی کہ بے رونے اور بے ریا اور بے تعین وقت اور روز کے دیوین نہین تو بدعت ہوتی ہی اُس صورت مین دینا اُن چیزون کا اُنکو کراہیت سے خالی نہین * وَاللّٰہُ یَھْدِی مَن یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّستَقِیم * اللہ پہنچاتا ہی جسکو چاہتا ہی سیدھی

کی طرف * ۳۰ مسئلہ * عبادت بدنی یا مالی کا ثواب بعد وفات کے میت کو پہنچتا ہے یا نہیں * جواب علماے حنفیہ کے نزدیک عبادت بدنی و مالی کا ثواب میت کو پہنچتا ہے چنانچہ ہدایہ میں مرقوم ہے ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوۃ او صوما او صدقۃ او غیرہا عند اہل السنۃ والجماعۃ انتہی مترجم انسان کے لئے یہہ بات ہے کہ پہنچاوے اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو اور وہ عمل نماز ہو خواہ روزہ خواہ صدقہ نزدیک اہل سنت اور جماعت کے یو نہیں ہے * اور شرح صدور میں سیوطی کی لکھا ہے اخرج الطبرانی فی الاوسط عن انس قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ما من اہل بیت یموت منہم میت فیتصدقون عنہ بعد موتہ الا اہداہا لہ جبرئیل علی طبق من نور ثم یقف علی شفیر القبر فیقول یا صاحب القبر العمیق ہذہ ہدیۃ اہداہا الیک اہلک فاقبلہا فتدخل علیہ فیفرح و یستبشر و یحزن جیرانہ الذین لا یہدی الیہم شیء * وایضا فیہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ تعالی لیرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ فیقول یا رب انی لی ہذہ فیقول باستغفار ولدک انتہی * انس رضی اللہ کہتے ہیں سنا میں نے رسول ﷺ کو فرماتے تھے جس گھر والے کا کوئی شخص مرتا ہے اور خیرات کرتے ہیں لوگ اسکے

مرنے کے بعد لاتے ہین جریان ایک طبق نور کا بھر کر تے ہوتے ہین
اُسکی قبر کے کنارے پر اور رکھتے ہین اے گہری قبر کے رہنے
والے یہہ تحفہ ہی بھیجا اُسکو تیرے لئے تیرے لوگون نے سو
لے تو اِسکو پھر ڈالدیتے ہین وہ اُسپر * خوش ہوتا ہی وہ اور غمگین
ہوتے ہین اُسکے پاس والے جنکو تحفہ نہین پہنچا کچھ * اور یہہ بھی ہی
اُسمین * روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا کہ فرمایا رسول صلعم نے
مقرر اللہ تعالی بلند کرتا ہی درجہ نیک بندے کا بہشت مین پھر عرض
کرتا ہی وہ اے رب میرے کہان سے ملا مجکو یہہ * فرماتا ہی پروردگار
تیرے لڑکے کے بخشانے سے * اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی
قدس اللہ سرہ نے جامع البرکات منتخب شرح مشکوۃ مین کہا ہی
اور ثواب کے حاصل ہونے مین اور نفع پہنچنے مین مالی عبادت
کے مردون کو سب کا اتفاق ہی اور بدنی عبادت مین جیسے نماز اور
قرآن اختلاف ہی مگر صحیح مذہب درست ہونے کا ہی * کذا
قَالَ الشَّیْخ ابْنُ الْهُمَام رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ * جیسا ہمام رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا ہی * ۳۱ مسئلہ * دستور ہی کہ مرنے کے بعد اہل
قرابت میت کے اور ہمسایہ اُسکے اُس میت کے گھر کھانا بھیجتے
ہین سو کی دن تک کھانا بھیجنا اہل مصیبت کو جایز ہی * جواب
مستحب ہی ایک دن رات تک سیر ہونے کے موافق کھانا بھیجنا میت
کے گھر اقربا اور ہمسایہ کے لوگونکو چنانچہ برہان شرح مواہب الرحمن

مین لکہا ہی * یستحب للجیران و اہل البیت و الاقرباء و الاباعد تہیۃ طعام لہم یشبعہم یومہم ولیلتہم انتہی * و عن عبداللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلعم اصنعوا لآل جعفر طعاما فقد اتاہم ما یشغلہم رواہ الترمذی وھکذا فی المشکوۃ مع فرق بعض الالفاظ جیسا کہ برہان شرح مواہب الرحمن مین لکہا ہی اور مستحب ہی ہمسایہ کے لوگون اور گہر والون اور رشتہ دارون اور جو رشتہ نہین رکہتے اُن لوگون کو کہ میت کے لوگون کے لئے کہانا بہیجنا اتنا کہ ایک رات دن پیٹ بھرنے کو کفایت کرے * اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب خبر پہنچی حضرت کو جعفر کے مرنے کی فرمایا آپ نے تیار کرو جعفر کے لوگون کے لئے کہانا مقرر پہنچی اُن پاس وہ بات جسنے باز رکہا اُن کو یعنے گہر کے کامون سے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ایسا ہی مشکوۃ مین کچھ اور لفظون کے ساتھ * اور جامع البرکات مین لکہا ہی * کہ یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ خویش اقربا دوست وہمسایہ کو میت کے گہر کہانا بہیجنا مستحب ہی * اور بعضون نے کہا کہ مصیبت والون کو پہلے دن مصیبت کے کہانا بہیجنا مکروہ نہین ہی کیونکہ وے تجہیز وتکفین کے کامون مین مشغول رہتے ہین اور دوسرے روز بہیجنا مکروہ ہی اگر بین کرنیوالی عورتین جمع ہون کیونکہ اس سے مدد پہنچتی ہی گناہ

پر * اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ وہ کھانا مصیبت والونکے سوا سے اور لوگونکو کھانا درست ہی یا نہین ابو القاسم نے کہا ہی کہ کچھ مضایقہ نہین کھانا اُسکا جو میت کے کام مین مشغول ہی اور ایساہی لکھا ہی مطالب المومنین مین * ۳۴ مسئلہ * میت کی تعزیت مین جانا اور دونون ہاتھ اُٹھاکر سورۂ فاتحہ پڑھنا جایز ہی یا نہین * جواب میت کی تعزیت مین جانا جایز ہی اور اُسکی مغفرت کے واسطے دعا کرنی مستحب ہی اور ایسا ہی صبر کی دعا مانگنی اہل میت کے واسطے مستحب ہی چنانچہ فتاوے عالمگیری مین لکھا ہی وَیُسْتَحَبُّ اَنْ یَقُوْلَ لِصَاحِبِ التَّعْزِیَۃِ غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لِمَیِّتِکَ وَتَجَاوَزَ عَنْہُ وَتَغَمَّدَہٗ بِرَحْمَتِہٖ وَرَزَقَکَ الصَّبْرَ عَلیٰ مُصِیْبَتِہٖ وَآجَرَکَ عَلیٰ مَوْتِہٖ کَذَا فِی الْمُضْمَرَاتِ نَاقِلاً عَنِ الْحُجَّۃِ وَاَحْسَنُ ذٰلِکَ تَعْزِیَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطیٰ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی انتہیٰ * مستحب ہی کہ کہا جاوے میت کے گھروالونکو بخشے اللہ تعالیٰ تمہارے موتا کو اور در گذر کرے اُس سے اور ڈھپاوے اُسکو اپنی رحمت سے اور عنایت کرے تمکو صبر اُسکی مصیبت پر اور ثواب دے تمکو اُسکے مرنے پر ایسا ہی ہی مضمرات مین نقل کی ہی حجہ سے * اور بہت بہتر ہی وہ ماتم پرسی رسول ﷺ کی کہ فرمایا آپ نے مقرر وہ چیز اللہ کی ہی جسکو لے لیا اسنے اور اسی کی تھی جو چیز دی آپنے اور سب چیز

اُسکے پاس ہیں اور اُن کے لئے ایک وقت ٹھہرا ہی اور ہاتھ اٹھانا واسطے دعا کے تعزیت یعنے ماتم پرسی کے وقت ظاہرا جایز ہی کیونکہ حدیث شریف مین دعا کے وقت مطلقا ہاتھ اٹھانا ثابت ہوا ہی پھر اسوقت بھی مضایقہ نہین لیکن خاص ہونا اُسکا دعا کے واسطے تعزیت کے وقت ماثور نہین یعنے روایت مین نہین آیا واسہ اعلم * ۳۴ مسئلہ * تعزیت یعنے پرسے کے واسطے کتنے دن تک میت کے گھر جانا جایز ہی * جواب تعزیت کرنی موت کے وقت سے تین دن تک جایز ہی بعد تین دن کے مکروہ ہی مگر اُس حال مین کہ پرسے کو جانے والا یا جسکے پاس پرسے کو جاوین وہ غایب ہو پس اس صورت مین بعد تین دن کے بھی اگر تعزیت کرین تو جایز ہی اور چاہیے کہ تعزیت کے واسطے ایکبار جاوین پھر نہین کما فی العالمگیریۃ روی الحسن عن زیاد انہ اذا عزی اہل المیت مرۃ فلا ینبغی ان یعزیہ مرۃ اخری ووقتہا من حین یموت الی ثلثۃ ایام ویکرہ بعدھا الا ان یکون المعزی والمعزی الیہ غائبا فلا باس بہا انتہی *

عالمگیری مین ہی حسن نے زیاد سے روایت کی ہی اور جب پرسا کرچکین میت کے لوگونکی ایکبار تو ضرور نہین کہ پھر کرین اور پرسا کرنا تین روز تک درست ہی بعد اسکے مکروہ مگر جبکہ پرسا کرنیوالا یا اہال میت وہان حاضر نہو تب تین روز سے زیادہ

میں بھی پڑھا دیا ہووے سکتا ہے * اور جامع البرکات میں لکھا ہے کہ دفن
کے آگے تعزیت کرے اور بعد اُسکے تین دن تک مستحب ہے
اور تعزیت کے معنے صبر دلانا ہے مصیبت زدہ کو اور عزا کے معنے
صبر اور مکروہ ہے کہ اہل میت اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھیں
اور لوگ جمع ہوویں اور تعزیت کریں * بلکہ جب دفن سے
فارغ ہوویں پھر کر چلے آویں اور اِدھر اُدھر ہو جاویں یعنے اپنے
اپنے کام میں جا لگیں اور صاحب میت بھی اپنے کام میں مشغول
ہو جاوے * اور تعزیت ایک دفعہ سے زیادہ نکیا چاہئے اور بعضے
مشایخ بخارا کے کہتے ہیں کہ تعزیت حاضر کی تین دن تک ہے
اور تعزیت غایب کی ایک روز * اور بعضوں نے کہا ہے کہ مضایقہ
نہیں بیٹھنا تین دن تک گھر کے دروازے پر یا مسجد میں کیونکہ
حضرت رسول اللہ ﷺ بھی جعفر بن ابیطالب اور زید بن حارثہ
اور عبداللہ بن رواحہ کے قتل کی خبر سننے کے بعد مسجد میں بیٹھے
تھے اور آدمی آتے تھے یعنے تعزیت کو اور یہہ جو اِس زمانے کے آدمی
اِس مقدمے میں تکلفات کرتے ہیں یعنے تیسرے دن فرش بچھاتے
ہیں اور خیمہ لگوا کر شربت اور خوشبو وغیرہ بانٹتے ہیں یہہ
سب بدعت شنیع اور نامشروع ہے تاب اللہ علیہم وعفا عنہم
توبہ قبول کرے اللہ اُنکی اور بخشے اُنکو * ۳۴ مسئلہ * دستور ہے
کہ سیوم کے روز آدمی سب جمع ہو کے تعزیت کے واسطے

تعزیت کے گھر جاتے ہیں اور کلمۂ طیب اور سورۂ اخلاص پڑھکے
میت کو بخشتے ہیں اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں یہہ جایز ہی یا نہیں
اور مقرر کرنا سیوم اور دہم اور بستم اور چہلم وغیرہ کا درست ہی
یا نہیں * جواب اصل تعزیت کرنی واسطے میت کے جایز ہی
کما مر آنفا لیکن جمع ہونا سیوم کے روز اور پڑھنا مسدن
علما اور قاریوں کا جمع ہوکر واسطے ختم قرآن یا واسطے ختم ایک
سورہ کے مکروہ ہی * کما فی نصاب الاحتساب
ان ختم القران جهرا بالجماعة ویسمی بالفارسیه سپاره
خوانی مکروه انتهی * جیسا نصاب الاحتساب میں ہی مقرر پڑھنا
قرآن کا آواز سے جمع ہوکر جسکو فارسی میں سپارہ خوانی کہتے ہیں
مکروہ ہی اور ایسا ہی مقرر کرنا روز سیوم اور دہم وغیرہ کا اور
کھانا پکانا اور دعوت کرنی کھانیکی قرآن خوانی کے ساتھ اُن دنوں
میں مکروہ ہی چنانچہ فتاواے بزازیہ میں لکھا ہی یکرہ اتخاذ الطعام
فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر
فی المواسم واتخاذ الدعوة بقراءة القران وجمع الصلحاء
والقراء للختم او لقراءة سورة الانعام او الاخلاص ویکره اتخاذ
الضیافة من اهل المیت لانه شرع فی السرور لا فی الحزن
وهی بدعة مستقبحة کما قال المستملی شارح منیة المصلی
عنه وفی فتح القدیر ویکره اتخاذ الضیافة من اهل المیت

لِاَنَّہٗ شُرِعَ فِي السُّرُوْرِ لَا فِي الشُّرُوْرِ وَهِيَ بِدْعَةٌ مُسْتَقْبَحَۃٌ *
اور مکروہ ہی طعام واسطی پہلے دن اور تیسرے دن اور ہفتے کے
بعد اور لیجانا کھانا قبر کے نزدیک مقرری دنوں میں اور دعوت کرنی
قرآن پڑھنے کی اور جمع ہونا نیک لوگوں کا اور قاریوں کا قرآن کے
ختم کو یا سورۂ انعام یا سورۂ اخلاص کے پڑھنے کو اور مکروہ ہی
ضیافت لینی اہلِ مصیبت سے کیونکہ یہہ درست ہی خوشی کے
ایام میں نہ غمی میں سو یہہ بڑی بدعت ہی * اور ایسا ہی لکھا ہی
مستصفی نے * اور فتح القدیر میں * اور نوادر الفتاوی میں آیا ہی کہ قبول
کرنا اُس کھانے کا جو مردے کے واسطے کریں مکروہ ہی تیسرے
دن کریں یا ہفتے یا مہینے یا برس میں کھانا اُسکا علماء و فضلا کو مکروہ ہی
قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ طَعَامُ الْمَیِّتِ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَ طَعَامُ الْمَرِیْضِ
یُمْرِضُ الْقَلْبَ * فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے کھانا مردے کے
نام کا مارتا ہی دل کو اور کھانا بیمار کے نام کا بیمار کرتا ہی دل کو * اور نوادر
ہشام میں آیا ہی کہ بانا اُس کھانے کی لئے جسے میت کی روح کے واسطے بکاویں
مکروہ ہی انتہی * وَھٰکَذَا فِي قُرَاخَانِی وَغَیْرِہٖ مِنَ
الْفَتَاوٰی الْمُعْتَبَرَۃِ شَرْقًا وَغَرْبًا * اور ایسا ہی لکھا ہی قراخانی وغیرہ
معتبر فتوی کی کتابوں میں پورب اور پچھم کی * لیکن فقیروں اور مساکین
کو بے تعیین روز کے جب چاہیں کھانا پکا کر کھلاویں یہہ جایز ہی *
کما قال البزازی وَاِنِ اتَّخَذَ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ کَانَ حَسَنًا انتھی *

کھانا نزاری نے اور اگر کھانا وے فقیرون کو تو وہ بہتر ہی * اور جامع البرکات مین لکھا ہی خیرات کی نیت سے جو مروت کو ثواب پہنچانے کے واسطے پکاوین اُسکا کھانا سوا ہے فقیرون کے دوسرون کو جایز نہین کیونکہ صدقہ واسطے فقیرون کے ہی اور ہدیہ واسطے اہل فراغت کے انتہی * اور کچھ پڑھنا کھانے وغیرہ پر اور ہاتھہ اُٹھانا اُسپر بطریق رسمی فاتحہ کے کھانے کے قبل یہہ طریقہ علماے سلف سے ماثور نہین بلکہ حرمین شریفین مین کوئی شریف رئیس وہان کا یا اہل فضل وکمال حضرت رسول ﷺ کے وقت سے آج تک کھانے یا شیرینی برتنان کھانے کے اِس طریق سے فاتحہ پڑھتے نا سنا بھی نہین * مگر ہان وے لوگ جو ہندوستان سے کعبہ شریف کی زیارت کے واسطے وہان جا کے رہگئے ہین البتہ بعضے اُن مین سے اہل ہند کی عادت پر اپنے گھرون مین اِس نئی بات کو کرتے ہین لیکن جسوقت وہانکے علما اُنکی ایسی حرکات ناشایستہ سے واقف ہوتے ہین منع کرتے ہین اور جھڑکی دیتے ہین * اور علماے سلف کا یہی طریقہ تھا کہ کھانا کھانے کے بعد مغفرت کی دعا اہل ضیافت کے واسطے کرتے تھے اِسی طرح جامع البرکات اور شرح شرعۃ الاسلام مین آیا ہی * ویدعوای الضیف لصاحب الطعام بالبرکۃ والرحمۃ والمغفرۃ بان یقول اللھم بارک لہ فیما رزقتہ ویسر لہ ان یفعل خیرا منہ و نعمہ

بِمَا اَعْطَیْتَہٗ وَاغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَاجْعَلْنَا وَاِیَّاہٗ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ
* دعا کرتا ہی مہمان کھانا کھانیوالے کے حق مین برکت اور رحمت اور
مغفرت کی یہہ کہکر کہ الہی برکت دے اُسکو اُس مین جو دیا ہی
تونے اُسکو اور آسان کر اُسپر نیکی کرنے کو اور قناعت دے
اُس چیز مین جو عنایت کیا ہی تونے اور بخشدے اُسکو اور
رحم کر اُسپر اور ہمکو اور اُسکو شکر کرنیوالون سے *
اور یہہ بھی اُس کتاب مین ہی * وَیُسَمِّی التَّسْمِیَۃَ فِیْ اَوَّلِہٖ
فَاِنْ نَسِیَ التَّسْمِیَۃَ فِیْ اَوَّلِہٖ فَاِنَّہٗ یَقُوْلُ وَلَوْ فِیْ اٰخِرِہٖ حِیْنَ
یَذْکُرُ التَّسْمِیَۃَ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَلْیَقْرَأْ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ
اِذَا فَرَغَ مِنَ الْاَکْلِ انتہی * اور پڑھی جاوے بسم اللہ اُسکے
پہلے پھر اگر بھول جاوے بسم اللہ کہنی اول مین تو چاہیئے کہ کہے
اُسکو آخر مین جب یاد ہو بسم اللہ اولہ واخرہ اور پڑھے سورہ
اخلاص جب کھا چکے * اور جو کام کہ سلف یعنے اگلے لوگون سے عبادت
کے طور پر منقول نہین ہوا ہی وہ بدعت ہی وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ
انتہی * سب نئی نکالی ہوئی بات گمراہی ہی * مسئلہ ۳۵ *
دستور ہی کہ حافظ اور قاری کو نوکر رکھکے قبر کے پاس بٹھالتے
ہین کہ کلام اللہ کی قرأت کا ثواب اُس میت کو بخشے یہہ جایز ہی یا
نہین * جواب اِس مسئلے مین روایتین مختلف آئی ہین * تعم
کی بعض کتاب سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ حافظو نکو قبر کے نزدیک

بٹھانا مکروہ ہی اور ایسی قرأت کا ثواب نہ میت کو پہنچتا ہی نہ پڑھنے والے کو * کما في خزانة الروايات وفي الشاهان اجرة القرآن مثل ان يستاجر رجلا ليقرأ القرآن على راس القبر بل هذه القراءة لا يستحق به الثواب لا الميت ولا للقاري انتهى * قرآن پڑھنے کی مزدوری اس طرح پر کر ٹھیکا کر دے کسی کو کہ پڑھا کرے وہ قرآن قبر پر کہتے ہیں کہ ایسے پڑھنے کے ثواب کا نہ مردہ مستحق ہے نہ پڑھنے والا * وفي نصاب الاحتساب اتخاذ القاري عند القبر بدعة لا معنى لصلة القاري لقراءته ولم يفعله احد من الخلفاء والصحابة رضي الله عنهم * مقرر کرنا قاری کا قبر کے پاس بدعت ہی اور اس طرح کی قرأت میں کچھ حق نہیں قاری کا اور نہیں کیا اس طور پر کسی خلیفہ یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے * اور در مختار کی روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ حافظ کو قبر کے پاس بٹھالنا مکروہ نہیں ہی کما قال لا يكره جلوس القارئين عند القبر وهو المختار مکروہ نہیں ہی بٹھانا قاریوں کا قبر کے پاس اور یہی اختیار کیا گیا ہی پس اختلاف کی صورت میں فقہ کے اصول کے قاعدوں سے چاہیے کہ عمل کرنے میں احتیاط کریں اور اسکو مجالس واعظیہ کے مصنف نے بیان کیا ہی * وقد افتى بعض الزهاد في قريتنا الي اهل بيت الميت بعد فراغهم من قراءتهم اذا جعل ثواب ما قرأته

لَا ھْلِ الْقُبُورِ وَلَا رَضِیَ الِیھِمْ لِاَنَّ ھٰذا ادْعَاءٌ بِرَحْمٰلِ الثَّوَابِ اِلَیْھِمْ وَالدُّعَاءُ یَصِلُ بِلَا خِلَافٍ فَلَا یَحْتَاجُ اِلٰی اَنْ یُقْرَأَ عَلٰی قُبُوْرِھِمْ اِنْتَھٰی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَحْکَمُ * اور اگر پڑھے اپنے گھر مین اور بخشے اُسکا ثواب اُنکو اِسطرح سے کہ قرآن مجید کے پڑھنے کے بعد اپنی زبان سے یون کہے خداوندا پہنچا تو ثواب میرے پڑھنے کا قبرون کے رہنے والونکو تو پہنچتا ہی ثواب اُنکو اِس لئے کہ یہہ دعا ہوئی ثواب کے پہنچانے کی اُسکے واسطے اور دعا پہنچتی ہی بلا اختلاف پس ضرور نہین کہ پڑھا جاوے اُنکی قبرون کے پاس انتہی * اور اللہ خوب جانتا ہی اور علم اُسکا بہت پکا ہی * ۳۶ مسئلہ * عرس کا دن مقرر کرنا اور برادری کے لوگ اور محتاجون کو کھانا کھلانا بطور بھاجی کے درست ہی یا نہین اور ثواب اُسکا میت کو پہنچتا ہی یا نہین اور یہہ جو مشہور ہی کہ شب جمعہ وغیرہ کو میت کی روح اپنے اپنے گھرون مین آتی ہی اور نرم آواز سے کہتی ہی کہ ای میرے وارثو کچھ صدقہ دو سو یہہ روایت حدیثون کی معتبر کتابون مین آئی ہی یا نہین * جواب عرس کا دن مقرر کرنا جایز نہین چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری مین لکھا ہی * لَا یَجُوْزُ مَا یَفْعَلُہُ الْجُھَّالُ بِقُبُوْرِ الْاَوْلِیَاءِ وَالشُّھَدَاءِ مِنَ السُّجُوْدِ وَالطَّوَافِ حَوْلَھَا وَاتِّخَاذِ السُّرُجِ وَالْمَسَاجِدِ عَلَیْھَا وَمِنَ الْاِجْتِمَاعِ بَعْدَ الْحَوْلِ

كَلاّ هَيأ وَ يسمُونَه هَرسًا انتهى * درست نهين هي جو كرتے هين
جاهل اوليا اور شهدا كي قبرون كے ساتهه سجده كرنا اُنكو يا گرد
پهرنا اُن كے يا روشن كرنے چراغ وهان يا بنانی سجدا اُس مقام
مين اور رجوع هونا وهان آدميون كا برسوين دن عيد كي وضع پر اور وه
نام ركهنا اُسكا عرس * اور ثواب كي نيت سے كهانا پكانا بے تعيين
روز كے جايز هي كسي نے اُسكو منع نهين كيا هي ليكن جو كهانا كه ميت
كے ثواب كے واسطے تيار كركے اُس كے حصے لگا كر گهرون مين بهيجتے
هين اور اُسكو بهاجي كهتے هين اُسكي كچهه حقيقت نهين اور ايسے
كهانے مين ثواب ملنے كي توقع نهين * چنانچه شيخ عبد الحق
دهلوي نے جامع البركات مين لكها هي كه اس ملك مين برسوين
دن يا چوتهے مهينے يا بعد چاليس دن كے كهانا پكوا كر جو خويش
و اقربا كو بانتتے هين اور اُسكو بهاجي كهتے هين اس كهانے كا كچهه
اعتبار نهين بهتر يه هي كه نه كهاوين انتهى * اور اسي طرح
شيخ الاسلام نے اس عبارت كو شيخ كي دليل پكڑ كر كشف
الغطا مين لكها هي * اور وه جو بعضي روايتون مين آيا هي كه روح ميت
كي بعضي راتون كو جيسے شب جمعه اور شب برات اور شب
عرفه وغيره مين اپنے گهرون مين آتي هي يے روايتين صحاح ستة
كي كتابون مين نهين هين اور جب تك كه روايتين صحيح مرفوعه
متصل الاسناد نهووين اُن پر اعتماد نهين اگرچه بعضون نے اپني كتابون

مین نقصان کیا ہی بلکہ بعضے علماء محدثین نے مثل ملا علی قاری و شیخ الاسلام وغیرہ کے اِن روایتون کو ضعیف کہا ہی * اور شیخ عبد الحق علیہ الرحمۃ نے اِس روایت کو جامع الصغیر کا سے مین غریب سمجھکر یون لکھا ہی کہ بعضی روایت غریبہ مین آیا ہی کہ روح میت کی شب جمعہ کو اپنے گھر مین آتی ہی اور نظر کرتی ہی کہ کچھ اُسکے واسطے صدقہ دیتے ہین یا نہین واللہ اعلم انتہی

* ۳۷ مسئلہ * قبر اور چبوترہ اور گنبذ اور چار دیواری قبر کی اینٹ اور چونے سے پختہ بنانی جایز ہی یا نہین اور اگر قبر کے گرد کو پانی سے حفاظت مین رہنے کے واسطے چونہ سے پختہ کرین اور قبر کے تعویذ کو کچی رکھین درست ہی یا نہین * جواب پختہ کرنا قبر کو اور گنبذ اور چار دیواری اور چبوترہ تعمیر کرنا قبر کے نزدیک جایز نہین چنانچہ حدیث شریف مین مسلم کی روایت سے آیا ہی نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ * فرمایا حضرت نے کہ قبر پکی نہ بنائی جاوے اور اُسکی اوپر کچھ عمارت نہو اور نہ بیٹھے کوئی اُسپر * اور مواہب الرحمن مین لکھا ہی وَيَحْرُمُ الْبِنَاءُ عَلَى الْقَبْرِ لِلزِّيْنَةِ وَيُكْرَهُ الْاِحْكَامُ بَعْدَ الدَّفْنِ انتہی وَهٰكَذَا فِي الْعَالَمْكِيْرِيَّةِ * حرام ہی مکان بنانا قبر کے اوپر زینت کے لئے اور مکروہ ہی مضبوطی کرنی بعد دفن سے اور اسیطرح سے عالمگیری مین ہی * اور تحفۃ المعاد کے ...

نے لکھا ہی کہ بناکرنا پختہ گرد قبر کے پانی کی حفاظت کے واسطے مکروہ ہی کے واسطے کہ قبر اور جو چیز اُس سے علاقہ رکھتی ہی سو کار رہنے کی جگہ نہیں ہی پس جس طرح قبر کچی رکھنی بہتر ہی ویسا ہی اُسکے گرد کو بھی کچا رکھنا چاہیئے بس * لیکن ٹوٹی قبر کو مرمت کردینی مٹی سے کچھ مضایقہ نہیں چنانچہ فقہ کی کتاب میں مذکور ہی فِی الْعَالَمْگِیرِیَّۃِ اِذَا خَرِبَتِ الْقُبُوْرُ فَلَا بَاْسَ بِتَطْیِیْنِہَا کَذَا فِی التَّاتَارْخَانِیَّۃِ انتھی * عالمگیری میں ہی اور جب ٹوٹ جاوے قبر تو مٹی سے درست کرنے میں مضایقہ نہیں اور ایسا ہی آیا ہی تاتارخانیہ میں * اور شیخ عبد الحق نے بھی جامع البرکات میں لکھا ہی کہ اِس حدیث کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اُنکو فرمایا کہ جہان کہیں مورت اور صورت بنی ہوئی دیکھو مٹادو توڑ ڈالو اور جس جگہہ قبر بلند دیکھو پست اور ہموار کردو ایسا کہ زمین سے قریب ہو جاوے * اور حدیث میں جابر کی آیا ہی کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے گور پختہ کرنے کو منع فرمایا ہی اور کہتے ہیں کہ اگر کہگل کرین کہ خراب نہو جاوے تو درست ہی انتہی * ۳۸ مسئلہ * جنازے کی نماز چارپائی پر پڑھنی اور کلمہ طیب چلا کے یا آہستہ پڑھتے جانا جنازے کے ہمراہ اور فرش بچھانا قبر میں میت کی پیٹھ کے نیچے اور تعین کرنی میت کو بعد مرنے کے اور نماز ہدول پڑھنی میت کے واسطے

اور چالیس قدم بہت کے پھر قبر پر آنا جایز ہی یا نہین * جواب جنازے کی نماز چارپائی پر پرھنی جایز ہی کیونکہ نعش مبارک کو حضرت رسول خدا ﷺ کی تخت پر رکھکے جنازے کی نماز اُسپر پرھی تھی * اور اہل عرب تخت اور چارپائی وغیرہ کو سریر کہتے ہین چنانچہ قاموس مین لکھا ہی کہ اَلشَّرِیطُ خُوصٌ مَفْتُولٌ یُشْرَطُ بِهِ السَّرِیرُ وَنَحْوُهُ وَالْخُوصُ بِالضَّمِّ وَرَقُ النَّخْلِ انتہی * یعنے شریط خرمے کے درخت کا پتا ہی کہ اُسکو بانت کے باریک رسی کی طرح تیار کرتے ہین اور اُس سے سریر کو بنتے ہین بس اُسی سریر کو اہل فارس کے عرف مین چارپائی اور اہل ہند کے عرف مین کھات کہتے ہین * چنانچہ شیخ عبد الحق نے مشکوٰۃ شریف کے ترجمے مین لکھا ہی کہ سریر کو ہندی مین کھات کہتے ہین پس لفظ سریر عرب کی لغت مین عام ہی کہ اطلاق اُسکا تخت اور چارپائی اور اِسیطرحکی اور چیزون پر آیا ہی * فَمَنْ یَمْنَعُ صَلٰوۃَ الْجَنَازَۃِ عَلٰی هٰذَا السَّرِیرِ فَذٰلِكَ مِنْ جَهْلِهٖ بِمُحَاوَرَاتِ الْعَرَبِ * سو جو کوئی منع کرے نماز پرھنے کو اِس کھات پر وہ واقف نہین عرب کے محاورون سے * اور کلمہ طیب جنا کے جنازے کے ساتھ پرھنا مکروہ ہی اگر آہستہ پرھین یون کہ آواز اُسکی کوئی نہ سنے تو مضایقہ نہین ہی * کَمَا فِي الْعَالَمْگِیرِیَّةِ وَعَلٰی مُتَّبِعِي الْجَنَازَۃِ اَلصَّمْتُ یُکْرَهُ لَهُمْ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْآنِ

كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ يَذْكُرُهُ فِي نَفْسِهِ كَذَا فِي فَتَاوِي قَاضِيخَانْ انتهى * جیسا عالمگیری مین ہی جنازہ کے ساتھیون کا دستور ہی چپ رہنا اور چلا کر کچھ پڑھنا مکروہ ہی اور یہی حال ہی قرآن پڑھنے کا ایسا ہی ہی طحاوی کی شرح مین * پھر اگر کوئی اسکے ذکر کا ارادہ کرے تو چپکے چپکے ذکر کرے دل مین ایسا ہی لکھا ہی فتاوے مین قاضی خان کے انتہی * اور فرش بچھانا میت کے نیچے قبر مین مکروہ ہی چارون مذہب مین * اور چادر بچھانی رسول خدا صلعم کی نعش کے نیچے قبر شریف مین مخصوص تھا اُنہین کی ذات مقدس کے واسطے * كَذَا فِي الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَّةِ وَفِي شَرْحِ مُلَّا عَلِيِّ الْقَارِيِّ الْمِشْكٰوةِ مُخْتَصَرًا وَالصَّوَابُ كَرَاهَةُ ذٰلِكَ كَمَا قَالَهُ الْعِرَاقِيُّ وَالْقَطِيفَةُ أَلْقَاهَا شُقْرَانُ بِلَا أَمْرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ خَصَائِصِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسیطرح ہی مواہب لدنیہ مین اور ملا علی قاری کی شرح مشکوۃ مین مختصر * اور بہتر یہی ہی اسمین کراہیت ہی سب علما کے نزدیک اور وہ قطیفہ جسکو بچھایا تھا شقران نے بدون مرضی صحابہ کے کہا بعضے نے کہ یہہ مخصوص تھا حضرت کی ذات مبارک کے لئے * اور جامع البرکات مین ایک حدیث دفن کے باب مین آئی ہی کہ اُسکی شرح کے بیان مین سب علما کا مذہب اور حضرت کی قبر مین چادر کے بچھانے کا سبب لکھا گیا ہی * عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جُعِلَ فِي قَبْرِ

رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ قَطِیفَۃٌ حَمرَاءُ * . بچھایا گیا حضرت ﷺ کی نعش کے نیچے قبر میں سرخ قطیفہ * اور قطیفہ ایسی چادر ہی جسمین ریشہ اور پھرزے لگے ہین اور اُسکو خمپلہ بھی کہتے ہین * اور خمل بھی اسی معنی پر ہی * اور سبب اُسکے بچھانے کا قبر شریف مین یون کہتے ہین کہ شقران نے جو حضرت کے غلامون مین سے تھے بے صلاح صحابہ رضی اللہ عنہم کی بچھا دیا تھا یہہ خیال کر کے کہا اور کوئی بعد حضرت ﷺ کے اُسکو نہ بچھاوے اور تصرف مین نہ لاوے * اور مردے کے نیچے کپڑا بچھانے کو علما مکروہ کہتے ہین اسواسطے کہ اسمین اسراف یعنے ضائع کرنا مال کا ہوتا ہی * اور بعضے کہتے ہین کہ چدر بچھانی نبوت کے خاصے سے ہی کیونکہ حضرت ﷺ قبر مین جیتے ہین * صحابہ بعد دفن کے چاہتے تھے کہ اُس چدر کو نکالین پھر کھودنا قبر شریف کا مناسب نہ جان کر باز رہے واللہ اعلم بالصواب * اور تلقین کرنی نزع کے وقت موت کے پہلے باجماع ثابت ہوئی ہی یا کہ مستحب ہی لیکن تلقین کرنی مردے کو وقت دفن کے اِس بات مین علما نے بہت کچھ کہا ہی ظاہر روایت مین یہی ہی کہ تلقین نکرین اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ نزدیک نزع اور نزدیک دفن کے دونون وقت کرین چنانچہ فتاوائے عالمگیری مین لکھا ہی * وَلَقِّنِ الشَّھَادَتَینِ وَصُورَۃُ التَّلقِینِ اَن یُقَالَ عِندَہٗ فِی حَالَۃِ النَّزعِ قَبلَ غَرغَرَۃٍ جَھرًا وَھُوَ یَسمَعُ اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ

ولا یقال له قل ولا یلح علیه فی قولها مخافة ان یضجر فان اقالها مرة لا یعیدها علیه الملقن الا ان یتکلم بکلام غیرها کذا فی الجوهر النیرة وهذا التلقین مستحب بالاجماع واما بعد الموت فلا یلقن عندنا فی ظاهر الروایة کذا فی العینی شرح الهدایة ومعراج الدرایة ونحن نعمل بهما عند الموت وعند الدفن کذا فی المضمرات انتهی * اور تلقین کیا جاوے کلمہ شہادتین کا اور صورت تلقین کی یہہ ہی کہ کہا جاوے مردے کے پاس نزع کی حالت مین غرغرے کے قبل پکار کر اسطرح کہ وہ سنے اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله اور نہ کہین کہ تو پڑھ اور تنگ نکرین اسکو اسکے کہنے کے واسطے اس اندیشے سے کہ کہین گہبرا نجاوے * پہر جب ایک مرتبہ کہہ چکا تو پہر نہ دہراوے اسکو تلقین کرنیوالا مگر اس وقت کہ اسکے سواے اور کچھہ کلام اسکی زبان سے نکلے جیسا کہ لکہا ہی جوہرالنیرہ مین اور یہہ تلقین مستحب ہی اجماعا اور بعد موت کے سو تلقین نکی جاوے ہمارے مذہب مین ظاہر روایت کی رو سے جیسا کہ عینی ہدایہ کی شرح مین اور معراج الدرایہ مین لکہا ہی * اور ہم عمل کرتے ہین ان دونون پر یعنے موت کے وقت اور دفن کے بعد یعنے دونون وقت تلقین کرتے ہین جیسا مضمرات مین آیا ہی * اور مستملی منیۃ المصلی کی شرح مین لکہا ہی * ویلقن الشهادة بان یذکر عنده

لِيَتَذَكَّرُوْنَ اَنْ يُّوْصُوْبِهَا وَاَمَّا التَّلْقِيْنُ بَعْدَ الدَّفْنِ فَلَا يُؤْمَرُبِهٖ وَلَا يُنْهٰى عَنْهُ انتهى * اور تلقین کرین کلمۂ شہادت اِس طرح پر کہ ذکر کرین اُسکے پاس تاکہ وہ یاد کرے اُسے اور یون نکہا جاوے کہ کہہ تو اُسکو * اور تلقین بعد دفن کے مواُس مین نہ اجازت ہی نہ ممانعت * اور ہول کی نماز پڑھنی حدیث کی کتابون مین اور فقہ کی کو معتبر اور مضبوط ہین نظر نہ آئی لیکن بعضے وظایف اور رسائل صوفیہ مین لکہی ہی اور اعتماد کے لئے حدیث اور فقہ کی روایتین بس ہین * اور قول و فعل پر مشایخ صوفیہ کے فتوی جاری نہین ہوتا ہی * چنانچہ شیخ الاسلام نے بہی کشف الغطا مین لکہا ہی * مشایخون کی عادت ہی کہ اِس نماز کو متصل دفن کے پہلی رات گذرنے کے پہلے عذاب سے میت کی نجات ہونے کو پڑہتے ہین اور اِسکو صلوۃ الہول کہتے ہین انتہی * اور چالیس قدم ہٹ کے پھرجانا بعد دفن کے قبر کے نزدیک یہہ مسئلہ بھی کتب فقہ اور حدیث مین نہین پایا جس پر حکم کرینکے نکرنیکا جاری ہووے * ظاہرا یہہ بدعت کی قسم سے معلوم ہوتا ہی اور شارع علیہ السلام کی طرفسے تاکید شدید ہی کہ شرک و بدعت کے کامون سے پرہیز کرین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ * جو شخص نکالے نئی بات ہمارے اِس طریق مین کہ وہ اِس طریق مین نہین ہی تو وہ مردود ہی * ۳۹ مسئلہ * قبر کی

زیارت عورتون کو بھی جائز ہی جیسا کہ مردون کو جائز ہی یا نہین *
جواب قبر کی زیارت مردونکو جائز ہی بشرطیکہ موافق سنت کے
ہو نہ عورتونکو * اور قبر کی زیارت کرنیکی سنت یون ہی کہ
جب مقبرے مین جاوین اسطرح کہین * اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ
الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی
بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ
الْعَافِیَۃَ * سلام ہی تم پر ای لوگو اس جگہہ کے رہنے والو
مسلمان مرد خواہ مسلمان عورتون سے اور مقرر ہم اگر اللہ تعالی
چاہے تو تم سے ملینگے تم ہمارے حق مین آگے جانیوالون سے ہو
اور ہم تمہارے حق مین پیچھے آنیوالون سے چاہتے ہین ہم اللہ سے
اپنے لئے اور تمہارے لئے بہتری * یا دوسری دعا جو حدیثون کی کتاب
مین ہی پڑھین اور اُن کے لئے مغفرت طلب کرین چنانچہ
جامع البرکات مین لکھا ہی کہ کتاب عقائد مین آیا ہی کہ * فِیْ دُعَاءِ
الْاَحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَالصَّدَقَۃِ عَنْھُمْ نَفْعٌ لَھُمْ انتھی زندون کی
دعا کرنیمین مردون کے واسطے اور خیرات کرنے مین اُن کے
مردون کے لئے نفع ہی * اور قبر پاس جاکے عبرت پکڑین اور اپنی
موت کو یاد کرین اور جو بات سنت کے برخلاف ہو اُسے عمل
مین نہ لاوین یعنے قبر کو بوسہ نہ دیوین اور منہہ پر خاک نہ ملین اور
اہل قبر سے حاجت طلب نکرین اور سجدہ نکرین اور ہاتھہ آسپر

مگر گہیں چنانچہ ملا علی قاری نے عین العلم کی شرح مین لکہا ہی * وَلَا یُمَسُّ اَیِ الْقَبْرُ وَلَا التَّابُوتُ وَلَا الْجِدَارُ فَوْرَدْنَ اِنْتَهٰی عن مثل ذٰلِکَ بِقَبْرِہٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَکَیْفَ بِقُبُوْرِ سَائِرِ الْاَنَامِ وَلَا یُقَبَّلُ فَاِنَّهٗ زِیَادَةٌ عَلَی الْمَسِّ فَهُوَ اَوْلٰی بِالنَّهْیِ انتہی نہ چہوئی جاوے قبر اور نہ تابوت اور نہ دیوار سو منع ہوئی ہیں ایسی چیزین حضرت رسول اللہ ﷺ کی قبر کے ساتہہ پہر کیونکر درست ہونگی دوسرونکی قبرون سے * اور نہ چومی جاوے کیونکہ یہہ چومنا چہونے سے زیادہ ہی تو اسکی ممانعت ضرور ہیا انتہی * اور تفصیل ان باتون کی چالیسوین مسئلے مین آویگی انشاء اللہ تعالی * اور عورتونکو قبرون کی زیارت کرنی صحیح قول کے موافق مکروہ تحریمی ہی چنانچہ ستمی مین آیا ہی * وَتُسْتَحَبُّ زِیَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلرِّجَالِ وَتُکْرَہُ لِلنِّسَاءِ انتہی * مستحب ہی قبرونکی زیارت مردون کے حق مین اور مکروہ ہی عورتونکے حق مین انتہی * اور کتاب مجالس واعظیہ مین لکہا ہی * وَاَمَّا النِّسَاءُ فَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَخْرُجْنَ اِلَی الْمَقَابِرِ لِمَا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ انتہی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ کَذَا فِی الْمِشْکٰوةِ * اور عورتین کو حلال نہیں اُن کے لئے کہ جاوین مقبرون کی طرف کیونکہ روایت آئی ہی ابو ہریرہ رضی

مسئلہ مقرر یہہ ہی کہ لعنت کی حضرت رسالت پناہ علیہ السلام و الصلوۃ سے قبر کی زیارت کرنیوالیون پر * اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم نے لعنت کی قبر کی زیارت کرنیوالیون پر اور اُن پر جو وہان مسجد بناوین اور چراغ جلاوین جیسا کہ مشکوۃ مین ہی * اور نصاب الاحتساب مین آیا ہی * سُئِلَ الْقَاضِیْ عَنْ جَوَازِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَی الْمَقَابِرِ وَالْفَسَادِ فِیْ مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ لَا تَسْاَلْ عَنِ الْجَوَازِ وَالْفَسَادِ فِیْ مِثْلِ هٰذَا اِنَّمَا تَسْاَلُ عَنْ مِقْدَارِ مَا یَلْحَقُهَا مِنَ اللَّعْنِ وَاعْلَمْ اَنَّهَا کُلَّمَا نَوَتِ الْخُرُوْجَ کَانَتْ فِیْ لَعْنَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَلَائِکَتِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَاِذَا خَرَجَتْ تَلْحَقُهَا الشَّیَاطِیْنُ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ وَاِذَا اَتَتِ الْقَبْرَ یَلْعَنُهَا رُوْحُ الْمَیِّتِ وَاِذَا رَجَعَتْ کَانَتْ فِیْ لَعْنَةِ اللّٰهِ کَذٰلِکَ حَتّٰی تَعُوْدَ وَفِی الْحَدِیْثِ اَیُّمَا امْرَاَةٍ خَرَجَتْ اِلَی الْمَقْبَرَةِ تَلْعَنُهَا مَلَائِکَةُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَلَائِکَةُ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ فَتَمْشِیْ فِیْ لَعْنَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَیُّمَا امْرَاَةٍ دَعَتْ لِلْمَیِّتِ بِخَیْرٍ فِیْ بَیْتِهَا یُعْطِیْهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثَوَابَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ * وَرُوِیَ عَنْ سَلْمَانَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ذَاتَ یَوْمٍ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَوَقَفَ عَلٰی بَابِ دَارِهٖ فَاَتَتْ اِبْنَتُهٗ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مِنْ اَیْنَ جِئْتِ فَقَالَتْ خَرَجْتُ اِلٰی مَنْزِلِ فُلَانَةَ النَّبِیِّ مَا اَتَیْتُ فَقَالَ هَلْ

ذَهَبْتِ قَبْرَهَا فَقَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَفْعَلَ شَيْئًا بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْكَ فَقَالَ لَوْ ذَهَبْتِ قَبْرَهَا لَمْ تَرِيْحِي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ انتهی

پوچھے گئے قاضی صاحب عورتون کے جانے سے قبرون پر اور جو برائی ہے ایسے کام مین * کہا نپوچھہ جائز ہونے اور برائی کو ایسے کام کی بلکہ پوچھہ کہ کس قدر لعنت پہنچتی ہے اُسکے عمل کرنے والی پر سمجھہ لے کہ جب سے وہ نیت کرتی ہے جانے کی لعنت برستی ہے اُسپر اللہ تعالی کی طرف سے اور فرشتون علیہم السلام کی طرف سے * اور جب باہر نکلتی ہے آتے ہین اُسکے پاس شیطان ہر طرف سے اور جب پہنچی قبر پاس لعنت کرتی ہے اُسپر مردے کی روح * اور جب پھرتی ہے وہان سے اللہ تعالی کی لعنت مین ڈوبی رہتی ہے اسیطرح گھر مین آنے تک * اور حدیث مین آیا ہے کوئی عورت ہو جو نکلتی ہے مقبرے کی طرف لعنت کرتے ہین اُسپر ساتون آسمانکے فرشتے اور ساتون زمین کے سوچلی جاتی ہے اللہ تعالی کی لعنت مین * اور کوئی عورت ہو جو دعا کرتی ہے مردے کی بہتری کے واسطے اپنے گھر مین دیتا ہے اللہ تعالی اُسکو حج اور عمرہ کا ثواب * اور روایت ہے سلمان اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک دن جناب پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نکلے مسجد سے اور ٹھہرے اُسکے دروازے پر سو آئین آپ کی بیٹی بی بی فاطمہ رض پوچھا حضرت نے کہان سے آتی ہو تم * عرض کیا مین گئی تھی فلانی کے گھر جو مر گئی * پوچھا

آپ نے کیا تم گئی تھین اُسکی قبر پر کہا اللہ پناہ مین رکھے بگاڑ اُس
بات سے کہ مین عمل کرون اُس پر جو سن لون آپ سے اُسکی
ممانعت * فرمایا کہ اگر تم جاتین اُسکی قبر پر ہرگز نہ دیکھتین خوشبو
جنت کی * اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے رسالہ مالابد مین لکھا ہی کہ
زیارت قبرونکی مردونکو جائز ہی نہ عورتونکو * ۳۰ مسئلہ *
مقصد مانگنا مردون سے دعا کے طور پر اور گرد پھرنا اور بوسہ دینا
اور سجدہ کرنا اور اُسکے آس پاس روشنی کرنی اور جنازہ یا قبر پر
پھول کی چادر چھانی اور خیمہ اور شامیانہ کھڑا کرنا اُس قبر پر اور
نذر ماننی خدا کے سوا اور کسی کی اور شیرینی وغیرہ وہان لیجانی
جائز ہی یا نہین * جواب * مدد اور مقصد مانگنا اہل قبور سے کسی
طرح پر ہو جائز نہین چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح مشکوۃ
مین جو عربی زبان سے ہی لکھا ہی وَاَمَّا الْاِسْتِمْدَادُ بِاَهْلِ الْقُبُوْرِ
فِيْ غَيْرِ النَّبِيِّ وَالْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدْ اَنْكَرَهٗ
كَثِيْرٌ مِّنَ الْفُقَهَاءِ وَقَالُوْا لَيْسَ الزِّيَارَةُ اِلَّا الدُّعَاءُ لِلْمَوْتٰى وَالْاِسْتِغْفَارُ
لَهُمْ وَاِيْصَالُ النَّفْعِ اِلَيْهِمْ بِالدُّعَاءِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ انتھی * اور مدد
چاہنی کسی اہل قبر سے رسول اللہ ﷺ اور انبیا علیہم السلام
کے سوا سوا انکار کیا ہی اُسکا بہت سے فقیہون نے اور
کہا ہی کہ زیارت کرنے سے قبر کے مطلب نہین ہی کہ مردے کے
واسطے دعا مانگین اور نفع پہنچا دین اُسکو دعا سے اور قرآن

پڑھے ہے * شیخ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ نبیون علیہم السلام کی قبرین اس مدد کی ممانعت سے الگ نہین اس لحاظ سے کہ حالت برزخ مین اُنکا زندہ رہنا ہمیشہ کی زندگی سے ثابت ہی کہ اورون کے واسطے سواے اُن کے جو شہید ہوئے اللہ کی راہ مین ثابت نہین باوجود اسکے کہ حیات وہان کی دنیا کی حیات کے برابر نہین ہی بلکہ وہان کی حیات کے احکام اور ہین اور یہان کی زندگی کے احکام اور اسواسطے یہہ فرق یہان درست نہین ہوتا اور حق یہہ ہی کہ فقہا کا انکار عام ہی اس مین کہ انبیا کی قبرون سے مدد چاہین یا دوسرون کی کوئی جایز نہین چنانچہ فقہا کی دوسری کتابونکی عبارت سے جو یہان جواب مین لکھا ہی معلوم ہوگا اُنمین سے وہ ہی جو مجمع البحار کے مصنف نے بیان کیا ہی * مَنْ قَصَدَ لِزِیَارَةِ قُبُورِ الْاَنْبِیَاءِ وَالصُّلَحَاءِ اَنْ یُّصَلِّیَ عِنْدَ قُبُورِهِمْ وَیَدْعُوَ عِنْدَهَا وَیَسْأَلَهُمُ الْحَوَائِجَ وَهٰذَا لَا یَجُوزُ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنَّ الْعِبَادَةَ وَطَلَبَ الْحَوَائِجِ وَالْاِسْتِعَانَةَ حَقُّ اللّٰهِ وَحْدَهٗ انتہی * جو کوئی ارادہ کرے انبیا اور صلحا کی قبرون کی زیارت کا اس لئے کہ نماز پڑھے اور دعا مانگے وہان اور سوال کرے اُن سے اپنے مقصد کا تو یہہ درست نہین کسی مسلمان عالم کے نزدیک کیونکہ عبادت اور مطلب کا سوال کرنا اور مدد چاہنی یہہ حق اللہ تعالی کا ہی بلا شرکت غیر * وَقَالَ الْبَغَوِیُّ فِی الْمَعَالِمِ

يُقَالُ الْاِسْتِعَانَةُ نَوْعُ تَعَبُّدٍ وَالْعِبَادَةُ الطَّاعَةُ مَعَ التَّذَلُّلِ وَالْخُضُوعِ وَسُمِّيَ الْعَبْدُ عَبْدًا لِذِلَّتِهِ وَانْقِيَادِهِ يُقَالُ طَرِيقٌ مُعَبَّدٌ اَيْ مُذَلَّلٌ انتهى * اور کہا ہی بغوی نے معالم میں کہ مراد مانگنی یہہ ایک نوع کی عبادت ہی اور عبادت وہ کہ بندگی کرے عاجزی اور گڑگڑانے کے ساتھہ اور عبد کو جو عبد کہتے ہین سو اسی واسطے کہ اُس مین ذلت اور تابعداری پائی جاتی ہی * وَفِي الْحَدِيثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلٰى اَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ * ابن عباس رض نے حدیث روایت کی کہا ابن عباس نے ایک دن مین حضرت رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھا تھا فرمایا آپ نے ای لڑکے نگاہ رکھہ تو حق اللہ کا نگاہ رکھیگا اللہ تجکو اور یاد کر اللہ کو پائیگا تو اپنے روبرو * اور جب مانگے مانگ اللہ سے اور جب مدد چاہے مدد چاہ اللہ سے * اور سمجھہ اِس بات کو کہ اگر تمام لوگ جمع ہو جاوین اِسپر کہ وے تجکو نفع پہنچاوین کسی چیز سے توہرگز نفع نہ پہنچا سکینگے

تجکو مگر اُسی چیز سے کہ جو لکھ دیا اللہ نے تیری قسمت میں * اور
اگر جمع ہو جاویں وے اِسپر کہ ضرر پہنچاویں تجکو کسی چیز سے ہرگز
ضرر نہ پہنچا سکینگے تجکو مگر اُتنا ہی کہ لکھ دیا ہی اللہ نے تیرے واسطے
اُٹھ گئے قلم اور خشک ہو گئین کتابین * روایت کی احمد اور
ترمذی نے اور ایسا ہی مشکوۃ مین ہی * اور اِسی طرح گرد پھرنا قبر کے
جایز نہین وہ قبر نبی کی ہو یا ولی کی چنانچہ ملا علی قاری نے شرح
مناسک مین لکھا ہی * وَلَا یَطُوفُ اَیْ لَا یَدُورُ حَوْلَ الْبُقْعَۃِ
الشَّرِیفَۃِ لِاَنَّ الطَّوَافَ مِنْ مُخْتَصَّاتِ الْکَعْبَۃِ الْمُنِیفَۃِ فَیَحْرُمُ
حَوْلَ قُبُورِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ وَلَا عِبْرَۃَ بِمَا یَفْعَلُہُ الْعَامَّۃُ الْجَہَلَۃُ
وَلَوْ کَانُوا فِی صُورَۃِ الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ انتہی * طواف نکرین یعنے
گرد نہ پھرین کسی بزرگ مکان کے کیونکہ طواف خاص ہی کعبۂ معظمہ
کے واسطے پھر حرام ہوا گرد پھرنا انبیا اور اولیا کی قبر کے اور
کچھ اعتبار نہین عوام جہلا کے عمل کرنے کا اگرچہ وے لوگ مشایخ
اور علما کی وضع پر ہوون بس * اور بوسہ دینا قبر پر اور سجدہ
کرنا اور روشنی کرنی قبر کے نزدیک جایز نہین چنانچہ شجرۃ الایمان
کی کتاب مین لکھا ہی * اور قبر کو سجدہ کرنا اور بوسہ دینا اور اُسپر
ہاتھ لگانا اور طواف کرنا اور قبر سے حاجت مانگنی اور قبرستان
مین چراغ روشن کرنے یے سب مکروہ تحریمی ہین انتہی * اور
شیخ الاسلام نے کشف الغطا مین لکھا ہی کہ ہاتھ : کہ

قبر پر اور سجدہ نکرے اور اُسکو بوسہ دے اور وہان نہ جھکے
اور خاک پر منہہ نملے کہ یہہ قوم نصاری کی عادت سے ہی *
اور مشایخ نے ان باتون کو بہت منع فرمایا ہی * کَذَا فِی
عَامَّۃِ الْکُتُبِ انتہی * اور قبر کے اوپر غلاف اُڑھانا بھی درست
نہین * کَمَا فِی نِصَابِ الْاِحْتِسَابِ تَسْجِیَۃُ الْقَبْرِ غَیْرُ مَشْرُوْعٍ اِصْلاً
فِی حَقِّ الرِّجَالِ وَبَعْدَ تَسْوِیَۃِ اللَّبِنِ فِی حَقِّ النِّسَاءِ وَمَرَّ عَلِیٌّ
رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بِقَبْرِ رَجُلٍ قَدْ سُجِّیَ فَنَهَاهُ انتہی * جیسا
نصاب الاحتساب مین ہی کہ کپڑا اڑھانا قبر پر غیر مشروع ہی
اصلا مردوں کے حق مین اور اینٹون کے برابر کرنے کے بعد عورتون کے
حق مین بھی * اور تشریف لیگئے حضرت علی علیہ السلام ایک
شخص کی قبر کے پاس کہ اُسکو ڈھانکا تھا کپڑے سے سو منع فرمایا
اُسکو اور اسی پر قیاس کرکے قبر پر پھول رکھنے اور پھول
کی چادر بچھانی جایز نہین کیونکہ سواے اللہ تعالی کے دوسرے سے
تقرب حاصل کرنا حرام ہی اور ممنوع * اور پھول کی چادر
جنازے پر ڈالنی بدعت اور مکروہ تحریمی ہی اور خیمہ اور شامیانہ بھی
قبر پر کھڑا کرنا مکروہ ہی * چنانچہ شرعۃ الاسلام وغیرہ مین مرقوم ہی
وَیُکْرَہُ اَنْ یُبْنٰی عَلَی الْقَبْرِ مَسْجِدٌ یُصَلّٰی فِیْہِ وَاَنْ یُضْرَبَ
عَلَیْہِ فُسْطَاطٌ وَقُبَّۃٌ تُقَامُ فِیْہِ وَیُسْتَظَلُّ الْقُبُوْرُ فَاِنَّمَا یُظِلُّ الْمَیِّتَ
عَمَلُہٗ * اور مکروہ ہی یہہ کہ بنائی جاوے قبر پر مسجد نماز پڑھنے کو

اُس میں اور کھڑا کیا جاوے اُس پر خیمہ بنایا جاوے قبر رہنے کو لوگوں کے اور چھپائی جاوے قبر کیونکر چھپاتا ہی مردے کو اُسکا عمل بس * اور نذر ماننی اللہ تعالی کے سوا دوسرے کی اور شیرینی اور کھانا لیجانا قبر کے پاس نذر کی راہ سے یا مردے سے نزدیکی حاصل کرنے کو درست نہیں بلکہ بدعت اور مکروہ تحریمی ہی اور کافروں کی عادت ہی باتوں کے حق میں * قَالَ فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ وَاعْلَمْ اَنَّ النَّذْرَ الَّذِیْ یَقَعُ لِلْاَمْوَاتِ وَمَا یُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّیْتِ وَنَحْوِهَا اِلٰی ضَرَائِحِ الْاَوْلِیَاءِ الْکِرَامِ تَقَرُّبًا اِلَیْهِمْ فَهُوَ بِالْاِجْمَاعِ بَاطِلٌ وَحَرَامٌ مَا لَمْ یَقْصِدُوْا صَرْفَهَا لِفُقَرَاءِ الْاَنَامِ وَقَدِ ابْتُلِیَ النَّاسُ بِذٰلِکَ وَلَا سِیَّمَا فِیْ هٰذِهِ الْاَعْصَارِ وَقَدْ بَسَطَهُ الْعَلَّامَةُ قَاسِمٌ فِیْ شَرْحِ دُرِّ الْبِحَارِ وَلَقَدْ قَالَ الْاِمَامُ مُحَمَّدٌ لَوْ کَانَ الْعَوَامُ عَبِیْدِیْ لَاَعْتَقْتُهُمْ وَاَسْقَطْتُ وَلَائِیْ وَذٰلِکَ لِاَنَّهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ فَالْکُلُّ بِهٖ یَعْتَبِرُوْنَ انتهی * لکھا ہی درمختار میں جان تو مقرر وہ نذر کہ مانی جاتی ہی مردوں کے لئے اور لاتے ہیں بڑے بڑے اولیاؤں کی قبر کے پاس نقد روپی پیسے اور شمع اور زیت کا تیل وغیرہ اِس قسم کی چیز اُن کی رضامندی چاہنے کو اور اُن سے نزدیکی حاصل کرنے کو بس وہ سب علما کے نزدیک حرام ہی اور باطل جبتک کہ اُسکے بانٹنے اور دینے کا ارادہ نہو

فقرا کے واسطے اور اس بلا میں پھنس گئے ہیں لوگ خصوصاً
اس زمانے میں اور خوب کھول کر بیان کیا ہے اس مقدمہ کو علامہ
قاسم نے درالبحار کی شرح میں اور اسیکے لئے کہا ہے امام محمد
نے اگر ہو ن ٭وام میرے غلام البتہ میں آزاد کردون اُن کو
بدون لینے ولا کے اور یہ اسواسطے ہے کہ وے نہیں سمجھتے
سو اس میں سب ہوشیار ہو جاوینگے اور عبرت
پکرینگے بس ٭ وفی الحدیث لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ رواہ
ابوداؤد کذا فی المشکوۃ ٭ ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا
وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین ٭ اور حدیث
میں آیا ہے وہ نذر ادا نکرنی چاہئے جس میں اللہ تعالی کی نافرمانی ہو
روایت کی ابوداؤد نے جیسا کہ لکھا ہے مشکوۃ میں ٭ ای
پروردگار ہمارے بخشدے گناہوں کو اور زیادتیوں کو جو اپنے
کام میں ہمنے کی ہیں ٭ اور قایم رکھ ہمارے قدموں کو اور مدد کر
ہماری کافروں کی قوم پر ٭ خاتمہ ٭ اس بیان میں کہ آدمی کو موت
سے بچاؤ نہیں ہے ٭ قال اللہ تعالی کل نفس ذائقۃ الموت ٭
فرمایا اللہ تعالی نے ہر ایک زندہ ہے مزا چکھنے والا موت کا ٭
باوجود اسکے کہ کوئی نہیں جانتا کہ کہاں سے وہ کھائیگا اور کہاں جاکر
مریگا ٭ قولہ تعالی ما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری
نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر ٭ قول اللہ تعالی

کا ہی نہیں جانتا کوئی کہ کیا کماویگا وہ کل اور نہیں جانتا کوئی کہ کس زمین پر مریگا۔ بیشک اللہ جاننے والا ہی خبردار یہان تک کہ انبیا اور رسول اِس مقدمے میں سوا اِسے اِس کامے کے کہ مین کچھ نہیں جانتا زبان پر نلاتے * قال رسول اللہ ﷺ واللّٰہِ لَا اَدْرِیْ واللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رسولُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ * فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم خدا کی ہی نہیں جانتا مین باوصف اِسکے کہ این رسول ہون اللہ کا کیا کیا جاویگا میرے ساتھہ اور کیا تمھارے ساتھہ * اِس حال مین ایمان دارونکو لازم ہی کہ حق دارون کے حق کے ادا کرنے مین جلدی کرین کیا جانین کہ دم اجل کے پنجے مین پڑجاینگے * قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِذَا جَاءَ اَجَلُھُمْ فَلَا یَسْتَاخِرُوْنَ سَاعَۃً وَلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ * فرمایا اللہ تعالی نے جب آویگی موت اُنکو نہ ٹھہریگی ایک ساعت اور نہ آگے بڑھیگی * اَرْشَدَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدَّارَیْنِ * جان تو لایق کرے اللہ تعالی تجکو دونون جہان مین دو چیز ہی اِس دنیا مین کہ بنی آدم کو اچھی نہین لگتی ایک مرنا دوسری دولت کا کم ہونا * قال اللہ تعالی عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ * فرمایا اللہ تعالی نے شاید بعضی چیز کو تم براجانتے ہو اور وہ تمھارے حق مین بہتر ہی اور شاید بعضی چیز کو اچھی جانتے ہو تم اور وہ تمھارے حق مین بد ہی

اور اسد جانتا ہی اور ہم نہیں جانتے * موت بہتر ہی کیونکہ عمر کی درازی میں دکھ درد اکثر اور مال کی کمی بہتر اس لئے کہ حساب کی پکر اُس میں کمتر * قال رسول اللہ ﷺ کُنْ فِی الدُّنیا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوعَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ * فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رہ دنیا میں جیسے بدیسی اور مسافر اور گن اپنی ذات کو مردون سے * اور تین چیز ہی کہ مرنے کے بعد میت کے جنازے کے ساتھ جاتی ہی اُنمیں سے دو چیز پلٹ آتی ہی اور ایک چیز اُسکے ساتھ جاتی ہی * یَتْبَعُ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ * ساتھ جاتے ہیں گھر والے اُسکے اور دولت اُسکی اور عمل اُسکا سو پھر آتے ہیں گھر والے اور دولت اور وہان رہتا ہی عمل اُسکا * فرمایا اللہ تعالی نے جو کوئی نیکی کریگا ذرے کے وزن برابر پاویگا وہ اُسکو اور جو کوئی بدی کریگا ذرے کے وزن برابر پاویگا وہ اُسکو * اور چار چیزین ہین کہ بندہ بغیر اُسکے گندہ ہی * ایک تو گھر رہنے کے واسطے دوسرا کپرا پہرنے کے واسطے * تیسرا مال جان بچانے کے واسطے * چوتھا پانی پیاس بجھنے کے واسطے * اور جب روز قیامت ہوگا پانچ چیزون کا سوال کرینگے ایک تو وہ کہ عمر کس کام مین تصرف کی * دوسرا

یہہ کہ جوانی کس کام میں ضایع کی * تیسرا یہہ کہ مال کہاں سے جمع کیا تھا * چوتھا مال کس کام میں خرچ کیا تھا * پانچواں یہہ کہ علم حاصل کرنے کے بعد کیا عمل کیا * قطعہ * شیخ و پیر و مرید اور فقیہ * جتنے صاحب زمان ہیں پاک نفس * جب کہ دنیا میں تو آ ممیں وے * پھنس رہے جیسے شہد بیچ مگس * قال رسول اللہ صلعم اغتنم خمسا قبل خمس شبابک قبل هرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحیاتک قبل موتک فرمایا رسول اللہ صلعم نے غنیمت جان پانچ چیز کو پانچ چیز کے پہلے * اپنی جوانی کو بڑھاپے کے پہلے اور تندرستی کو اپنی بیماری کے پہلے اور بے پرواہی کو اپنی محتاجی کے پہلے * اور اپنی بیکاری کو کاموں میں پھنس جانے کے پہلے * اور زندگی کو اپنی موت کے پہلے * اس کہنے کا خلاصہ یہہ ہی کہ جسکو بعد ایمان لانے کے اچھے عمل کرنے نصیب ہوئے اور آخر عمر تک وہی کرتا رہا اور مرنے کے وقت کلمہ توحید کے ساتھ اُسکی جان نکلی تو بیشک وہ بہشتی ہی * قال علیہ الصلٰوۃ والسلام من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ * فرمایا صلعم نے جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ داخل ہوا بہشت میں کیونکہ نیک عمل بغیر ایمان اور اسلام کے کام نہیں آتے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ قیامت کے دن مومن بندے کے اعمال پروردگار کے حضور میں آوینگے چنانچہ نماز

آویگی اور کہیگی کہ مین نماز ہون اللہ تعالی فرماویگا تو خیر او رنیکی پر
ہی * پھر زکوٰۃ حاضر ہوگی اور کہیگی کہ مین زکوٰۃ ہون وہ پروردگار فرماویگا
کہ تو خیر اور نیکی پر ہی * بعد اسکے روزہ آویگا اور کہیگا کہ مین روزہ
ہون حق تعالی فرماویگا کہ تو خیر اور نیکی پر ہی * بعد اسکے اور اعمال
نیک آوینگے اسی طرح پروردگار دعا ئیں فرماویگا کہ تم خیر اور نیکی پر
ہو * بعد ازان اسلام آویگا اور کہیگا کہ ای پروردگار میرے تو
اسلام ہون اور تو اسلام ہی تب خدا تعالی فرمائیگا کہ تو خیر اور نیکی پر
ہی آج تیرے ہی سبب سے پکڑ کرونگا اور تیرے ہی واسطے بخشونگا
بعد اس بیان کے حضرت صلعم نے یہ آیت پڑھی * فَمَن یُرِدِ
اللّٰهُ اَن یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ * سو جو کوئی خواہش کرے
اللہ سے ہدایت پانے کی کھولدے اللہ اس کے سینہ کو
اسلام کے واسطے اور مسلمان کامل وہی ہی کہ دنیا اور آخرت کے
ہر ایک کام مین سنت پر پیغمبر خدا صلعم کی قدم رکھے اور کبھی کسی
مسلمان کو ناحق ہاتھ یا زبان سے ایذا نہ پہنچاوے * قال رسول
اللہ صلعم اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَ یَدِهٖ * فرمایا
رسول صلعم نے مسلمان وہ ہی جسکی زبان اور ہاتھ سے
مسلمان بچے رہین یعنے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچے پس اتباع
سنت پیغمبر خدا صلعم کی فرض اور واجب ہی ظاہر باطن مین
اور آپ کے طریقہ کی متابعت اللہ تعالی کی محبت کا وسیلہ ہی *

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

* فرمایا اللہ جل شانہ نے تو کہہ دے اے محمد صلعم اگر تم دوستی رکھتے ہو اللہ سے پیروی کرو میری دوست رکھیگا تم کو اللہ تعالی * اور جب تک کہ محبت اللہ تعالی کی اور محبت آنحضرت ﷺ کی دوسروں کی محبت پر غالب نہو گی تو ایمان کا مزا پاویگا *

کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِہِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَمَنْ یَّکْرَہُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ * جیسا فرمایا رسول ﷺ نے تین چیزیں ہیں جس شخص میں یہ ہونگی وہ ایمان کا مزا پاویگا * جس کسی کو اللہ اور اُسکے رسول کی محبت سب سے زیادہ ہو گی اور جو کوئی دوست نرکھیگا کسی بندے کو مگر اللہ کے واسطے * اور جو کوئی برا جانیگا پھر جانے کو کفر کی طرف بعد اسکے کہ اللہ نے اُس سے اُسکو نجات دی اِس طرح پر کہ برا جانتا ہے دوزخ میں جانے کو * اور ہر ایک مسلمان پر مسلمانوں کا حق یہی ہے کہ جسوقت آپس میں ملاقات ہووے سلام و کلام اور طعام سے پیش آوے اور جب کوئی نظر سے غایب ہووے یعنے سفر کو جاوے پیٹھ پیچھے اُسکی خیرخواہی کرے حسد اور کینہ اُس سے نرکھے اور اُسکو برا نہ کہے اور اُسکے عیب کو اپنا عیب

جانے اس واسطے کہ * اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ * مومن آئینہ ہے
مومن کا یعنے آئینے کی طرح اُسکے عیب کو ظاہر کردے * اور چاہئے
کہ مسلمان بھائیون کی عیب گوئی سے پرہیز کرے * کیونکہ آیا
ہے * اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا * غیبت کرنی مسلمان کی بہت
سخت ہے زنا کرنے سے * مگر غیبت کرنی تین شخص کی جایز رکھی
ہے ظالم بادشاہ کی اور بے پروا بے پردہ بدکار کی * اور بدعت کے
کام کرنے والے کی اُن کی برائی کا چرچا کرنا دو مردون کے واسطے
عبرت کا سبب ہے یعنے وے سنکر ڈرینگے اور برے کامون سے
بچینگے چنانچہ ابن ابی الدنیا کی کتاب مین جو حدیث مرسل حسن
بصری رضی اللہ عنہ نے روایت کی حضرت علی مرتضی علیہ السلام
سے غیبت کے بیان مین لائے ہین * ثَلٰثَةٌ لَا یَحْرُمُ عَلَیْکَ اِعْرَاضُهُمْ
اَلْمُجَاهِرُ بِالْفِسْقِ وَالْاِمَامُ الْجَائِرُ وَالْمُبْتَدِعُ * تین شخص ہین کہ
اُن سے سر پھرا لینا تجھ پر حرام نہین ظاہر جو بدکام کرتا ہے اور
امام جو ظلم جایز رکھتا ہے اور بدعت کرنے والا * اور ریاض الصالحین
وغیرہ مین غیبت کرنی ان تین آدمیون سے زیادہ اورونکی بھی جایز
رکھا ہے واللہ اعلم * اور تا مقدور دینی بھائیون کی خیرخواہی سے
دریغ نکرے کہ وہ عین دین ہے * قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلدِّیْنُ
النَّصِیْحَةُ * فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دین کیا ہے نصیحت کرنی اور
عیب پوشی مین لوگونکی کوشش کرنی * اگر اتفاقا کسی دنیاوی

چاہیے کہ سبب باہم کچھ رنج واقع ہووے تو تین دن سے زیادہ
سلام و کلام کو ترک نکریں اور زیادہ بہتر اُن میں وہ شخص ہی کہ
بعد کدورت آنے کے پہلے سلام علیک کرکے ملاقات کرے اور کسی
اُسکو نظر حقارت سے نہ دیکھے اور اُسپر ٹھٹھا نہ مارے قال الله
تعالی یا ایہا الذین امنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا
خیرا منہم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منہن *
فرمایا الله تعالی نے ای مسلمانو نہ ہنسے ایک قوم دوسری قوم
پر شاید ہو وہ بہتر اُن سے اور نہ عورت ہنسے عورت پر شاید
وے نیک ہوں اُن سے * اور اُن کے حق میں جو دین کے مقتدا
اور راہل یقین کے پیشوا تھے مغفرت کی دعا کریں جسطرح اِس
کتاب کا لکھنے والا بھی اِس رسالے کو اِس دعا پر تمام کرتا ہی * ربنا
اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا
غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم * ای رب ہمارے
بخشدے ہمکو اور ہمارے بھائیوں کو جو آگے تھے ہم سے ایمان کی
رو سے اور نرکھ ہمارے دلوں میں کینہ اُنکی طرف سے جو مسلمان
ہوئے ای رب ہمارے مقرر تو نرم دل ہی رحم والا *
الاجوبة صحیحة والدلائل قویة والعمل علیہا اسنة * عبارت
دستخطی مولانا محمد اسحق صاحب محدث دہلوی زاد الله برکاتہ کہ
منقول عنہ کے خاتمے پر لکھی تھی بعینہ وہ لکھی گئی *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ وے سوالات ہین جنکو مولوی سراج الدین نے درست کرکے
علماے مدرسہ کلکتہ وغیرہ کے دستخط اُن پر کرواے تھے اب
اُن کو حاجی عبد اللہ صاحب غفر اللہ ولوالدیہ نے ہندی
عبارت مین عوام لوگونکی سمجھہ کے لئے ترجمہ کرکے چھپوا دیئے

سوال

کیا فرماتے ہو ای علماے دین اور رحمت کرے اللہ تعالی تم پر اِس
مقدمہ مین کہ بناتے ہین یہان کے لوگ آستانے اور تربت اور تعزیئے
اور شدے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے نام پر یا
دوسرے بزرگون اور صحابہ اور اولیا اور شہدا مثل شاہمدار
اور سلطان بایزید اور پیربدر صاحب اور ترکے پیر اور شہید پیر
اور غازی پیر اور رنگ پیر وغیرہ کے نام پر کہ عوام کالانعام مین یہہ
مشہور اور مروج ہو رہا ہے اور رکھتے ہین اُس مقام کے اور
زیارت کرتے ہین اور رکھتے ہین کھانے پینے کی چیزون کے اُس
جگہہ مثلا کھچڑی اور پلاؤ اور مالیدہ اور شربت اور گلاب اور مٹھائی
اور پان کی گلوریان اور گوشت وکباب اور روپیہ پیسہ وغیرہ
تقرب اور تعظیم کی روسے اُن جھوٹی درگاہون اور آستانے

اور قبرون کے پاس اور اپنی حاجتون اور مرادون کے مانگنے مین مثلا لڑکا ہونے اور بیماری جانے اور روزی کی فراغت حاصل ہونے اور دکھ درد کے دور ہونے اور مشکل اور سختی کے دفع ہونے اور آفتون اور بلاؤن کے دور ہونے مین اور اسی طرح کی اور حاجتین جو دین اور دنیا سے علاقہ رکھتی ہین بالاستقلال یا کسی کی شرکت سے اور منت کرنے مین اسطرح سے کہناکہ یا امام یا پیر اگر میرا یہ فلانا کام یا حاجت برآوے تو مین تمہارے آستانے یا درگاہ پر شیرنی وغیرہ پر بکری یا مرغ یا مٹھائی یا اتنے روپئے یا رونی کا ہار یا چادر یا مالیدہ وغیرہ چڑھاؤنگا اور عاجزی اور منت اور خوشامد سے اپنے مطلبون کو وہان بیان کرنا اور سجدہ کرنا اور تعظیم و تکریم کرنی اور مرثیہ پڑھنے اور رونا اور چھاتی کوٹنا اس مقام مین درست ہے یا نہین * جواب ہر ایک سوال کا * پہلے سوال کا جواب * بنانا جھوٹی قبرون کا بزرگون کے نام سے شرعا ممنوع اور ناجائز ہے * پس مسلمانون کو چاہیے کہ جھوٹی درگاہ اور آستانے اور قبرون کو اگر قدرت رکھتے ہون تو توڑ ڈالین اور لوگون کو انکی زیارت کرنے سے باز رکھین * لما فی شرح الجامع الصغیر للمناوی قال النووی و یحرم البناء فی مسبلۃ کما نص علیہ الشافعی ... یہدم ... تسوی بالارض ترجمہ ممانعت کی جاویگی اور پکڑا جاویگا اس شخص پر جو بناتا ہے جھوٹی

قبر بزرگون کے نام سے * سو چاہئے کہ منع کئے جاویں وہان کے جانے
والے اور توڑی جاویں قبریں اور برابر کی جاویں وے زمین کے
ساتھ ایسی جھوٹھی قبریں اور آستانے * اور نصاب
الاحتساب میں لکھا ہے * مَنَعَ النَّاسَ عَنِ اتِّخَاذِهَا اَعْيَاداً وَّالْاِكْثَارِ
وَالزِّيَارَةِ وَالْخُرُوْجِ اِلَيْهَا * باز رکھے جاوینگے لوگ جھوٹھی قبرون
کے بنانے سے اور اُن کی زیارت کرنے سے اور وہان کے جانے
سے * دوسرے سوال کا جواب * جھوٹھی قبرون کی
زیارت درست نہیں اور زیارت کرنے والا اُس کا کافر اور
ملعون ہوتا ہے اور عورت اُسکی مطلقہ بائن ہو جاتی ہے * نعوذ
باللہ من ذلک * چنانچہ تحفہ میں عنوان الفتاوی سے لکھا ہے * مَنْ
زَارَ قَبْراً بِغَيْرِ مَيِّتٍ فَهُوَ كَافِرٌ وَّامْرَأَتُهٗ بَائِنٌ * جو کوئی زیارت کرے
ایسی قبر کی جس میں مردہ نہو پس وہ شخص کافر ہے اور جورو پر
اُس کی طلاق بائن واقع ہو گئی * اور دره الکیس میں آیا ہے *
مَنْ زَارَ قَبْراً لَيْسَ فِيْهِ مَيِّتٌ فَهُوَ كَافِرٌ وَّامْرَأَتُهٗ بَائِنٌ * ایسی قبر
کے پاس جو کوئی جاوین جس مین میت نہو ہوگا وہ کافر اور عورت
پر اُسکی طلاق بائن پڑ جائیگی * اور شرح برزخ والے نے لکھا ہے *
مَنْ زَارَ بِلَا مِرَاءٍ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ * جو کوئی زیارت کرے بے مردے کی
قبر وہ ملعون ہے یعنے اللہ تعالی کی رحمت سے دور * اور تفسیر درمنثور
مین جلال الدین سیوطی نے بھی یہی حدیث لکھی ہے اور شرح برزخ

مین طبرانی اور بیہقی اور ترمذی سے روایت ہی * قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُورٍ فَکَاَنَّمَا عَبَدَ الصَّنَمَ * فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی زیارت کرے ایسی قبر کی جس مین مردہ نہو تو گویا اُسنے پوجا بت کو اور بت کا پوجنا کفر ہی چنانچہ اشباہ و النظائر مین سیر کی کتاب مین لکھا ہی * عِبَادَۃُ الصَّنَمِ کُفْرٌ وَلَا اِعْتِبَارَ بِمَا فِیْ قَلْبِہٖ * پوجنا بت کا کفر ہی اور اُسکے دل مین جو ہی اُسکا اعتبار نہین * اور شرح برزخ اور لآلی فاخرہ مین تذکرۃ الآخرۃ سے لایا ہی کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے * مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَزَارٍ فَقَدْ ضَلَّ وَاَضَلَّ * جسنے زیارت کی قبر کی جس مین مردہ نہو پس وہ گمراہ ہوا اور اُسنے دوسرون کو گمراہ بنایا * اور لآلی فاخرہ مین تذکرۃ الآخرۃ سے لکھا ہی کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ زَارَ شَبَحًا بِلَا رُوْحٍ * لعنت کی اللہ نے اُسپر جسنے بے روح کی صورت کی زیارت کی جیسے لکڑی اور کاغذ ابرک وغیرہ سے تعزیہ اور قبر اور تصویر امامین علیہ السلام کی یا اور کسی بزرگ کی بناتے ہین یا بنواتے ہین اور زیارت اور تعظیم کرتے ہین تو وے مردود ہوتے ہین اور خدا کی رحمت سے دور پڑتے ہین * تیسرے سوال کا جواب * جو شخص کوئی چیز کھانے یا پینے کی یا مٹھائی مالیدہ یا روپیہ پیسہ وغیرہ کسی کی جھوٹھی یا سچی قبر یا آستانہ یا درگاہ وغیرہ کے پاس (اُن سے تقرب حاصل کرنے کو یعنی کہ . . . .

اور اپنی پناہ میں رکھیں اور ہر بلا و آفت سے بچاویں اور اسکی
مرادیں برلاویں لیجاوے تو یہہ حرام ہی چنانچہ فتاواے عالمگیری کی
کتاب الاعتکاف مین لکھا ہی * وما یوخذ من الدراہم والشمع
والزیت وینقل الی ضرائح الاولیاء تقربا الیہم فحرام بالاجماع
یعنے جو چیز روپئے پیسے یا شمع یا روغن وغیرہ کے قسم سے لیجاتے
ہین اولیا کے آستانے پر ان سے نزدیکی حاصل کرنے کو تو وہ حرام
ہی سب علما کے نزدیک * پس جب ان دلیلون سے معلوم ہوا
کہ اسطرح کی چیزین جو کسی پیر اور بزرگ کی درگاہ مین لیجاتے ہین
وہ حرام ہی تو اب اسکو اگر کوئی حلال جانے تو وہ اس جاننے اور
اعتقاد سے کافر ہو جایگا اسپناہ مین رکھے ایسے کام سے * کما فی
العالمگیری من اعتقد الحرام حلالا او علی القلب یکفر * جیسا
کہ عالمگیری مین ہی جو اعتقاد کرے حرام کو حلال یا حلال کو حرام وہ کافر
ہی * اور جو کوئی ایسے کھانے اور پینے کی چیز پر بسم اللہ کرکے
کھاوے وہ بھی کافر ہو جاوے جیسے عالمگیری مین ہی * من اکل
طعاما حراما وقال عند الاکل بسم اللہ حکی الامام المعروف
بمستملی انہ یکفر * جو کھاوے حرام کھانا اور اسپر بسم اللہ کہے
وہ کافر ہوا امام مستملی کے نزدیک * چوتھے سوال کا جواب * حاجت
اور مراد چاہنی اللہ کے سواے دوسرے کسی بزرگ وغیرہ سے
صریح کفر ہی مدارج السالکین اور شرح العقاید مین مشایخ اور صوفیہ

اور علماء محققین کی کتابوں سے لکھا ہی * مِنْ انواعِ الشرکِ طَلَبُ الحوائجِ مِنَ الموتٰی والاستعانۃُ بِہِم والتوجہُ اِلَیہِم وھذا اَصلُ الشرکِ فانَّ المیّتَ قدِ انقطعَ عملُہ ولا یملکُ لنفسہ نفعاً ولا ضرّاً فضلاً لمن استغاثَ بہ وسالہٗ قضاءَ حاجتہ او سالہٗ ان یشفعَ لہ الی اللّٰہ فیہا وھذا مِن جہلہٖ بالشافعِ والمشفوعِ فیہ کما تقدّم انتہی * مردون سے حاجت مانگنی اور اُن سے مدد چاہنی اور اُن متوجہون ہونا اُن سے رجوع لانا محض شرک ہی کیونکہ عمل اُن کے قطع ہوگئے سو وہ اپنے نفس کو فایدہ اور نقصان نہین پہنچا سکتے پھر بھلا دوسرے کی مدد اور سعی کیونکر کرسکتے ہیں اور اُن کی حاجت برلاسکتے ہیں * اور غایۃ المسائل میں لکھا ہی جسکا ترجمہ یہہ ہی کہ شرک کہتے ہیں شرع میں اسکو کہ جو صفتین اللہ تعالی کی ذات میں خاص ہیں اُنکو دوسرے کی ذات میں جاننا اور اعتقاد کرنا یعنے جیسا علم اللہ تعالی کو ہی ویسا علم دوسرے میں جانے یا پیدا کرنے اور بیمار کو اچھا کرنے یا دنیا مین حکومت اور قدرت جاری کرنے کی صفت یعنے جو چاہے اپنے ارادے سے وہ کربیٹھے دوسرے کی ذات میں سمجھنا * اور فوز الکبیر مین حضرت شاہ ولی اللہ محدث نے لکھا ہی جسکا ترجمہ یہہ ہی شرک اُسکو کہتے ہیں کہ اللہ تعالی کی خاص صفتون کو دوسرے کی ذات میں ثابت کرے جیسا حکم چلانا ملک مین اپنے ارادے سے کہ جسکو کن فیکون

کہتے ہیں ذاتی حاکم کی رو سے اور پیدا کرنا اور بیمار کا اچھا کرنا یا لعنت کرنا کسی پر اور ناخوش ہونا اس سے جسکے سبب سے وہ بیمار ہو جاوے یا دکھ پاوے اور بدبخت ہو جاوے یا کسی پر مہربانی کرنی جس سے اسکو روزی کی فراغت حاصل ہو بیماری سے صحت ملے نیک بخت ہو جاوے ⁂ اس سے ظاہر ہوا کہ مدد مراد چاہنی الله کے سواے دوسرے سے شرک ہی اور اس پروردگار کے سواے کوئی مددگار و حاجت روا نہیں چنانچہ فرمایا ہی حق تعالی نے ⁂ لَیسَ لَکُم مِن دُونِ اللّٰهِ مِن وَلِیٍّ وَلَا نَصِیرٍ ⁂ نہیں ہی تمھارا سواے الله کے کوئی کارگذار اور مددگار یعنے دنیا اور آخرت کے کاموں کا وہی مالک ہی ⁂ پانچوین سوال کا جواب ⁂ مصیبت کے وقت یا کسی مطلب کے وقت کسی امام یا بزرگ یا شہید یا اولیا کو بلانا آنکی سچی قبر پر ہو یا جھوٹھی اسطرح سے کہ جو اوپر بیان ہوا اور نذر و نیاز ان کے لئے ماننا جمیع علما کے نزدیک یہ عمل باطل اور نادرست ہی چنانچہ بحرالرایق مین نذر کی فصل کے درمیان لکھا ہی ⁂ کہا شیخ قاسم نے درکی شرح مین ⁂ اما النذر الذی ینذر اکثر العوام علی ما هو مشاهد کما یکون لانسان غائب او مریض او له حاجة ضروریة فیاتی الی قبر بعض الصلحاء فیجعل سترہ علی راسه و یقول یا سیدی فلان لو رد علی غائبی او عوفی مریضی او قضیت حاجتی فلک من الذهب او من الشمع

کذا یہ نذر باطل بالاجماع بوجوہ* منہا انہ نذر للمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لانہ عبادۃ والعبادۃ لا یکون للمخلوق * ومنہا ان المنذور لہ میت والمیت لا یملک رھکذا فی العالمگیری فی اخر کتاب الصوم لفظہ والنذر الذی یقع من اکثر العوام بان یاتی الی قبر بعض الصلحاء ویرفع سترہ قائلا یا سیدی فلان ان قضیت حاجتی ذلک من الذھب مثلا کذا باطل بالاجماع انتھی * اور نذر جو کرتے ہیں اکثر عوام اپنے غائب کی خبر پانے کو یا مریض کے اچھے ہونے کو یا کسی حاجت کے بر آنے کو سو آتے ہیں بعضے بزرگ کی قبر پر اور اٹھاتے ہیں قبر پوش اسکا اپنے سر پر اور رکہتے ہیں یون ای فلانے بزرگ اگر غایب میرا پھر آوے یا بیمار میرا صحت پاوے یا مشکل میری آسان ہو جاوے تو مین اتنے روپیے نذر دونگا یا اتنے چراغ جلاؤ نگا سو ایسی نذر باطل ہی اجماعا کئی وجہہ سے * ایک تو یہہ کہ یہہ نذر ہوئی مخلوق کی اور کسی مخلوق کی نذر منت ماننا جایز نہین کیونکہ یہہ عبادت ہی اور عبادت سوا خدا کے دوسرے کی نہین ہوتی * دوسری یہہ کہ جس کی نذر مانتے ہین وہ مردہ ہی اور مردہ کسی چیز کا مالک نہین اور کچھ قدرت نہین رکھتا چنانچہ عالمگیری کی کتاب صوم مین بھی ایسا ہی مضمون لکھا ہی * چھٹی سوال کا جواب * عاجزی اور لاچاری ظاہر کرنی اور گر گرانا اور خوشامد کی رو سے پیش آنا

یعنی ہاتھ باندھکر کھڑے ہونا اور سجدہ کرنا اور جھک جانا اور ز میں پر ہاتھہ رکھنا اور گردن مین کپہرا دیکر کسی آستانہ یا مزار یا سچی قبر یا جہوتھی قبر کے سامھنے ان باتون کے ساتھہ کھڑے ہونا حرام ہی چنانچہ عالمگیری مین پادشاہون کی ملاقات کے اٹھارھوین باب کے درمیان لکھا ہی * التواضع لغیر الله حرام کذا فی الحمادیۃ والملتقط * اور سجدہ کرنا عبادت کی راہ سے کفر ہی اور ایساہی حمادیہ مین لکھا ہی * ان اسجد لغیر الله یکفر * اور روضۃ العلما مین ہی * ان السجدۃ لا تحل الا لله تعالی * اور وہی عبارت حمادیہ کی نصاب الاحتساب مین بھی ہی * ساتوین سوال کا جواب * محرم کے مہینے مین نعرہ یا حسین یا حسین کا مارنا اور مرثیہ پڑھنا اور جزع اور زاری کرنی جایز نہین چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز محدث و مفسر دہلوی رحمۃ الله علیہ نے رسالہ رد البدعۃ مین لکھا ہی محرم کی مجالس مین زیارت کرنے اور گریہ و زاری کرنے کی نیت سے جانا درست نہین کیونکہ جس جگہہ کو آپ لاتین اور کاغذ وغیرہ سے بنایا ہو وہ جگہہ قابل زیارت اور تعظیم کے نہین ہوتی بلکہ لایق توڑنے کے ہی * دلیل اُس کی حدیث شریف ہی * من رای منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم * جو کوئی دیکھے خلاف شرع کچھہ کام تو چاہیئے کہ مٹادے اُسکو اپنے ہاتھون سے اگر اختیار

رکھتا ہو نہین تو زبان سے منع کرے اور سمجھا کر دورکر دوادے اگر یہہ بھی کر نہین سکتا تو ایسے کام پر دل سے ناراض رہے اور یہہ مرتبہ ادنا ہی ایمان کا * اور مرثیہ کی مجلس مین جا کر کتاب اور مرثیہ سننا کہ اُس مین روایتین اکثر جھوٹھی خلاف واقع بیان کی ہین جس مین بزرگونکی بڑی حقارت اور ذلت اور بے صبری پائی جاتی ہی اور ایسے ہی مرثیون کے سننے سے حضرت نے منع فرمایا ہی * ابن ماجہ سے روایت ہی * نہی رسول اللہ ﷺ عن المراثی * یعنے منع کیا آپ نے مرثیون کے سننے سے * اور اگر روایت صحیح ہو تو اُسکے سننے مین قباحت نہین ہی مگر اُس مجلس مین اور بہت سی باتین بدعت کی کرتے ہین اسواسطے وہان جانا درست نہین جیسے چھاتی پیٹنی تعزیہ کی تعظیم کرنی اُسپر درود اور آیتین قرآن کی پڑھنی اور سجدہ سلام کرنا مرادمانگنی شیرینی وغیرہ نذر چڑھانی اور سے باتین اور حرکتین کفار کی باتون سے مشابہت رکھتی ہین * اور حدیث مین آیا ہی * من تشبہ بقوم فہو منہم * جو کوئی جس قوم کی مشابہت کرے وہ اُس مین گنا جایگا * اور حدیث مین آیا ہی * من کثر سواد قوم فہو منہم ومن رضی عمل قوم کان شریک من عمل بہ * روایت کی ہی زیلعی نے ابن مسعودؓ سے اور ایسا ہی ذکر کیا ہی سیوطی نے جمع الجوامع مین پس اِن حدیثون اور فقہ کی عبارتون سے معلوم ہوا کہ یہ سب افعال اور تمام باتین جو اوپر لکھی گئی ہین

اور جو امر اسکو کرتے ہیں کفر اور شرک کی ہین * ایسی مجلسون مین جانا اور ایسی چیزونکو کھانا پینا نادرست اور حرام ٹھہرا * مسلمانونکو چاہئے کہ اس سے پرہیز کرین اور دور رہین اگر کوئی کریگا تو انکا شریک ہوا اقابل طعن اور تشنیع کے ٹھہرا بلکہ لایق سزا پانے کے ہوا * اور اشباہ و النظایر مین لکھا ہی * من ارتکب بمعصیۃ دون الحد یجب علیہ التعزیر * جو کوئی کام کرے گناہ کا جسپر حد مقرر نہین ہی تو اُسکو سزا دیوین * اب بھائی ایمان دار مسلمانون کو لازم ہی کہ ایسے کامون مین اللہ اور رسول کی تابعداری کرین جس مین ایمان ثابت رہے اور کسی اپنے بیگانے کی خاطر اور مروت سے ایسی باتون مین شریک نہووین اور نہین تو ان حدیثون کی روسے جنکو حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر فتح العزیز مین سہل ابن عبد اللہ تستری کی روایت سے لکھا ہی مردود ہو جاینگے ایمان سے دور جا پڑینگے * حدیث یہ ہی * من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یانس الی مبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشاربہ ویظہر لہ من نفسہ العداوۃ ومن داھن بمبتدع سلبہ اللہ تعالی حلاوۃ الایمان و من یحب الی مبتدع نزع نور الایمان من قلبہ * یعنے مرد صحیح ایمان کو چاہئے کہ بدعت کرنے والون سے صحبت اور مجالست نکرے اور اُن سے ہم پیالہ ہم نوالہ نہو بلکہ اُن سے عداوت رکھے

اور اُن کے کامون سے نفرت کرے برا جانے نہین تو اُسکے ایمان کا نور جاتا رہیگا اچھا خاصہ بے ایمان ہو جاویگا * اور حدیث (من کثر سواد قوم فہو منھم) کی وعید مین جو ہرا یہ مین ہی داخل ہو ویگا * یعنے جو کوئی کافر اور مشرک کی مجلس مین شریک ہوگا وہ بھی مشرک اور کافر ہوا اور جو بدعتی کی مجلس مین گیا وہ بدعتی مقرر بنا یہی ہی حکم کتاب کا اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے سب مسلمانون کو ایسے کامون سے بچاوے اور بری باتون سے دور رکھے * مسلمانی کے کامون مین اور اللہ و رسول کی رضا مندی کی باتون کے ساتھہ خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین

* سوال * اکثر عوام اپنے کھانے کی چیزون مین اور جانورون مین حصے مقرر کرتے ہین مثلا کہتے ہین کہ یہہ کھانے کی چیز خدا کے لیے اور یہہ پیغمبر کے اور یہہ امام کے اور یہہ پیر کے اور یہہ ولی کے اور یہہ بکرا یا مرغی یا گاے فلانے پیر کے واسطے یا نانک پیر وغیرہ کے لیے اور یہہ اورون کے واسطے ہی بعد اسکے اپنی عادت اور دستور کے موافق اُن کو ذبح کر کر کھانا پکا آپس مین بانٹ کے کھاتے ہین پکانے کے وقت ایسی احتیاط کرتے ہین کہ ایک باسن کا کھانا ایک کے نام کے جانور کا گوشت دوسرے باسن کے کھانے یا گوشت سے نہ مل جاوے ایسا کرنا جائز اور درست ہی یا نہین * جواب * اِس طرح کے کام اور ایسی باتین شرعا صحیح اور درست نہین جیسا کہ زاد الآخرۃ مین لکھا ہی اور اُسکا جدا جدا ٹھہرانا

اور کہنا کہ یہہ کھانا خدا کے واسطے اور یہہ پیغمبر کے اور یہہ فلانے پیر کے یا امام وغیرہ کے واسطے جسطرح یہان کا دستور ہی یہہ سب بڑی بدعت ہی اور سخت حرام ہی اور کفر اور شرک کے رسوم سے ہی * جاہلیت کے ایام مین عرب کے کفار ایسا کرتے تھے اور ہند کے کفار ابتک کرتے ہین * چنانچہ اللہ تعالی عرب کے کفار کی رسمون سے خبر دیتا ہی * وَجَعَلُوا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوا ھٰذَا لِلّٰہِ بِزَعْمِھِمْ وَھٰذَا لِشُرَکَائِنَا وَمَا کَانَ لِشُرَکَائِھِمْ فَلَا یَصِلُ اِلَی اللّٰہِ وَمَا کَانَ لِلّٰہِ فَھُوَ یَصِلُ اِلٰی شُرَکَائِھِمْ سَاءَ مَا یَحْکُمُوْنَ * یعنے مقرر کیا ہی کافرون نے حصہ اللہ تعالی کے واسطے اُس چیزمین سے جسے پیدا کیا اللہ نے کھیت سے یا جانورون کی قسم سے پھر کہا کہ یہہ چیز خدا کے لئے ہی اپنے گمان مین اور یہہ چیز ہمارے ٹھاکرون کے لیے اور کہتے ہین کہ جو چیز ہمارے ٹھاکرون کا ہی وہان نجاے اللہ کی چیزون سے اور جو اللہ کا ہی وہان جانے تو مضایقہ نہین * فرمایا اللہ تعالی نے کہ کیا برا حکم کرتے ہین یے لوگ * کتاب مین یون ہی لکھا ہی سوال * عوام لوگ انبیا اور شہدا اولیا اور امام اور نیک کارون کی روحون کو ہر ایک مقام اور جگہہ پر حاضر ناظر جانتے ہین اور اُن کے لئے غیب کا علم ٹھہراتے ہین شرعا یہہ صحیح اور درست ہی یا نہین * جواب * اللہ تعالی کے سوا کسی کو ہر مقام مین ہر جگہہ حاضر ناظر جاننا اور

عالم الغیب سمجھنا شرع میں ممنوع اور باطل اور خلاف شرع سلام اور موجب کفر کا ہی جیسا کہ فتاوا ے حمادیہ مین آیا ہی کما قال فی الحمادیۃ وان من اعتقد علم الغیب لغیر اللہ تعالی کفر * اور نصاب الاحتساب کی عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ ایسا اعتقاد کفر ہی چھتے باب مین لکھا ہی * او قال رجل تزوج امرأۃ بغیر شہود * یعنے کہا ایک مرد نے کہ خدا اور اسکے رسول اور اسکے فرشتے کو مین نے گواہ کیا یا کہا کہ خدا کو فانہ یکفر لانہ اعتقد ان الرسول والملک یعلمان الغیب * اور فرشتون کو اسکے گواہ کیا تو مقرر ہی یون کہ اسنے کفر کیا اس لئے کہ اسنے رسول اور فرشتون کے حق مین اعتقاد کیا کہ وے غیب کا علم رکھتے ہین * وایضا قال الشیخ فخرالدین ابو سعید عثمان بن سلیمان المجبائی الحنفی فی رسالۃ ناقلا عن البزازیۃ وغیرھا من کتب الفتاوی * اور کہا شیخ فخرالدین ابو سعید نے اپنے رسالے مین بزازیہ و غیرہ فتاوے سے نقل کرکے * من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ یعلم یکفر انتہی کما قال اللہ عز وجل * قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ * نہین جانتا کوئی زمین و آسمان کا رہنے والا غیب کا عالم سوائے اللہ کے * اور سورہ انعام مین فرمایا * وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو * اور اسکے پاس ہین غیب کی کنجیان

نہین جانتا اُسکو کوئی مگر وہ * اِن عبارتون سے صاف کہاں گیا کہ
غیب کا علم اور ہر جگہہ حاضر ناظر رہنا اور ہر چیز کو گھیرے مین رکھنا
یہہ خاصہ ہی پروردگار عالم کا اُسکے سواے کسی کو خواہ وہ زندہ ہو
خواہ روح خواہ انسان ہو خواہ جن خواہ فرشتہ ہو ایسا علم نہین
ہی کہ چہپی باتون کو اپنے علم سے جان لیوے اور اُسکی حقیقت
سے آگاہ ہو جاوے * لیکن اگر کسی فرشتے یا کسی نبی یا ولی کی
روح کو اللہ جل شانہ نے اپنے کرم اور خواہش سے اِن باتون پر
مطلع کیا ہو وہ بات علاحدہ ہی البتہ بموجب الہام ربانی کے جتنی
بات اور حالات کی واقفیت حق تعالی کو منظور رہے اُن کو معلوم
ہو سکتی ہی * سوال * جانورون کا مشہور کرنا ذبح کے وقت خواہ
پہلے سے کسی کے نام پر سواے اللہ تعالی کے اِسطرح پر کہ یہہ
بکری فلانے پیر کے واسطے اور یہہ گاے فلانے بزرگ کے لئے اور
یہہ مرغ فلانے شہید کے واسطے ہی اور اِس سے اُس مشہور
اور نذر کرنے والے کو اُس بزرگ کی بڑائی اور اُس سے اپنی نزدیکی
اور حصول مطلب منظور ہو پھر اگر موافق عادت اور رسم کے
اُن جانورون کے ذبح کے وقت اللہ تعالی کا نام لیا جاوے برخلاف
نیت کے تو ایسے جانورون کا گوشت حلال ہی یا حرام * جواب *
کسی جانور کو اللہ تعالی کے سواے دوسرے کے نام سے اُنکی
تعظیم اور عزت کو لحاظ کر کے مشہور کرنا اور اُنکے ساتھ نزدیکی

چاہلی کرنے کو ذبح کرنا اگرچہ ذبح کے وقت حادث کے ہوئی
اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے درست اور جایز نہیں اور وہ جانور ذبح
کیا ہوا اِس آیت کے حکم بموجب سخت حرام اور نہایت
ممنوع ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے * حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ
وَلَحْمُ الْخِنْزِیرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ * یعنی مردہ اور لہو اور سور کا
گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جاوے
اور اُسکی نام سے مشہور کیا جاوے سو وہ دوسرا خواہ بت
ہو یا کوئی روح ناپاک کہ اُسکے نام سے بھوگ چڑھاوین خواہ پری
ہو خواہ پیغمبر یہ سب تم پر حرام ہی * اور در مختار تنویر الابصار کی
شرح مین لکھا ہی کہ ذبح کرنا جانور کا اگر کسی امیر اور سردار کے
آنے کی تقریب سے ہو تو وہ حرام ہی کیونکہ اهل بہ لغیر اللہ تھہرا
یعنی دوسرے کا نام اللہ کے سوا اُس پر لیا گیا اگرچہ ذبح کے وقت
اللہ تعالیٰ کا نام اُس پر لیوین * اور تفسیر نیشاپوری مین قولہ تعالیٰ
وما اهل بہ لغیر اللہ قال العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحة وقصد
بذبحها التقرب الی غیر اللہ تعالی صار مرتدا و ذبیحته
ذبیحة مرتد انتہی * وهکذا فی مطالب المؤمنین والاشباہ والنظائر
وجامع الرموز وفتاوی عالمکیری والظهیریة والقنیة والمحیط
وغیرها من کتب الفقہ * وفی الحدیث لعن اللہ من ذبح لغیر
اللہ رواہ احمد وایضا ملعون من ذبح لغیر اللہ رواہ ابو داؤد

* آیت کی تفسیر میں علما نے لکھا ہی کہ اگر کوئی مسلمان ذبح کرے جانور اللہ تعالیٰ کے سوا ے دوسرے کے ساتھہ نزدیکی حاصل کرنے کے ارادے سے تو ہو جاویگا وہ ذبح کرنیوالا مرتد اور ہوگا اُسکا وہ ذبیحہ مرتد کا ذبیحہ * اور ایسا ہی لکھا ہی مطالب المومنین میں اور اشباہ والنظایر اور جامع الرموز اور فتاوا ے عالمگیری اور ظہیریہ اور قنیہ اور محیط وغیرہ فقہ کی کتابون مین * اور حدیث میں آیا ہی لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ امام احمد کی روایت سے اور یون بھی آیا ہی * ملعون من ذبح لغیر اللہ * ملعون ہو وہ جسنے ذبح کیا اللہ کے سواے دوسرے کے نام پر ابو داؤد کی روایت سے * اور ایسا ہی لکھا ہی پچھلے زمانے کے بڑے بزرگ عالم مولانا حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر فتح العزیز مین آیت موصوف کے معنون مین * اور اُنکی عبارت یہہ ہی کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنے سواے اللہ کے دوسرے کے نام پر ذبح کیا وہ ملعون ہی یعنے جو کوئی ذبح کرنے سے اللہ کے سواے دوسرے سے نزدیکی چاہے وہ ملعون ہی ذبح کے وقت اللہ کا نام لیوے یا نہ لیوے دونون برابر ہی کیونکہ جب اُسنے مشہور کیا کہ یہہ جانور فلانے کے نام سے ہی اُس سے نزدیکی چاہنے کو تو اب اللہ تعالیٰ کا نام لینا ذبح کے وقت فایدہ نکرے گا اِس لئے کہ اُس جانور مین اُس کہنے اور نیت کے سبب ایسی نپاکی آئی کہ وہ مردار سے زیادہ ہی

اسواسطے کہ مردے نے جان دی سبب لئے نام اللہ تعالی کے اور اس جانور کی جان غیر اللہ کے واسطے لی گئی سو یہہ محض شرک ہوا اور جب یہہ ناپاکی دوسرے سے نزدیکی حاصل کرنے کی اس مین آئی اب وہ نہین جاتی اور وہ جانور حلال نہین ہوتا اللہ کے نام لینے سے ذبح کے وقت جیسا کتا اور سور کہ اللہ تعالی کے نام سے ذبح کے وقت پاک نہین ہوتا * یہان جاننا چاہیے کہ اصل لغت مین اہلال لڑکے کی آواز بلند کرنے کے معنے ہین بعد اسکے مطلق آواز کے معنے مین خواہ وہ بلند ہو خواہ پست مستعمل ہوا قاموس مین لکھا ہی اور لغت کی کتاب تاج المصادر اور شمس العلوم اور تفسیر کبیر وغیرہ سے معلوم ہوا کہ ما اہل بہ لغیر اللہ کے معنے یہی ہین کہ جسپر ذکر اللہ تعالی کے سوا کا کیا جاوے اور پکارا جاوے وہ دوسرے کے نام سے اور اسکی طرف نسبت دی جاوے اس غیر کی تعظیم اور خوشی چاہ کر اور اسکی نزدیکی حاصل کرنے کو تو وہ جانور حرام ہی اگرچہ عادت کی رو سے ذبح کے وقت اللہ اکبر کہین کیونکہ شہرت دینے اور پکارنے سے بسبب اسکی نزدیکی حاصل کرنے اور اسکی خوشی چاہنے اور اسکی تعظیم لحاظ رکھنے سے ایسی ناپاکی اسمین سرایت کر گئی کہ وہ ہرگز دور نہوگی اور ذبح کے وقت کا تسمیہ اسکو حلال اور پاک نکر دیگا کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہی * الاعمال بالنیات وان اللہ لا ینظر الی صورکم

ولکن بنظر الی قلوبکم * یعنے عمل متعلق ہی نیت کے ساتھہ جیسی
نیت ہوگی اُسکے موافق حکم کیاجاویگا عمل ظاہری کا کچھہ اعتبار نہین
* اور اشباہ والنظایر کی کتاب کے دوسرین مبحث مین نیت کے محل
مین لکھا ہی کہ اعتبار دل کی نیت کا ہی زبان اور کلام کا اعتبار نہین
کیونکہ اللہ تعالی دل کو دیکھتا ہی نہ عمل کو نہ ظاہرکو * اور قاعدۂ مستحکم
ہی کہ جہان مختلف ہو دل اور زبان تو وہان معتبر اُسی کو کرینگے جو
دل مین ہی * مگر وہ ذبیحہ جسمین منظور ہو خوشنودی اللہ تعالی
کی اور نزدیکی حاصل کرنی اُسکے ساتھہ * اور تعظیم اُس ذات
پاک کی کسی طرح پر ہی بعضی واجب بعضی مستحب جیسے کعبۃ اللہ کے
لئے ہدایا اور قربانی عید قربان کی اور عقیقہ اور دفع بلا اور جان کے
فدیہ کے لئے اور وہ جس سے گوشت اُسکا کھانا منظور ہی خواہ
اپنے لئے خواہ مہمان کے واسطے یا بیچنے کے لئے یہہ سب حلال ہیا
چنانچہ اشباہ والنظایر مین سنت کے مقام پر بیان کردیا ہی کہ جو ذبح
کھانے کو کرتے ہین وہ مباح ہی اور جو قربانی کرتے ہین وہ عبادت
ہی * اور ردالمختار مین ہی جو ذبح کیاجاوے مہمان کے لئے وہ حرام نہین
کیونکہ وہ سنت ہی حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی اور عالمگیری کے
مین ہی کہ جو ذبح کیاجاوے مہمان کی ضیافت کے لئے اُسکی عیبت
مین اُسکے کھانے مین کچھہ مضایقہ نہین اسیطرح سے اور
کتابون مین بھی آیا ہی * سوال * یہہ فاتحہ دینی جو عرف مین مشہور

هی اِس دستور اور رسمون اور ترتیب کے ساتھ کہ عوام میں
معمول کر رکھا ہی کہ نذر یا خیرات کرنیکے لئے شیرینی یا کسی قسم کا کھانا لاکر
موجود کر دیتے ہیں پھر ایک ملا آ کے آگے کھڑا ہو کر کچھ الفاظ مقرری
ہاتھ اٹھا کر یون پڑھتا ہے کہ از برای ذات بابرکات برآرندہ حاجات
ہر محتاج قاضی الحاجات فلان بزرگ کی چیز نذر و نیاز قبول مرسد ہم برین
نیت فاتحہ ہے کہکر سورہ فاتحہ و سورہ قل ہو اللہ وغیرہ پڑھتے ہیں اور
اُسکو فاتحہ دینا کہتے ہیں و ربعضی اِس رسم اور شرطے کھانا اور بانٹنا
اور دینا اس شیرینی کا کھانے وغیرہ جایز نہیں رکھتے بلکہ اگر کوئی بدون
ان رسمون کے کھاوے تو اُسکو بہت برا جانتے ہیں اور ان رسمون
بڑی بے ادبی سمجھتے ہیں سو یہ طریق شرعا درست ہی یا نہیں * جواب *
فاتحہ دینی اِس طرحسے جسکا بیان سوال میں آیا ہی اور جسطور سے اِس
ملک میں مروج ہوا ہی بدعت ہی اور مشابہت ہندون سے رکھتی
ہی کسی کتاب معتبر میں پایا نہیں گیا کہ اسکے بدعت ہونے میں نری
پکی دلیلیں موجود ہین * کما فی نصاب الاحتساب ان صعزناد قوم فی
صنف النعل وید ترع بعد لختم ایت من الاخلاص ثلث من الفاتحہ
مرة هذ ثم الناس عودا لہ بدعة لم ینقل هذا الصنع من
السلف * یعنے ایک شخص مقرری کھڑا ہوتا ہی پچھلی صفت میں
اور پڑھتا ہی قرآن کے بعد تین بار سورہ اخلاص اور ایکبار سورہ الحمد
اور وہ شخص کھڑا رہتا تھا وہان اور لوگ بیٹھتے ہیں یہ صورت بدعت

ہی اور اِس صورت کی اگلے لوگوں سے نقل نہیں سنی * اور کتاب مائۃ المسائل میں بھی دلیلوں کے ساتھ لکھا ہی کہ فاتحہ جسکی رسم پڑ گئی ہی اور معمول ہی لوگوں میں اُسکی کچھ اصل نہیں ہی کیونکہ حضرت پیغمبر خدا ﷺ اور اُن کے صحابہ اور تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ سے یہہ طور جو اِن لوگوں میں دستور پڑ گیا ہی کسی کتاب میں پایا نہیں گیا ہ

پس جس کام کی سند جناب حضرت رسالت مآب ﷺ یا اصحاب یا تابعین سے معلوم نہو وہ شرع کی روسے جایز نہیں چنانچہ صاحب ہدایہ کئی مقام پر آن حضرت سے نقل نہ پڑھنے کی دلیل لائے ہیں۔ منہا فی کتاب الصلوٰۃ فی فصل الاوقات التی یکرہ فیہا الصلوٰۃ قال یکرہ ان یتنفل بعد طلوع الفجر باکثر من رکعتی الفجر لانہ علیہ السلام لم یزد علیہما مع حرصہ علی الصلوٰۃ * ومنہا ما قال فی باب العید لا یتنفل فی المصلی قبل العید لانہ علیہ السلام لم یفعل مع حرصہ علی الصلوٰۃ * ومنہا ما قال فی کتاب الحج من احرم و فی بیتہ او فی قفص معہ صید فلیس علیہ ان یرسلہ * وقال الشافعی علیہ ان یرسلہ لانہ متعرض للصید بامساکہ فی ملکہ فصار کما اذا کان فی یدہ ولنا ان الصحابۃ رضوان اللہ علیہم کانوا یحرمون و فی بیوتہم صیود و دواجن ولم ینقل عنہم ارسالہا وبذلک جرت العادۃ الفاشیۃ وہی من احدی الحجج انتہی کلامہ *

۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں لکھا ہی کہ جس وقت میں نماز

مکروہ ہوتی ہی* مثلاً مکروہ جانتے تھے بعد صبح کی دو رکعت سے زیادہ پڑھنے کو باوجود اسکے کہ آنحضرت کو بڑی حرص تھی نماز کی * اور عید کے دن نفل نہ پڑھتے تھے قبل نماز عید کے عیدگاہ مین باوجود حرص کے * اور حج کے بیان مین جسنے احرام باندھا اور اُسکے گھر مین یا اُسکے پاس پانجرے مین شکار ہی تو اُسکو چھوڑ دینا ضرور نہین * اور عالمگیری اور نصاب الاحتساب مین بھی صحابہ اور تابعین کے نکر سے کو دلیل پکڑتی ہی مثلاً پڑھنا سورۂ کافرون کا آخر تک جماعت کے ساتھ مکروہ ہی کیونکہ یہہ بدعت ہی اگر کوئی آسے کریگا وہ بدعتی ٹھہریگا اور جیسا دعا کرنی ختم قرآن کے وقت رمضان کے مہینے مین کیونکہ یہہ پیغمبر خدا علیہ السلام یا صحابہ سے منقول نہین * اور زاد الآخرۃ مین بھی مذکور ہی کہ فاتحہ ساتھ اِن رسمون اور طریقون کے کہ عوام مین کرتے ہین جیسے زمین کو لیپ کر شیرینی کھانے کی باسن وہان رکھتے ہین اور خوشبو جلاتے ہین اور اُسکے پاس ادب سے کھڑے یا بیٹھکے ہاتھ اُٹھاکر سورۂ فاتحہ وغیرہ پڑھتے ہین اور بدون ادا کرنے اِن رسمون کے اعتقاد رکھتے ہین کہ اِن چیزون کا ثواب نہین پہنچتا یہہ بڑی بدعت ہی مسلمان کو نچاہئے کہ ایسا کرے نہین تو بموجب فرمانے رسول صلعم کے کافرون سے تشبیہ پیدا کریگا اور لایق جہنم کے ہوجایگا

* سوال * مردون کو خواہ وے نبی ہون خواہ ولی وغیرہ مختار اور کارگذار جاننا کامون کا یعنے یے لوگ جوچاہتے ہین سوکرسکتے ہین اور

ان کے اختیار میں سب کچھ ہی ایسا اعتقاد کرنا درست ہی یا
نہیں * جواب * درست نہیں * فی البحر الرائق ان ظن
احد ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ تعالی واعتقد
ذلک فہو حرام ہکذا حکم الکتاب واللہ اعلم بالصواب
* یعنے اگر کوئی شخص گمان کرے کہ سواے اللہ تعالیٰ کے کوئی مردہ
کاموں میں اختیار رکھتا ہی اور ایسا اعتقاد رکھے تو یہ حرام ہی
* سوال * عقد نکاح میں جو جو رسمیں اس ملک میں رائج ہیں جیسے
ڈھول اور طبلہ اور تاشہ مرفا باجا بجوانا اور ساری ترہی وغیرہ بجانے
پھونکنے کے اسباب سے بجانا پھونکنا اور کنگنا اور سہرا ہاتھ میں
باندھنا اور رتگن مقرر کرنا اور سہرہ و مقنع لٹکانا اور مہندی ہاتھ
پاؤں میں لگانی مردوں کو تو یا اور جادو کرنا اسکے سوا ہے اور رسومات
تیے لگانے ہوئے ہندوؤں کی طرح عمل میں لانے اور ناچ عورتوں کا
یا ہجڑوں کا یا بھانڈ بھگتیوں کا کروانا اور برات کی روشنی میں زیادتی
کرنی اور طرح طرح کی آتش بازی چھوڑنی اور کاغذ کے درخت اور
بانس کی ٹٹی پٹی بنانی اور پہنچانا کو ان کو اکرماتھے بیلے ڈھول بجاتے
ہوئے گلی گلی پھرانا اور رت جگا اور بی بی کی کندوری کرنی اور اس
قسم کی بہت رسمیں ہندوؤں کی جو اس ملک میں مروج اور رائج اور
پیش کرنی بحکم شرع کی رو سے درست ہی یا نہیں * جواب * یے رسومات
کفر کے ہیں اور طریقہ ہندوؤں کا اسکا کرنا مسلمانونکو ہرگز درست نہیں۔

اور یہہ سب بدعت اور کفر کی باتین ہین انکا موں ہے بچنا مسلمانونکو بہت فرض رہی نصاب الاحتساب کے درمیان نکاح کی رسمون کی ممانعت کے باب مین تفصیلا لکہا ہی * وقال رسول اللہ ﷺ من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید * فرمایا حضرت نے جو کوئی عمل کرے میری امت سے بموافق سنت کے ایسے وقت مین کہ فساد پڑ جاوے میری امت مین یعنے لوگ سنت کو چھوڑ کر بدعت کرنے لگین تو اسکو ثواب ملیگا سو شہیدون کا * کیونکہ ایسے وقت مین سنت پر قایم رہنا اور بدعت سے بچنا نفس پر بہت مشکل ہی * اور فرمایا ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلہا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ * پیدا نکیا کسی قوم نے ایک بدعت کو مگر اٹھایا گیا مثل اسکے بدعت کے سنت سے پس مضبوط پکڑ رکھنا سنت کا بہتر ہے پیدا کرنے سے بدعت کے * یعنے جب ایک قوم کوئی بدعت اختیار کرتی ہی تو اللہ تعالی اسکی شامت کے سبب مثل اس بدعت کے ایک سنت اور طریقہ نیک کو اس قوم سے اٹھا لیتا ہی پھر اس قوم کو کبھی اس سنت کے بجالانے کی توفیق عنایت نہین کرتا اور بدعت کے اختیار کرنے سے دو طرح کی بلا مین مبتلا ہوتا ہی ایک تو اس بدعت کے عذاب مین دوسرے اس سنت کے ثواب کی محرومی سے جسکو اللہ تعالی نے اٹھالیا * اور دوسری حدیث بھی اسی

مضمون کی آئی ہی * ما ابتدع قوم بدعة في دينهم الا نزع الله من سنتهم مثلها ولا يعيدها اليهم الى يوم القيمة * یعنی اگر کسی قوم نے ایک بدعت کو اپنے دین مین نکالی کھینچ لیا الله نے اُنکی سنتون سے ایک سنت کو اور نہ پھیریگا اُسکو اُنکی طرف قیامت تک * اور فرمایا من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام * جسنے تعظیم کی اہل بدعت کی اُسنے مدد کی اسلام کی جڑ اکھاڑنے پر * کیونکہ بدعتی کی تعظیم سے وہ سر چڑھتا ہی اور اپنے کامون مین زیادہ دلیر ہوتا ہی اور دوسرے بھی اُسکو دیکھکر اس بدعت کے کرنے پر رغبت کرتے ہیں * پس جسنے ایسے کی تعظیم کی اور اسکے ساتھ راہ و رسم جاری رکھی تو گویا وہ مددگار ہوا دین کی بربادی پر الله پناہ مین رکھے مسلمان کو ایسے برے کام سے * اور فرمایا رسول خدا صلعم نے من احب سنتي فقد احبني ومن احبني كان معي في الجنة * جسنے دوست رکھا میری سنت کو اسنے دوست رکھا مجھکو اور جسنے دوست رکھا مجھے وہ ساتھ رہیگا میرے بہشت مین * یعنی حضرت کی سنت کے بجالانے سے جنت نصیب ہوتی ہی اور حضرت کے ساتھ رہنے کا درجہ ملتا ہی * اور فرمایا من سکت عن الحق فهو شيطان اخرس * جو کوئی سچ کہنے اور حق بات کے ظاہر کرنے سے چپکا ہو رہے اور آنکھ بچا جاوے وہ شیطان ہی گونگا * مثلا ایک شخص کسی کو برا کام کرتے دیکھے اور چپکا

ہو رہے اور منع نکرے یا کوئی دین کے مقدمے مین کچھ پوچھے اور وہ جانتا ہو اور جواب نہ دے تو اسنے شیطان کا کام کیا * پس بدعت کے دیکھنے کے مقدمے مین تین طرح کے لوگ ہوتے ہین * ایک تو وہ کہ دیکھکر چپ ہو رہتا ہی وہ شیطان ہی گونگا * دوسرا وہ کہ بدعتی کی تعظیم اور توقیر کرتا ہی اور بدعت کی تعریف تو وہ مددگار ہوا اُسکا اور شریک ٹھہرا اُسکا * تیسرا وہ جو منع کرتا ہی اور باز رکھتا ہی ایسے کاموں سے وہ نیک بخت اور مددگار ہی دین کا اور پیارا ہی اپنے پروردگار کا اور نایب ہی اپنے رسول مختار کا * سوال * اگر کوئی اللہ تعالی کی نذر مانے پھر نذر ماننے والا غنی ہو یا فقیر اُس نذر کی چیز کو وہ آپ کھا سکتا ہی یا نہین اور دوسرے مقدوروالون کو کھلا سکتا ہی یا نہین * جواب * نذر ماننے والے کو وہ مالدار ہو یا غریب آپ کھانا یا مالدار کو کھلانا درست نہین جیسا کہ لکھا ہی عالمگیری مین ایس بصاحب النذر ان یاکل منہ شیئا ولا ان یطعم غیرہ من الاغنیاء سواء کان الناذر غنیا او فقیرا لان سبیلہا التصدق ولیس للمتصدق ان یاکل صدقتہ ولا ان یطعم الاغنیاء ھکذا حکم الکتاب والله اعلم بالصواب * لایق نہین نذر ماننے والے کو کہ نذر کی چیز سے کچھ آپ کھاوے خواہ وہ مالدار ہو خواہ فقیر اور نہ مالدارون کو کھلاوے کیونکہ یہ صدقہ ہی اور صدقہ دینے والے کو نہین پہنچتا کہ اپنے صدقے سے کھاوے

اور نہ مقدور والونکو کھلاوے یہہ حق ہی فقیر اور مساکین کا * سوال *
قرآن پڑھ کے اسکی اُجرت لینی درست ہی یا نہیں * جواب * درست
نہیں جیسا خزانۃ الروایۃ میں شاہان سے لکھا ہی * اجرۃ القرآن
مثل ان یستاجر رجلا لقرء القرآن علی راس القبر قیل هذه
القرأة لا یستحق بها الثواب لا للمیت لا للقاری انتهی *
وفی الهدایة الاصل ان کل طاعة یختص بها المسلم لا یجوز
الاستیجار علیه عندنا قوله علیه السلام اقرء والقرآن ولا
تاکلوا به * وفی البحر الرائق لم یرحکم من اخذ شیئا من
الدنیا من عبادة للمعطی ینبغی ان لا یصح ذلک * وفی شرح
الوقایة والاصل عندنا انه لا یجوز الاجارة علی الطاعات
وعلی المعاصی انتهی * وفی المشکوة عن بریدة رضی الله عنه
قال قال رسول الله ﷺ من قرء القرآن یتاکل به الناس جاء
یوم القیامة ووجهه عظم لیس علیه لحم رواه البیهقی هکذا حکم
الکتاب * قرآن پڑھکر اجرت لینی اس طرح پر کہ مقرر کرے یک
شخص ایک آدمی کو کہ پڑھے وہ قرآن مزبر باکر * لکھا عالموں نے کہ اس
طرح کے قرآن پڑھنے میں نہ پڑھنیوالا ثواب پاویگا اور نہ مردہ ثواب
دیگا * اور ہدایہ میں لکھا ہی [illegible] یعنے بندگی کے کام جو خاص ہیں
مسلمانونکیلئے جیسے نماز روزہ قرآن پڑھنا وغیرہ ان میں اجارہ کرنا جایز
[illegible] نہیں بموجب فرمانے رسول الله ﷺ کے پڑھو قرآن اور نہ

اُسکے وسیلے سے کچھ نہ کھاوے * اور بحرالرائق مین ہی جو کوئی دنیا حاصل کرے اپنی عبادت سے دینے والے کو مناسب نہین ایسے کو کچھ دیوے * اور شرح وقایہ مین آیا ہی اصل قاعدہ ہمارے مذہب مین یہہ ہی کہ اجارہ لینا درست نہین نہ گناہ کے کام مین اور نہ بندگی کے کام مین * اور مشکوٰۃ شریف مین بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرآن پڑھہ کے کچھہ کھاتا ہی حاضر ہوگا قیامت کے دن اِس صورت سے کہ اُسکے چہرے پر گوشت نہوگا یعنے کلہ خشک مراد اُس سے بے نور اور شرمندہ صورت ذلیل * سوال * قرآن شریف کے پڑھانے مین پڑھانے والے کو محنتانہ طلب کرنا درست ہی یا نہین * جواب * قرآن شریف پڑھانے والے کو پڑھوائی لینی درست اور مشروع ہی کما فی قاضی خان فی کتاب الحظر والاباحۃ واما الذی اخذ المعلم قالوا لا باس للمعلم ان یاخذ الاجرۃ علی تعلیم فی ھذا الزمان انتہی * وفی الھدایۃ وبعض مشائخنا استحسنوا الاستیجار علی تعلیم القرآن الیوم لانہ ظہر التوانی فی الامور الدینیۃ ففی الامتناع تضییع حفظ القرآن وعلیہ الفتوی ھکذا حکم الکتاب واللہ اعلم بالصواب * اور لینا پڑھانے والے کا اُس مین مضایقہ نہین کہ وہ اپنی اجرت لیوے اِس زمانے مین * اور زاہدی مین ہی کہ بعضے مشائخ ہمارے درست جانتے ہین اجارہ مقرر

کرنا قرآن شریف کی تعلیم پر اِن دنون مین کیونکہ اب دین کے کاموں مین
سستی واقع ہوئی اسکے منع کرنے مین قرآن شریف کا پڑھنا موقوف
ہوجائیگا اسی پر فتوا ہی *سوال* ثواب پہنچانا بدنی یا مالی عبادت
کا جیسے نماز روزہ اور تلاوت قرآن اور حج و عمرہ اور کہانا کہلانا
یا تصدق دینا مال کا یا وقف کرنا یا گاون کہدوا دینا یا تالاب یا مکان بنوا
دینا اور ان چیزون کا ثواب انبیا اور اولیا اور مومنین کی ارواح کو
بخشنا شرعا درست ہی یا نہین *جواب* ثواب پہنچانا بدنی اور مالی
عبادتون کا اور اعمال نیک کا جسکا ذکر سوال مین آیا ہی شرعا درست
ہی جیسا چلپی مین لکہا ہی من عجز عن الحج ماحج عنہ غیرہ صح ویقع
اعلم ان الاصل فی ہذا الباب ان للانسان ان یجعل ثواب
عملہ لغیرہ من الصلوۃ والصوم والحج والصدقۃ والتلاوۃ و
غیرہ ویصل ذلک الی المیت وینفعہ * وفی البحر الرائق وکذا
فی الہدایۃ والدر المختار فی باب الحج عن الغیر الاصل فیہ ان
الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوۃ او صوما او صدقۃ
او قراۃ قرآن او ذکرا او طوافا او حجا عند اہل السنۃ والجماعۃ
بہذا علم انہ لا فرق بین ان یکون المجعول لہ میتا او حیا *
وایضا الظاہر انہ لا فرق بین ان ینوی عند الفعل للغیر وان
یفعلہ لنفسہ ثم بعد ذلک یجعل ثوابہ لغیرہ لاطلاق کلامہم * وفی
العالمکیری الاصل فی ہذا الباب ان الانسان لہ یجعل ثواب

فعله اغیرہ صلوۃ کان اوصوما اوصدقۃ اوغیرہا کالحج وقرأۃ
القرآن والاذکار وزیارۃ قبور الانبیاء علیہ السلام والشہداء و
الاولیاء والصالحین وتکفین الموتی وجمیع انواع البر *
جو کوئی عاجز ہو حج کرنے سے اور اُسکی طرف سے دوسرا حج کرے
تو درست ہی اور اُترجائیگا عاجز کے سر سے * جانو تم کہ اصل اِس
باب مین یہہ ہی کہ پہنچتا ہی انسان کو کہ ثواب دیوے اپنے
عمل کا جیسے نماز روزہ حج وصدقہ و تلاوت قرآن وغیرہ دوسرے کو اور
پہنچتا ہی وہ ثواب میت کو اور نفع بخشتا ہی اُسکو * اور بحرالرائق
مین ہی اور ایسا ہی ہی ہدایہ اور دُرالمختار کے باب الحج مین
جو غیر کی طرف سے کرتے ہین * اصل اِس مین یہہ ہی کہ آدمی اپنے
عمل کا ثواب جیسے نماز روزہ صدقہ قرآت قرآن ذکر طواف و حج
دوسرے کو دیوے وہ زندہ ہو یا مردہ درست ہی * اور فتاوائے
عالمگیری مین بھی اِسیطرح پر لکھا ہی اور نماز روزہ وغیرہ کے سوائے
انبیا اور شہدا اور اولیا اور مومنین صالحین کی قبرون کی زیارت
اور مردے کی تجہیز و تکفین اور ہر طرح کی نیکی کے کامونکو بھی اُسمین
داخل کردیا ہی اِس سے معلوم ہوا کہ زیارت کرنی اِن بزرگونکی
قبرون کی درست ہی * اور زادالآخرۃ مین لکھا ہی کہ مومنین
کی قبرون کی زیارت دعا کرنے کو اُن کے حق مین درست ہی اور
بھی اُس مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی

خدمت مین آکر اپنے دل کی سختی کا شکوہ کیا * حضرت نے فرمایا
کر زیارت کر قبرونکی اور دہ رقیامت کے حال سے * اور فرمایا
ہی حضرت نے زیارت کرو قبرون کی کہ اُس سے آخرت یاد آتی
ہی اور آنکھون مین آنسو بھر آتے ہین اور دل نرم ہوتے ہین
* سوال * ثواب پہنچانے کا طریق کیا ہی * جواب * زاد الآخرۃ مین
لکھا ہی کہ نقد خواہ جنس خواہ کھانے کی چیز اپنے مقدور کے موافق
بھوکھون اور محتاجون کو دیوے اِس نیت سے کہ اے پروردگار
میرے اِس چیز کا ثواب فلانے کی روح کو تو پہنچا دے یا یون کہے
کہ اِس نیک عمل کا ثواب مردے کو اور بخشنے کا ثواب بخشنے والے
کو پہنچے اور اِس سے زیادہ اِس مقدمے مین کوئی حرکت نکرے
کہ شرک اور گناہ سے بچ جاوے * سوال * برہمن اور
جادوگر اور رمال وغیرہ جو غیب کی خبر دیتے ہین اپنے علم
سے اُسکو سچ جاننا اور اُسپر یقین لانا درست ہی
یا نہین * جواب * ان باتون کو سچ جاننا اور ان پر
اعتقاد لانا بہت برا بلکہ کفر ہی چنانچہ نفعہ اکبر مین لکھا ہی * ان
تصدیق الکاھن بما یخبرہ من الغیب کفر لقولہ تعالی
لا یعلم الغیب الا اللہ * وقولہ علیہ السلام من اتی کاھنا
فصدقہ بما یفعل فقد کفر بما انزل اللہ علی محمد ھکذا حکم
الکتاب واللہ اعلم بالصواب * سچ ماننا ان کا جو غیب کی

پھر دیتے ہین کفر ہی ہو جب حکم خدا کے کہ نہین جانتا کوئی غیب کو مگر اللہ * اور موافق حدیث کے کہ جو کوئی جاوے جادوگر کے پاس اور سچ جانے اُسکی بات کو وہ کافر ہوا ہو جب حکم قرآن کے جو نازل ہوا محمد ﷺ پر یہی ہی حکم کتاب کا * سوال * دوسری بار بیعت کرنی پہلے پیر کے جیتے یا موئے دوسرے شخص کے ہاتھہ پر فایدہ اور ترقی حاصل کرنے کو مشایخون اور صوفیون اور بزرگون کے فعل و عمل سے ثابت ہی یا نہین اگر ثابت ہی تو کونسا مان پہلے پیر کے رہتے وینی فایدون کے ہاتھہ آنے کے لئے یا اس سبب سے کہ وہ پیر پہلا برے افعال مین گرفتار ہوا اور خلاف شرع کامون کے کرنے مین پکڑا گیا دوسرے پیر صاحب طریقہ نیک اطوار سے بیعت کرے تو یہہ بیعت کرنی درست ہی یا نہین اور اس امر کے کرنے سے اُس شخص کو جسنے ان وجہون سے دوسرے پیر کے ہاتھہ پر بیعت حاصل کی ثواب ہوگا یا نہین * اور جو شخص اُس کام کو برا جان کر اُسکو برا کہے اور اُسپر طعن و تشنیع کرے اور اس نیک عمل کا جو مشایخون کے طریقے سے ثابت ہوا ہی انکار کرے تو وہ شخص گنہگار اور لایق بازپرس حکم شریعت کے ہوگا یا نہین * جواب * درست ہونا اسطرح کی بیعت کا دیندار مشایخون اور نیک کردار بزرگون کے اعمال سے صحیح اور ثابت ہی چنانچہ عالم ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ نے اپنے تیرستھوین مکتوب مین جو نور محمد

اپنالی نے اخص مقدمہ خاص مین سوال کیا تھا حضرت نے لکھا ہی کہ
جاننا چاہئے کہ مقصود حق سبحانہ تعالی ہی اور پیر صرف وسیلہ ہی
جناب اقدس الہی مین پہنچنے کا * اگر اس راہ کے طالب کو اپنا
فایدہ اور بھلائی دوسرے پیر کی خدمت مین حاضر ہونے سے متیقن
ہو اور اسکی صحبت سے اسکے دل کو اطمینان حاصل ہو تو جایز
ہی کہ اگلے پیر کے جیتے بدون اجازت اسکے دوسرے پیر سے بیعت
کرے اور اپنے مقاصد ولی حاصل کرے * لیکن پہلے پیر سے انکار
نکرے اور سواے نیکی کے برائی اسکی بیان نکرے * خصوصا
اس وقت کی پیری مریدی کہ سواے رسم و عادت کے اور کچھ
نہین اس زمانے کے اگر پیر ایسے ہین کہ اپنی خبر نہین رکھتے اور کفر
و ایمان مین فرق نہین کرتے اللہ جل شانہ سے انکو کیا نسبت اور کیا
خبر ہی جو مرید کو ہدایت کرینگے * افسوس ہی اس مرید کے حال پر جو
ایسے پیر پر اعتماد کرکے بیٹھ رہے اور اللہ سبحانہ کی رضامندی کی
راہ حاصل کرنے کو دوسرے پیر سے رجوع نکرے * بلکہ مناسب یون
ہی کہ جس شخص بزرگ سے اسکے دل کو اطمینان ہوئی
اور اسکی صحبت مین اپنی بھلائی جانے تو بلا توقف اسکی
خدمت مین حاضر ہو اور اس سے دین کی راہ اور نعمت حاصل
کرے اور شیطان کے وسوسون کو اپنے دل سے دور کرے *
اور اسی طرح سے عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کے والد بزرگوار نے اپنی
کتاب قول جمیل میں بیان فرمایا ہی عبارت جسکی یہہ ہی * اعلم
المسئلۃ الثانیۃ فاعلم أن تکرار البیعۃ من رسول اللہ صلعم
ما ثور وکذلک من الصوفیۃ اما من شیخین وان کان قد رای
من خلل فی من بایعہ فلا باس وکذلک بعد موتہ وغیبتہ المنقطعۃ
انتہی * اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے عمل اور فعل
سے یون ثابت ہوا کہ انھون نے اپنے باپ حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے اور تابعین کے فقہا کے سردار حضرت قاسم سے
جو بیٹے حضرت محمد ابن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم کے تھے
اُن سے بیعت کی تھی اور اسیطرح پر حضرت شیخ عبد الرحیم
قدس سرہ جو حضرت مولانا شاہ عبد العزیز کے دادا تھے وے اپنے
نانا شیخ رفیع الدین اور سید عبد اللہ اکبر آبادی کے مرید ہوئے تھے
یہہ بات مشہور ہی * اور تذکرۃ الاولیا میں لکھا ہی کہ ابو عثمان
حیری رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت جنید اور رویم و یوسف حسین و
محمد فضیل کے ہم صحبت تھے اُن کے تین پیر بزرگوار تھے پہلا یحیی
بن معاذ * دوسرے شاہ شجاع کرمانی * تیسرے ابو حفص حداد * پس
جب ثابت اور متحقق ہوا کہ تکرار بیعت ان بزرگون سے ہوئی
ہی تو اب اگر کوئی مسلمان دیندار اسطرح عمل کرے البتہ
وارد سنت ہی اور موجب ثواب کا * اور تابعداری بزرگونکی

شرع کے مقدمے مین باعث ہے فلاح اور نیک بختی کا * اور منکر بزرگون کے عمل اور فعل کا جو دین کی نعمت حاصل کرنے کو عمل مین لائے تھے البتہ گنہگار ہوگا * اور ایسے بزرگون کی حرکت کو بیجا سمجھنا اور اُسکو لغو جاننا موجب ضلالت کا ہے ایسی بداعتقادی سے مومن کو چاہئے کہ توبہ کرے اور باز آوے اور بزرگون کو اپنا پیشوا جان کر اُنکے عملون فعلون کو صحیح اور حق جانے * اور اُسکے موافق خود بھی عمل کرے اور جو کرے اُسپر کسی طرح کا شبہہ خاطر مین نلاوے بلکہ نیک اور بہتر سمجھے *

* خاتمة الطبع *

ار ہمین جسے ختم ہوا ے اسعدی بھی لیتے ہین
بسنہ ۱۲۷۷ ہجریہ کو حسن اہتمام سے منشی غلام مولی صاحب کے
اور تصحیح سے جناب مولوی غلام ... صاحب کی حضور العباد
حسن پرستان بمکتب الصرفان نے اپنے مطبع
برکتی مین چھپوایا *

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین *